نعمتِ وجود

Naimat-e-Wajood

مشتمل برتذکرہ حضرت شیخ حافظ حاجی حسن المعروف سخی سلطان منگھو پیرؒ
وتعلیمات حضرت مخدومِ جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ

Hazrat Shaikh Hafiz Haji Hassan Al Maroof Sakhi Sultan Manghopir (R.A)
and teaching of Makhdoom-e-Jahan Shaikh Sharafuddin Ahmed Yahya Maneri (R.A)

مؤلفہ

سید شاہ غلام محی الدین شرفی فردوسی

متولی درگاہ خانقاہ منگھو پیرؒ

ٹرسٹی بزمِ فردوسیہ ٹرسٹ

کراچی

Marfat.com

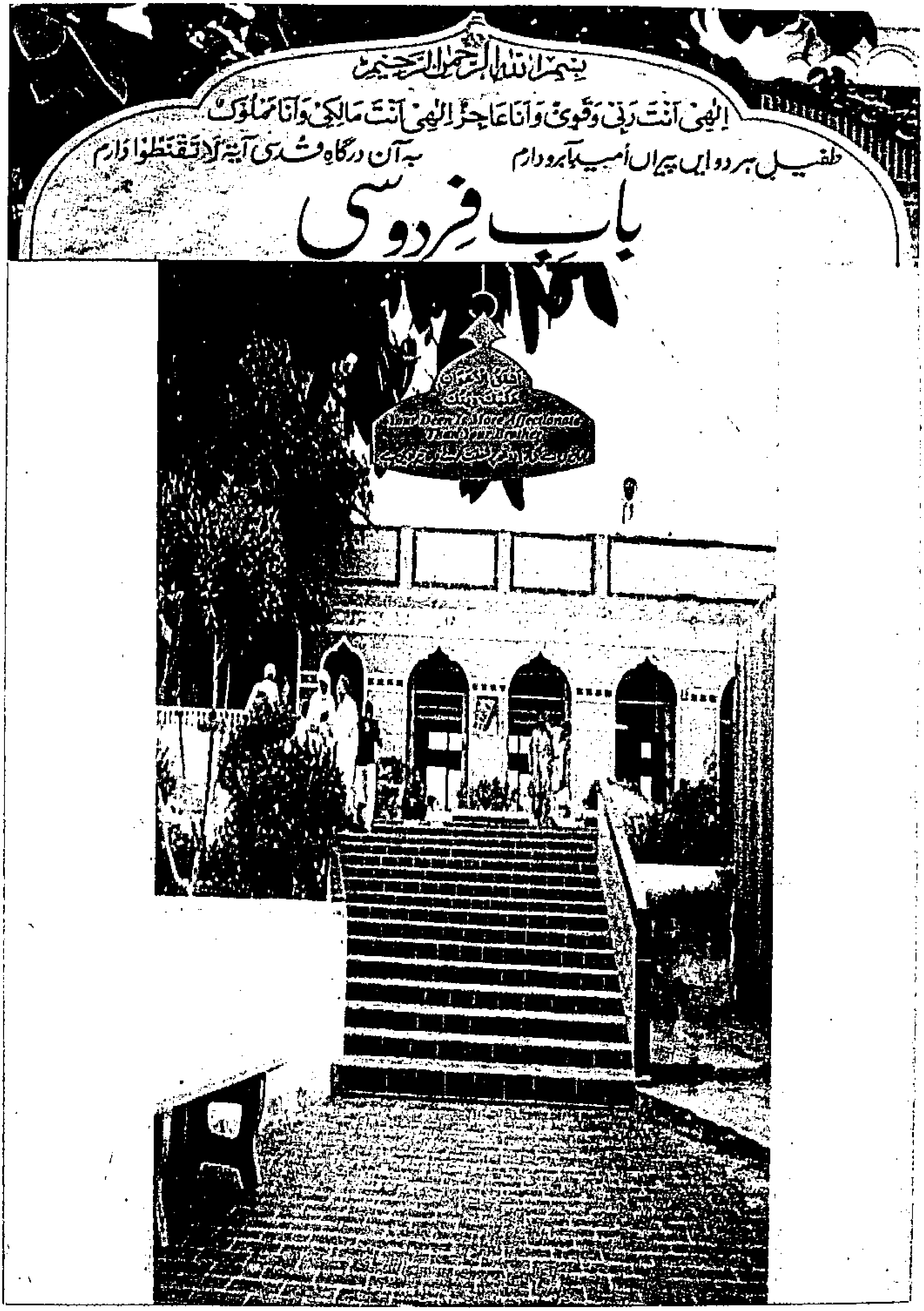
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الٰہی انت ربی و قوی و انا عاجز الٰہی انت مالکی و انا مملوک
طفیل ہر دو ایں پیراں امید آبرو دارم
بہ آں درگاہ قدسی آیۂ لا تقنطوا دارم
باب فردوسی

Marfat.com

راہِ ہدایت کے روشن مینار

قرآن مجید اور فرقانِ حمید کا یہ حکم ہے کہ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکَافِرُوْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ (مومن، مومنوں کے علاوہ کافروں کو دوست نہ بنائیں) یعنی ایمان کی حقیقتوں میں سے ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ محبت خدا کے واسطے ہو اور عداوت بھی خدا ہی کے لئے ہو۔ جس کو محبوب رکھو، خدا ہی کے لئے محبوب رکھو ظاہر ہے یہ مومن کے علاوہ دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اور جس سے دشمنی کرو تو اللہ ہی کے لیے دشمنی کرو۔ اس لیے کہ وہ اللہ کا دوست نہیں ہے بلکہ کافر ہے۔ جب تمہاری نیتیں اور محبت، کسی لالچ اور غرض کے بغیر صرف اللہ کی موافقت کے لیے ہوں گی تو تمہارا ہر قدم اللہ کی محبت میں اٹھے گا۔ محبت کیا ہے؟ یہی تاکہ محبوب کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ باتوں میں اس کی موافقت کی جائے۔ اور یہی مشہور بھی ہے کہ دوست کا دوست' دوست ہوتا ہے اور دوست کا دشمن، دشمن۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ اس کے فوائد بھی بہت زیادہ ہیں۔ ہر وہ دوستی یا دشمنی جو خالص اللہ کے لیے نہ ہو مذموم ہے اور حجاب راہ ہے۔

ماخوذ از مکتوبات

مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحییٰ منیری

Marfat.com

بشر ہے بندۂ الفت۔غلام جبر نہیں   جو اہلِ دل نے کیا۔تاجدار کر نہ سکے

نعمتِ وجود

تحفۂ عقیدت

بنام

حضرت شیخ حافظ حاجی حسن المعروف سخی سلطان منگھو پیرؒ

اور اللہ رب العزت کے اُن مقبول بندوں کے نام جنہوں نے ہر دور میں اِسلام کی شمع فروزاں رکھی اور جن کے لیے فرمایا گیا

هُمَ القومُ لا يَشْقٰى بِهِمْ جَلَيْسُهُمْ

(جماعت اولیاءِ کرام وہ بابرکت جماعت کہ ان کی خدمت و محبت میں بیٹھنے والا کبھی بدنصیب نہیں ہوتا)

Marfat.com

۱۹۷۶۴۱۲
ع 65 ح
۱۱۹۲۳۹۲

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ

نام کتاب **نعمتِ وجود**

مشتمل بر تذکرہ حضرت شیخ حافظ حاجی حسن المعروف بخی سلطان منگھو پیرؒ
وتعلیمات مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ

مؤلفہ سید شاہ غلام محی الدین شرفی فردوسی
(متولی درگاہ خانقاہ منگھو پیر)

ناشر:۔ بزمِ فردوسیہ ٹرسٹ، کراچی، پاکستان۔

کمپوزنگ:۔ مولانا محمد نظیف، عمران احمد فردوسی

لے آوٹ سید قسیم محی الدین فردوسی

ڈیزائن سید حارث محی الدین فردوسی

مطبع:۔ الشرف ایجوکیشن فاونڈیشن کراچی۔

C1A-10, ST-9/1, SECTOR16-B

NORTH KARACHI:75850

اشاعت:۔ جولائی ۲۰۱۲ء

تعداد:۔ تین ہزار (۳۰۰۰)

ملنے کا پتہ: ا۔ خانقاہ درگاہ منگھو پیر

۲۔خانقاہ فردوسیہ، شاہین پبلک سکول، پلاٹ نمبر: کے۔۳۳۸، سیکٹر ۱۱½
شمسی کالونی، (اورنگی ٹاؤن) کراچی۔

۳۔ بزمِ فردوسیہ ٹرسٹ کراچی پاکستان،

بیت الشرف: اے۳۹۶، بلاک ''آئی''، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔

فون:۔ 36908839 - 36633195 فیکس:۔36908 838

E-mail: *progressive.pea@gmail.com*

Marfat.com

فہرست مضامین

صفحہ	عنوانات		نمبر
۵		پیش لفظ	۱
۹		وجہ تصنیف	۲
۱۳		تبصرہ	۳
۲۰		احوال حضرت منگھو پیرؒ اور مخدوم جہاںؒ	۴
۵۹		راہ ہدایت برائے اصلاح معتقدین منگھو پیرؒ	۵
۹۳		آداب زندگی	۶
۱۳۱		شب وروز کے وظائف کا دستور العمل	۷
۱۸۷	(ضمیمہ ۱)	محبت رسول کے لئے درود اکثیر	۸
۱۹۵	(ضمیمہ ۲)	محفل میلاد النبی ﷺ	۹
۱۹۷	(ضمیمہ ۳)	نصف شعبان المعظم	۱۰
۲۰۰	(ضمیمہ ۴)	تدفین اور زیارت قبور کے طریقے	۱۱
۲۰۴	(ضمیمہ ۵)	قبروں کو بوسہ دینا	۱۲
۲۰۶	(ضمیمہ ۶)	ایصال ثواب کا طریقہ	۱۳
۲۰۹	(ضمیمہ ۸)	نقش نقوش	۱۴
۲۱۷	(ضمیمہ ۷)	ملفوظاتِ مخدوم جہاںؒ	۱۵
۲۲۵		مناجات مخدوم جہاںؒ	۱۶

Marfat.com

راہِ ہدایت کے روشن مینار

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حقیقت ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ شریعت ہے۔ اب اگر کوئی شخص ہزار سال تک صرف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتا رہے اور قصداً مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه نہ کہے اور اس پر اعتقاد بھی نہ رکھے تو وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اور جب مسلمان نہ ہوگا تو پھر ایمان بھی درست نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہوتا تو تمام یہود و نصاریٰ مسلمان ہوتے۔ اس لیے کہ وہ بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہیں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نہیں کہتے۔ اس لیے جس طرح مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے بغیر ایمان نہیں ہوتا اسی طرح آپ کی شریعت کے بغیر دینِ اسلام بھی نہیں ہو سکتا۔

ماخوذ از مکتوبات

مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رح

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت سخی سلطان المعروف منگھو پیرؒ کراچی کے ایک مضافاتی بستی میں آرام فرما ہیں۔ پاکستان بننے سے پہلے یہ جگہ اتنی معروف نہیں تھی اور آپ کا مزار ایک تنگ حجرہ میں تھا اور اس کی دیکھ بھال کا کوئی انتظام بھی موجود نہ تھا۔ اسے آپ کا وہ عہد کہیۓ جس میں آپ نے خود کو لوگوں سے چھپا رکھا تھا۔ البتہ یہاں کے مگر مچھ کچھ لوگوں کے لئے خاص کر سیاح وسائنسدانوں کے لئے توجہ کے مرکز ضرور رہے اب جبکہ آپ نے اپنے فیض کا دروازہ کھول دیا ہے تو پچھلے چند سالوں سے زائرین کا سلسلہ بہت بڑھ گیا ہے ان زائرین میں وہ معتقدین بھی ہیں جنہیں روحانی فیض کی تلاش ہے اور وہ لوگ بھی ہیں جو حسن عقیدت سے آتے ہیں اور حاجتمندوں کا تو ایک سیلاب ہے جو بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

بفضلہٖ تعالےٰ اس درگاہ کی بڑھتی ضرورت کے پیش نظر سہولیات مزار شریف کی وسعت کا کام بہت خوش اسلوبی سے انجام پا گیا ہے اور اب یہاں زائرین ومعتقدین کی سہولت کے لئے کافی تعمیراتی کام ہو چکا ہے ساتھ ہی ساتھ زائرین اور حاجتمندوں کی درگاہ میں رسائی کے لیے ایک نظام کار بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔

ایک عرصہ سے زائرین اور معتقدین کی فکری جستجو اور اصلاح احوال کے لئے اس درگاہ سے متعلق مطالعاتی مواد کی کمی محسوس ہوتی رہی ہے۔ اس ضرورت کو ابتک تصنیفات حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیریؒ کی ''فوائد رکنی اور اورادِ شرفی'' کے ذریعہ پورا کیا جاتا رہا ہے۔ یہ تصنیفات طالبین کو تحفتاً طلب پر پیش کی جاتی ہیں اور لوگ انہیں پڑھتے ہیں اور طلب بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔

کچھ عرصہ سے اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ایک خصوصی کتاب تالیف کی جائے جسمیں حضرت منگھو پیر رحمتہ اللہ علیہ پر تعارفی مواد بھی یکجا کر دیا جائے اور آپ کی تعلیمات کو حضرت مخدومِ جہاںؒ کے ذریعہ عام کیا جائے۔ واضح رہے کہ حضرت مخدوم جہاںؒ دہلی حضرت نظامِ الدین اولیاؒء سے ہی شرف بیعت حاصل کرنے کے لیے گئے تھے اور حضرت نے مشیت ایزدی کے پیش نظر انہیں آگے بڑھا دیا تھا اور حضرت مخدومِ جہاںؒ حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسیؒ کی بارگاہ میں پہنچے۔ حقیقت میں تمام بزرگانِ دین ایک ہی ہیں۔ حضرت منگھو پیرؒ حضرت نظام الدین اولیاؒء کے پیر بھائی ہیں

Marfat.com

۔حضرت مخدومِ جہاںؒ کو حضرت نظام الدین اولیاءؒ سے عقیدت مندی کا اسے ایک معنوی باب کہیے کہ حضرت منگھو پیرؒ کی تائید روحانی سے حضرت مخدومِ جہاںؒ کی تعلیمات کا اجراء یہاں سے ہو رہا ہے۔

پیش خدمت کتاب اسی ضرورت کو مدِ نظر رکھ کر تالیف کی گئی ہے۔ جو چند ابواب پر منقسم ہے۔ شروع میں تاریخی مواد کے ذریعے حضرت سخی سلطان المعروف منگھو پیرؒ کی درگاہ کا تذکرہ ہے پھر حضرت امامِ احمد غزالی قدس سرۃ العزیز کے نایاب مکتوب گرامی مسمی ''رسالہ عینیہ یا تازیانہ سلوک'' بنام عاشق المحبین حضرت عین القضاۃ ھمدانیؒ کا ترجمہ راہِ ہدایت کے عنوان سے برائے اصلاح معتقدین منگھو پیرؒ تالیف کیا گیا ہے ۔

حضرت امام احمد غزالیؒ کا شمار پانچویں صدی کے طبقہ اولیٰ کے علماء میں ہوتا ہے۔ آپ امام الحرمین عبد الملک جوینی کے شاگردو جانشین تھے ۔ مدرسہ نظامیہ بغداد میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اور بہت ساری مشہور کتابوں کے مصنف ہوئے۔ وعظ و نصیحت اور فقہی تقریر میں مہارت کی وجہ سے آپ کو تحت الشعاع بھی کہا جاتا ہے۔ آپ نے سفر میں بھی بہت وقت گذارا اور بہت سارے بزرگوں کی خدمت میں رہے اور بہت سارے اربابِ استعداد کی تربیت کی۔ ۵۲۰ھ میں قزوین میں آپ نے رحلت فرمائی۔ آپ ابو بکر نساج طوسی کے مریدوں میں ہیں جو خراساں کے بہت بڑے بزرگ تھے امام احمد غزالیؒ نے فارسی اور عربی میں اشعار کہے ہیں عربی کے یہ دو اشعار پیش ہیں

اذا صحبت الملوک فلبس　　　من التوقی اعز ملبس

وادخل اذا مادخلت اعمی　　　واخرج اذا ماخرجت اخرس

۱)۔ جب تم بادشاہوں کی صحبت اختیار کرو تو تقویٰ و پرہیز گاری کا سب سے باعزت لباس استعمال کرو۔

۲)۔ اور جب تم (ان کی مجلس میں) داخل ہو تو نابینا بن کر داخل ہو اور نکلو تو گونگے بن کر نکلو۔

حضرت ابو الفضائل عبد اللہ بن محمد المعروف عین القضاۃ ھمدانیؒ کا تعلق وسط آذر بائیجان سے تھا جو اپنے زمانہ کے اکابر علماء میں تھے۔ آپ حضرت امام احمد غزالیؒ کے مرید ہیں۔ حضرت عین القضاۃؒ نے زبدۃ الحقائق میں تحریر فرمایا ہے کہ سلطانِ طریقت حضرت امام احمد غزالی طوسیؒ ہمارے وطن ھمدان تشریف لائے تو مجھے آپ کی صحبت میں رہنے کا موقع نصیب ہوا اور بیس ہی روز میں مجھ پر وہ باتیں کھل گئیں جو اب تک پوری عمر میں حاصل نہیں ہوئی تھیں۔ اب تو میرا یہ حال

Marfat.com

ہے کہ طلب فنا کے سوا میری کوئی مشغولیت نہیں۔ اگر نوحؑ کی عمر بھی مجھے دیدی جائے تو اس کی طلب میں سب فنا کر دوں اور یہی سمجھوں کہ ہائے مجھ سے کچھ نہ ہوا اور میں نے کچھ نہیں کیا۔ عین القضاۃؒ نے اپنے حالت میں شطحیات کو داخل کر لیا تھا جو بظاہر شرعی قوانین سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ فقہاء کی ایک بڑی جماعت آپ کو بدعقیدہ کہنے لگی۔ خود آپ بھی اپنے حال سے باخبر تھے اور نور باطن سے اپنے انجام کو بھی معلوم کر لیا تھا اور لوگوں کو ساری بات بتادی تھی۔ یہ رباعی آپ ہی کی ہے۔

مرگ وشہادت از خدا خواستہ ایم — وانہم بسہ چیز کم بہا خواستہ ایم

گر دوست چناں کند کہ ما خواستہ ایم — ما آتش ونفت وبوریا خواستہ ایم

آقائی جلال ہمائی غزالی نامہ میں سبکی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوالقاسم نے عین القضاۃ کو گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا تھا پھر بغداد سے ہمدان بلوایا اور سولی پر چڑھا دیا اور آپ کے جسم مبارک کو جلانے کا حکم دیا۔

اس کتاب میں حضرت مخدوم جہاںؒ کی تصنیفات ''نقوش شرف'' میں سے بہ عنوان ''آداب زندگی'' بھی ہے اور اوراد ووظائف کے لئے ''اورادِ شرفی'' اور ''ضمیمہ جات'' ''متفرق عنوان'' پر مشتمل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو زائرین اور معتقدین درگاہ کے لئے نافع بنائے۔ (آمین)

سید صدر الحسن

۲۵ جولائی ۲۰۱۲ء

Marfat.com

راہِ ہدایت کے روشن مینار

شریعت کا فتویٰ یہ ہے یَحْشُرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ (یعنی کل قیامت کے دن ہر آدمی کا معاملہ اس کی نیتوں کے مطابق کیا جائے گا) اگر تمہارے دل میں حق کی طلب اور اس کی ارادت کا غلبہ ہے تو تم کو اللہ کے عاشقوں اور اس کے طلب گاروں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ ان کا ثواب یہ ہے کہ یَتَجَلّٰی رَبُّنَا ضَاحِکًا (ہمارا پروردگار اس روز مسکراتے ہوئے جلوہ افروز ہوگا) یہاں بہشت و دوزخ کی کہاں گنجائش ہے؟

دل میں بہشت کی تمنا اور طلب کا غلبہ ہے تو کل قیامت میں تم کو عمل صالح کرنے والوں کے گروہ کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور ان کو یہ ثواب ملے گا لَہُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا (فردوس کے باغات ان کی مہمانی کے لئے ہیں)

نیت اور ارادے میں دنیا کی طلب غالب ہے تو تم کو دنیا والوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور ان کا بدلہ یہ ہے۔ وَحِیْلَ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَہُوْنَ)

ماخوذ از مکتوبات

مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحییٰ منیری

Marfat.com

وجہ تصنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے ہمارے پروردگار ہم پر اپنی بے پایاں رحمت نازل فرما اور ہمارے ہر کام میں رہنمائی فرما۔

اللہ عزوجل نے فرمایا ہے **وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا** (رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب جاہل اُن سے ہم کلام ہونے لگتے ہیں تو وہ کہتے سلام ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ **"مَنْ سَمِعَ صَوْتَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَلَا يُؤْمِنَ عَلٰى دُعَائِهِمْ كُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْغَافِلِيْنَ"** (جو شخص اہل تصوف کی آواز سنے اور اُن کی پکار پر یقین نہ کرے اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ غافلوں میں لکھا جاتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے **"ذَهَبَ صَفْوُ الدُّنْيَا وَبَقِيَ كَدَرُهَا"** (دنیا کی صفائی چلی گئی اور اس کی کدورت باقی رہ گئی) اور کسی چیز کے لطائف وخوبی کا نام اُس کی صفائی و پاکیز گی ہے۔

تصوف والوں نے اپنے اخلاق ومعاملات کو مہذب (درست) کر لیا ہے اور اپنی طبیعت کا آفات سے چھٹکارا حاصل کر لیا ہے اس لیے ان کو صوفی کہتے ہیں اور یہ نام ان لوگوں کا "اسم علم" ہے اس لیے کہ ان کا حق اس سے زیادہ بزرگ ہے کہ ان کے معاملات کو مخفی رکھا جا سکے۔ "اس دور میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے لوگوں کو تصوف اور اہل تصوف سے حجاب میں رکھا ہے اور اس تصوف کی لطافت کو اُن کے دلوں سے پوشیدہ کر دیا ہے"۔

حضرت ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ اہل طریقت کے امام ہیں اور ان کے دل کا غیر اللہ سے منقطع ہونے کا یہ عالم تھا کہ اسباب اور غلاموں میں سے جو کچھ آپؓ کے پاس تھا راہِ حق میں دے دیا اور خود ایک گدڑی پہن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوگئے۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: **مَاخَلَفْتَ لِعَيَالِکَ. فَقَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ** (تم نے اپنے مال و اسباب میں سے اہل وعیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا ہے) انہوں نے عرض کی دو بیش بہا خزانے چھوڑ آیا ہوں حضور علیہ السلام نے سوال کیا، وہ کیا ہیں؟ عرض کی ایک اللہ تعالیٰ کی محبت اور دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت۔ جب اُن کا دل دنیا کی خوبصورتی کے تعلق سے آزاد ہو گیا تو انہوں نے اس کدورت سے اپنے ہاتھ کو بھی خالی کر دیا اور ایک صوفی صادق کی یہی صفت ہوتی ہے۔

خداوند عزوجل نے ہمیں اس زمانہ میں پیدا فرمایا ہے کہ جس میں لوگوں نے نفسانی خواہشات کا نام شریعت، طلب جاہ، حبِّ دنیا اور تکبّر کا نام عزّت وعلم، مخلوق کے سامنے ریاکاری کا نام خوفِ خدا، کینہ کو دل میں پوشیدہ رکھنے کا نام بردباری، فضول جھگڑے کو مناظرہ آپس میں جنگ وجدال کا نام بزرگی، منافقت کا نام زُہد، جھوٹی آرزو کا نام ارادت، طبعی ہذیان کا نام معرفت، دلی حرکتوں اور نفسانی وسوسہ کا نام محبت الٰہی، الحاد کا نام فقر، انکار حق کا نام بزرگی، بے دینی کا نام فناء، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ترک کا نام طریقت اور زمانہ والوں کی آفت کا نام مجاہدہ رکھ لیا ہے یہاں تک کہ معانی ومطالب کے جاننے والے ان سے بالکل الگ ہو گئے ہیں اور اہل دنیا نے اسی طرح غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ جیسا کہ **اسلام کی پہلی ابتری کے وقت آل مروان نے رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت پر غلبہ حاصل کر لیا تھا۔** اہل حقائق کے بادشاہ اور طریقت وباریک بینی کے امام ابوبکر واسطیؒ نے کیا خوب کہا ہے۔ **اُبْتُلِیْنَا بِزَمَانٍ لَیْسَ فِیْہِ اٰدَابُ الْاِسْلَامِ وَلَا اَخْلَاقُ الْجَاھِلِیَّۃِ وَلَا اَحْکَامُ ذَوِی الْمُرُوَّۃِ**" (ہم ایسے دور میں آزمائش میں مبتلا کر دیئے گئے ہیں کہ جس میں نہ تو اسلامی آداب ہیں، نہ اخلاقِ جاہلیت اور نہ ہی مروت ومحبت کی باتیں)۔ اسی قول کے موافق حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں۔:

جَعَلَ اللّٰہُ ذوِی الدُّنْیَا مُنَاخًالِرَاکِبٍ   نَکُلُّ بَعِیْدِ الْیَھِمّ فِیْھَا مُعَذَّبٌ وَمُغَلَّبٌ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو صرف ایک شتر سوار کے اپنی اونٹنی بٹھانے کی جگہ (عارضی آرام گاہ) بنایا ہے چنانچہ دور دراز (آخرت) کا ارادہ رکھنے والا یہاں تنگی اور مصیبت ہی پائے گا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج جو مسلمان تعلیم، صنعت وحرفت، تجارت وسیاست ومعیشت، تہذیب ومعاشرت اور اخلاق میں پسماندہ ہیں ہر طرح کی ذلت وخواری میں مبتلا ہیں ان کے قوائے عملی وفکری پر جمود وتعطل کی اوس پڑی ہوئی ہے ہر قوم پر ذہنی غلامی کی لعنت مسلط ہے نہ اس کے پاس اخلاق وروحانیت کی طاقت ہے نہ عزت وشوکت، نہ ان کی زندگی کا کوئی بلند معیار ہے نہ اس کے سامنے کوئی نصب العین، نہ ان میں اتحاد وتنظیم کی روح، ہر جگہ اور ہر مقام میں تنزل وادبار کے ہاتھوں برباد ہیں اور انہیں ہر طرف

Marfat.com

سے مایوسیوں و ناکامیوں نے گھیر رکھا ہے اس کا واحد سبب یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنے مذہبی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا چھوڑ دیا ہے۔ان کے تنزل وادبار کا بڑا سبب فرائض دینیہ سے غفلت اور زندگی کی سرگرمیوں سے محرومی اور بے عملی ہے۔ان کے تنزل و ادبار کا ذمہ دار مذہب نہیں بلکہ خود ہیں۔ان میں وہ صلاحیت اور روح باقی نہیں رہی جس سے وہ دین ودنیا میں ترقی وکامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور جس کو حاصل کر کے انہوں نے دنیا میں عروج وارتقاء کی منزلیں طے کی تھیں۔

''نعمت وجود'' اسی ضرورت کو مدِ نظر رکھ کر تالیف کی گئی ہے جو حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ کی تعلیمات اور اورادو وضائف پر مشتمل ہے اور درگاہ منگھو پیرؒ سے عام وخاص میں عملی تعلیم کی ضرورت پوری کریگا۔

مشائخ کے کلمات کی افادیت پر مخدوم جہاںؒ کا فرمان ہے ''اے بھائی! اپنے اورادو وظائف کی پابندی کا خاص خیال رکھیں اور کسی حال میں بھی ناغہ نہ ہونے دو اور نہ کسی طرح کی کمی ہونے پائے۔اور دیکھو مشائخ کی تصنیفات ومکتوبات کے مطالعہ کا معمول بھی ہرگز ہرگز ترک نہ ہونے پائے۔سنو، ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ جب ہمارے معاملات یعنی اعمال مشائخؒ کے جیسے نہیں تو پھر ان کے کلمات کو پڑھنے اور ان کی کتابوں کے مطالعہ سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مشائخ کے کلمات روئے زمین پر خدائی لشکر ہیں۔اگر اس کا مطالعہ کرنے والا مرد ہوگا تو شیر مرد بن جائے گا اور اگر نامرد ہوگا تو مرد ہو جائے گا اس لیے کہ جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو اس وقت چراغ سے روشنی کا کام لیتے ہیں۔

سنو، زندہ وہی ہے جو ان بزرگوں کے سایۂ دولت کے نیچے زندگی گزار رہا ہے یا ان بزرگوں کی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول ہے۔اور جس کو ان دو میں سے کچھ بھی حاصل نہیں، وہ زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے اور اپنے نفسِ کافر کا اسیر ہے۔اسی بات کو اس طرح ان اشعار میں کہا گیا ہے۔

روز و شب جاں میکنی بے زاد و برگ
ماندۂ آخر اسیر ننگ و نام

زیستن می خوانی آں را تو نہ مرگ
وآنگھی گوئی کہ عمرم شد تمام

(تم دن رات بغیر کسی توشہ اور ساز وسامان کے زندگی کا سفر طے کر رہے ہو اور اسی زندگی کو زندگی سمجھ رہے ہو حالانکہ یہ زندگی نہیں بلکہ موت ہے۔تم ننگ ونام کی ہوس کے شکار ہو گئے اور اس حال میں اپنی زندگی کی تکمیل کا رونا رو رہے ہو)۔

Marfat.com

دلا به آیئہ لا تقنطو قرار آید
بجز غلامی پیران خوشم نہ کار آید

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس خدمت کو قبولِ عام فرما کر بالخصوص سلوک کی راہیں طے کرنے والے اور رہنمائی حاصل کرنے والے عاشقانِ الٰہی اپنی مراد و منزل کو پالیں۔ **والحمد اللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول محمد واصحابہ اجمعین وسلم کثیراً کثیراً۔**

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عزر ہائے من پزیر

گرحسابم را تو بینی نا گزیر
از نگاہ مصطفےٰ ﷺ پنہاں بگیر

سید شاہ غلام محی الدین شرفی فردوسی
امیر بزمِ فردوسیہ (ٹرسٹ) کراچی
۲۴ جولائی ۲۰۱۲ء

Marfat.com

تبصرہ

مذکورہ کتاب ''نعمت وجود'' مشتمل بر تذکرہ حضرت شیخ حافظ حاجی حسن المعروف سخی سلطان منگھو پیرؒ وتعلیمات حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰی منیری پر مشتمل ہے۔ منگھو پیر کا نام حسن اور ایک روایت کے مطابق کمال الدین ہے۔ آپؒ عربی النسل حسنی حسینی اور تیرھویں صدی عیسویں کے بزرگ ہیں۔

حضرت بابا فریدؒ گنج شکر کے سلسلۂ ارادت سے منسلک ہوئے اور بیعت وخلافت پاکر بحکم مرشد بمقام منگھو پیر وارد ہوئے اور اس جگہ کو آباد فرمایا۔ اس کتاب پر تبصرہ کرنے کے بابت بے اختیار مولانا محمد صادق دہلوی کشمیری (م ۱۰۵۲ء) کے یہ کلمات جو آپ نے اپنی کتاب کلمات الصادقین میں رقم فرمائے نوک زباں پر جاری ہوئے۔

چہ فروشی باد متاع سخن — کہ مبیح تو از خزینہ اوست

آنچہ تو بردکانِ لب داری — ایں ہمہ از دعائی سینہ اوست

(جس کے خزانے سے متاع سخن حاصل کی ہے اسی کے ہاتھ اسے بیچنا کس قدر نامناسب بات ہے، تیرے ہونٹوں کی دکان میں جو مال ومتاع ہے یہ سب اسکی دعاؤں کا اثر ہے)

اس درگاہ پر دو سال قبل احوال حضرت منگھو پیرؒ پر ایک کتبہ ("120"x60) جو کہ سفید گرینائٹ پر ہنر خاص سے لکھوا کر کندہ کروا کے نصب کروایا گیا ہے جو کئی زبانوں پر مشتمل ہے اور صاحبِ درگاہ کے شایانِ شان ہے۔ اس کتبے کے آویزاں ہو جانے کے بعد عوام الناس اور خواص علماء حق کی تمام بدگمانیاں سرے سے دور ہوگئی اور فضول باتوں کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔

درگاہ منگھو پیرؒ اجابت دعا ہے اور آجکل یہ درگاہ مخلوقِ خدا کے لیے فیض رسانی کا ذریعہ بنی ہوئی ہے خدمت خلق اور حاجت روائی کو طریقت میں بڑا مقام حاصل ہے۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست

بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

Marfat.com

کتاب نعمتِ وجود چار حصوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ پہلا مضمون تذکرہِ حضرت منگھو پیرؒ

۲۔ دوسرا مضمون ''راہِ ہدایت برائے اصلاح معتقدین منگھو پیرؒ''

۳۔ تیسرا مضمون ''آدابِ زندگی'' کئی عنوانوں پر مشتمل تعلیمات سلطان المحققین حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ قدس سرہ العزیز کی کتاب ''نقوش شرف'' سے ماخوذ ہے جو زائرین اور معتقدین کے لیے بیش بہا نعمت ہو گی۔

مخدوم جہاںؒ شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ اولیائے کبار میں سے ہیں۔ آپ قرون اولیٰ کے اصحابِ تمکین کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اتباع سنت پر کامل دستگاہ رکھنے والے اور اس کے مکمل پاسدار ہیں۔ بلانوش خمخانہ معرفت وغرقاب دریائے وحدت ہیں، مگر پاسداری شریعت میں اظہارِ شطحیات سے مکمل محفوظ، راہِ سلوک کے مرد کامل مگر ضبط ایسا کہ مسند ارشاد پر متمکن شمع انجمن ہیں اور آپؒ کا زمانہ ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی پر محیط ہے آپ کا سلسلۂ رشد و ہدایت کا دور آٹھویں صدی ہجری یعنی چودھویں صدی عیسوی کا ہے۔ فنی اعتبار سے تصوف کا علم تیرھویں صدی عیسوی میں مکمل ہو چکا تھا اور حضرت کے ادوار میں ان میں استحکام پیدا ہوا۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے اُس زمانے میں کام کیا جب علم تصوف اپنی ارتقائی منازل طے کر چکا تھا۔ چنانچہ حضرت مخدوم جہاںؒ کا سلسلہ رشد و ہدایت اسی علم کے علمی اور عملی تعلیم و تربیت پر مرکوز رہا ہے۔ حضرت کی پیدائش جمعہ ۲۹ شعبان سنہ ۶۶۱ھ وصال جمعرات ۶ شوال ۷۸۲ھ بہار شریف پٹنہ، بہار، ہندوستان میں مدفون ہیں۔

۴۔ چوتھا مضمون ''شب و روز کے وظائف کا دستور العمل'' ماخوذ از ''اورادِ شرفی'' مخدوم جہاںؒ کے مشہور و معروف تین رسالے اورادکلاں، اوراد اوسط اور اوراد فرد۔ ان کے علاوہ بھی مکتوبات و ملفوظات میں نمازیں، دعائیں، وظیفے بکثرت ہیں اورادِ شرفی اس خلاصہ کا نام ہے جو بزمِ فردوسیہ ٹرسٹ کی جانب سے طالب صادق کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ اس امر کا امتحان جس کو منظور ہو وہ تہجد سے لے کر عشاء تک ایک وقت بھی اس دستور العمل کا پابند ہو کر دیکھ لے کہ قلب کی ماہیت کس طرح ہو جاتی ہے، تانبے سے سونا کھوٹے سے کھرا، خاک سے اکسیر، صدف سے جواہر جس سے طاہر اس کا دل ہو جاتا ہے یا نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اوراد ہذا کے سرنامے میں جو ہدایت درج کی گئیں ہیں ان کو بغور دیکھے، سمجھے اور اس پر عمل پیرا ہو کیونکہ وہ عبادتوں، ریاضتوں کے خزانوں کی کنجیاں ہیں۔

پانچواں حصہ آٹھ ضمیموں پر مشتمل ہے اور ہر گھر کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

ضمیمہ جات

۱۔ محبت رسول اللہ ﷺ کے لیے درود اکثیر ہے

۲۔ محفل میلاد النبی ﷺ

۳۔ نصف شعبان المعظم

۴۔ تدفین اور زیارت قبور کے طریقے

۵۔ قبروں کو بوسہ دینا

۶۔ ایصال ثواب کا طریقہ

۷۔ نقش نقوش (تعویزات)

۸۔ ملفوظاتِ مخدوم جہاں

☆ آداب تلاوت قرآن شریف وآداب سماعت قرآن شریف

☆ علامات سیادات

☆ حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کے بیان میں

☆ ازدواج مطہرات ؓ کے بیان میں

☆ بیعت وقصر کے بیان میں

☆ تذکرہ حضرت خواجہ اویس قرنی ؒ

☆ مخدوم جہاں کا اپنے مریدوں کے لیے جابجا تکیہ گاہ مقرر فرمانا

☆ بیعت کرنے کا طریقہ

صلوٰۃ وسلام: یہ وہ سلام ہے جو حضور اکرم ﷺ نے بنونجار کی بچیوں سے سماعت فرمائی تھی۔

☆ سلام بحضور حضرت امام حسین علیہ السلام

☆ مناجات مخدوم جہاں ؒ (جو اگر زبان پر جاری ہو جائے تو سارے مقاصد پورے ہوتے چلے جائیں)۔

بلاشبہ عصرِ حاضر میں بہت کم ایسی کتب تحریر کی گئی ہیں جن میں اس حوالے سے کتاب وسنت کی روشنی میں بات کی گئی

Marfat.com

ہو۔آج کے دور میں ایسی ہی کتاب کی ضرورت تھی جو پوری کردی گئی ہے۔

حسن ترتیب نے کتاب کی دل آویزی میں اضافہ کیا ہے اس سے عوام اور خاص ذی علم اور متوسطین دونوں مستفید ہوسکتے ہیں جس میں موضوع کی وسعت اور تحریر پر گہرائی کو خوبصورتی کے ساتھ پیش کردیا گیا ہے۔''نعمت وجود'' میرے لیے میرے متوسلین اور میرے چاہنے والوں کے لیے ایک ایسا نادر تحفہ ہے کہ جس پر اگر ہم ہمت سے عمل پیرا ہوجائیں تو تمام نعمتیں حاصل ہوجائیں گی۔ میں دست بدست اپنے رب العزت سے دعا گو ہوں۔حضور ﷺ کی حرمت کے طفیل صاحب درگاہ منگھو پیرؒ پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرمائے اور اس درگاہ کے تمام فیوض و برکات سے ہر خاص و عام کو بہرہ مند فرمائے اور مخدوم جہاںؒ کی تعلیم ہر خواص و عام تک پہنچے۔ (آمین)

آباد رہے ساقی دائم تیرا میخانہ
ہم شیشہ و ساغر ہم بادہ و پیمانہ

محمد یونس قادری فردوسی

۱۸؍جولائی ۲۰۱۲ء

Marfat.com

نعمتِ وجود

Naimat-e-wajood

Marfat.com

راہِ ہدایت کے روشن مینار

واضح ہو کہ پیغمبروں کی مثال طبیبوں کی سی ہے اور خلق کی مثال بیماروں کی سی اور قرآن کی مثال دواؤں کے خزانے کی سی ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (ہم قرآن سے وہ اتارتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے) جو خلق کی مختلف بیماریوں کے لیے شربت اور معجونوں کی طرح ہے۔ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ (ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز نہیں چھوڑی) یعنی خلق کے لیے جو کچھ دین و دنیا میں چاہئے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جس کا ہم نے قرآن میں ذکر نہ کیا ہو لیکن جب تک کوئی شخص دین کی راہ نہ چلا ہو اور حقیقت کی تہہ تک نہ پہنچا ہو، اس کی سمجھ میں یہ باتیں نہیں آسکتیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلنا بڑا مشکل کام ہے۔ اس راہ پر دل ہی سے چلا جا سکتا ہے۔ اور دل کے لیے سعادت و شقاوت، مرض و صحت اور علاج و معالجہ ہے جس کو دل کے اطبا ہی جانتے ہیں۔ وہ اطبا انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ان کے بعد علمائے آخرت ہیں جو پیغمبروں کے علم کے وارث ہیں۔ پیغمبری تو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی لہٰذا میرے اور تمہارے لیے اور ہم جیسے دوسرے کے لیے ناچار سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ کسی ایسے دوست کی کفش برداری کریں جو خدا کے دین کی راہ پر چلا ہو اور حقیقت کا رکا بینا اور دل کی بیماریوں کا طبیب بھی ہو۔

ماخوذ از مکتوبات

مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحییٰ منیری

Marfat.com

خانقاہوں کی اہمیت

خانقاہیں نفوس انسانی کی صحت گاہ ہوتی ہیں، نفس کی اصلاح وتہذیب اس کا تزکیہ، اخلاق وکردار کی درستگی، بھٹکے ہوئے انسانوں کی ہدایت اور خدا تک پہنچانا انسانیت کی عظیم خدمت ہے۔ یہ کام جس قدر طویل ووسیع ہے، اس کے نتائج بھی بڑی جدوجہد، جگر کاوی وجانفشانی کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دین کے ایسے اہم اور بنیادی کام بغیر کسی اصول اور ضابطے کے صحیح طور پر انجام نہیں پاسکتے، اس کو ایک با قاعدہ نظام کے تحت ہونا لازمی ہے، امور دینیہ کی انجام دہی کے لیے حالات ومزاج کے مطابق طریقۂ کار متعین کرنا بھی فطری تقاضا ہے۔

اہل اللہ سے عقیدت

اہل اللہ کی کہانی اہل دل کی زبانی سنئے، جہاں سمجھ میں آجائے عقیدت ومحبت سے سر کو جھکائیے اور دیدہ دل سے گہرہائے عقیدت کا نذرانہ پیش کیجئے۔ اور جہاں سمجھ میں نہ آئے، کوئی کرامت، خرق عادت اور عقل کی رسائی سے اونچی نظر آئے تو اپنی عقل کو متہم قرار دیجئے۔ ان کرامتوں پر تعجب نہ کیجئے بلکہ اپنے فہم کو مشکوک قرار دیجئے، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ عجائب وغرائب پر اظہار حیرت مقام تحیر میں ایمان کی لہر دوڑادے۔

Marfat.com

تذکرہ

حضرت شیخ حافظ حاجی حسن المعروف سخی سلطان منگھو پیرؒ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍمَعْدَنِ الْجُوْدِوَالْکَرَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ عَدَدَخَلْقِکَ وَرِضَآءَ نَفْسِکَ وَزِنَۃَعَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ ٥اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ کَشَفَ لِاَوْلِیَآئِہٖ بَوَاطِنَ مَلَکُوْتِہٖ وَقَشَعَ لِاَصْفِیَآئِہٖ سَرَائِرَجَبَرُوْتِہٖ وَاَرَاقَ دَمَ الْمُحِبِّیْنَ بِسَیْفِ جَلَالِہٖ وَاَذَاقَ سِرَّالْعَارِفِیْنَ بِرُوْحِ وِصَالِہٖ ھُوَالْمُحْیِ لِمَوَاتِ الْقُلُوْبِ بِاَنْوَارِاِدْرَاکِ صَمَدِیَّتِہٖ وَکِبْرِیَائِہٖ وَالْمُنْعِشِ لَھَابِرَاحَۃِ رُوْحِ الْمَعْرِفَۃِبِنَشْرِاَسْمَاءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍوَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

(تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے دوستوں کے لیے عالم ملکوت کے راز آشکار کر دیے اور اپنے برگزیدہ بندوں پر عالم جبروت کے بھید کھول دیے اور اپنے جلال کی تلوار سے اپنے عاشقوں کا خون بہایا اور اپنے عارفوں کے دل کو اپنے وصال کی لذت کا مزہ چکھایا۔ وہی اپنی بے نیازی اور کبریائی کے انوار سے دلوں کو مردہ زمین کو زندگی بخشنے والا اور اسے اپنے مقدس ناموں اور معرفت کی روح پرور خوشبو سے نشوونما دینے والا ہے اور صلوٰۃ وسلام ہو حضرت محمد ﷺ پر ان کے آل واصحاب وازواج مطہرات اور انکی تمام اولاد پر)۔

بطفیل رحمۃ للعالمین رحمت فراواں ہو صاحب مزار حضرت سخی سلطان منگھو پیرؒ پر جو یہاں آرام فرما ہیں۔

آپ کا اسم گرامی حسن اور ایک روایت کے مطابق کمال الدین ہے۔ آپ عربی النسل ہیں اور آپ کا سلسلۂ نسب امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰؓ سے ملتا ہے۔ والد کی طرف سے حسینی اور والدہ کی طرف سے حسنی سادات ہیں۔ آپ

Marfat.com

تیرھویں (۱۳) صدی عیسوی میں حجازِ مقدس سے ہندوستان تشریف لائے یہ زمانہ تاتاریوں کے فتنے کا تھا۔ آپ بھی ان کے خلاف جہاد میں شریک ہوئے، اس کے بعد حج کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی دوران مدینہ منورہ میں آپ کو حضرت نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ بارگاہِ رسالت سے آپ کو اجودھن میں مقیم حضرت فریدالدین مسعود گنج شکرؒ سے ملنے کی ہدایت فرمائی، چنانچہ آپ حضرت فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سلسلۂ ارادت سے ۶۶۲ھ شعبان کے مہینے میں منسلک ہوئے اور خلافت سے نوازے گئے۔ آپ بابا صاحب کے چالیسویں (۴۰) خلیفہ ہیں اور آپ بحکم مرشد ۶۵۹ھ میں اجودھن سے ملتان تشریف لے گئے وہاں سے مختلف جگہوں کا سفر کرتے ہوئے اور سلوک کی منزلیں طے کرتے ہوئے موجودہ مقام یعنی 'منگھو پیر' تشریف لے آئے اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے ۔ یہ جگہ اس وقت غیر آباد تھی۔ کہا جاتا ہے کہ پرانے زمانے میں ہندوؤں کا یہ متبرک مقام تھا۔ امتدادِ زمانہ سے یہ جگہ اکثر آباد و ویران ہوتی رہی۔ حضرتِ منگھو پیرؒ کی شہرت اطراف میں پھیلی تو یہ جگہ مرجعِ خلائق ہوگئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس جگہ آپ کے ہم عصر چند اہل اللہ، یعنی حضرت بہاءالدین زکریا ملتانیؒ، حضرتِ لعل شہباز قلندرؒ اور جلال الدین بخاریؒ تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ کے مزار سے قریب تالاب میں جو مگر مچھ پائے جاتے ہیں، ان کے متعلق مختلف روایات ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ آپ کی کرامت کے مظہر ہیں۔ ان کے سردار کا نام ''مور'' ہے جب ایک ''مور'' مرتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ یہ مگر مچھ ایک اجتماعی نظام سے منسلک نظر آتے ہیں۔ اس نظم وضبط کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ منگھو پیر کا مقام اور یہاں کے مگر مچھ غیر مسلم صاحبانِ علم و فن کی توجہات کا بھی مراکز رہے ہیں۔ ایک ارض پیا، ٹی جی کارلس نے ۱۸۳۸ء میں اس جگہ کا جغرافیائی مطالعہ کیا اور انیسویں صدی میں ہی ایک ایسٹوک نامی سیاح یہاں کے مگر مچھوں کی طلسماتی طرز زندگی کا ذکر سن کر یہاں خود آیا اور اپنا مشاہدہ اپنی کتاب میں رقم کیا ہے۔

حضرت منگھو پیرؒ کی یہ درگاہ مقامِ اجابتِ دعاء ہے اور عقیدت مندوں اور حاجت مندوں کا یہاں تانتا بندھا رہتا ہے۔ ۸ ذی الحجہ کو آپ کا سالانہ عرس ہوتا ہے۔ آپ کے خلفاء میں صرف حضرتِ خاکی شاہ بخاریؒ کا نام ملتا ہے جو حضرت کے احاطے میں مدفون ہیں۔ حضرتِ صاحب درگاہ کی طرف سے زائرین کی سہولت کے لیے پچھلے چند سالوں سے یہاں کافی تعمیراتی کام ہو رہا ہے۔

Marfat.com

ہر کہ او کحلے گرفت از خاک پیر
خواہ پاک و خواہ گو ناپاک میر

باش تا فردا محک گردد بکار
نقد مرداں را پدید آید عیار

(جس نے ان بزرگوں کی خاک کا سرمہ لگایا اس سے کہہ دو وہ پاک جائے یا ناپاک اس کا کام بن گیا، ٹھہر جا، اس کا فائدہ کل کسوٹی پر پرکھ کر لیا جائے گا۔ مردوں کے نقد و حاصل کو کسوٹی ظاہر کر دیتی ہے)

دے کے قدموں کے تقرب کا شرف وقتِ خرام
ریزہ ہائے سنگ کو لولو و مرجاں کردیا
ہو حسن محیؔ پہ بھی اے ماہِ دو ہفتہ نگاہ
جس نے خونِ دل کو اپنے صرف مژگاں کردیا

درویشوں کا غلام اور ان کے غلاموں کا شیدا
سید شاہ غلام محی الدین شرفی فردوسی
(متولی درگاہ، خانقاہ منگھو پیر)

119394

Marfat.com

شجرہ طریقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت حضرت سید المرسلین خاتم النبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین امام علی مرتضیٰ بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت سید خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ

الٰہی بحرمت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ ابراہیم بن ادھم قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ ھبیر البصری قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ ممشاد علی دینوری قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ قطب الدین ابو اسحٰق قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ ابو احمد ابدال قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت ابو محمد محترم نور اللہ الصمد قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف قدس سرہ العزیز

Marfat.com

الٰہی بحرمت خواجہ قطب الدین مودود نور قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ سیّد معین الدین حسن سنجری قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت حافظ حاجی حسن قدس سرہ العزیز

شعبان ۱۳۶۲ھ ہجری

PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

حضرت حسن المعروف سخی سلطان منگھوپیرؒ

کے سالانہ عرس برروز ھفتہ ۲۰۱۱

منقبت

آپ سخیوں کے سخی ہیں یا سخی سلطان شاہ
آپ ولیوں کے ولی ہیں یا سخی سلطان شاہ

گنبدِ خضراء سے آتی ہے یہاں نوری کرن
نام ہی ہے یا سخی بابا تمہارا جب حسَن

شان کیوں نہ نام کی ہو یا سخی سلطان شاہ

آپ کے دربار میں کہتی ہے یہ خوشبو شدید
آتے رہتے ہیں یہاں جب یا سخی بابا فریدؒ

کیوں نہ خوشبو ان کی بھی ہو یا سخی سلطان شاہ

سچ ہے ہوتے ہیں سبھی دیدارِ احمدؐ سے ولی
یا سخی سلطان شاہ تم بھی ہو ولیوں کے ولی

اِک نظر اس سمت بھی ہو یا سخی سلطان شاہ

Marfat.com

یا سخی سلطان ہو نظرِ کرم کچھ اس قدر
گنبد سلطان دیکھوں اور تصور میں نظر

سبز گنبد پر جمی ہو یا سخی سلطان شاہ

آپ کے ہی دم سے تو آباد منگھوپیر ہے
آپ کے دربار میں ہر شخص ہی دلگیر ہے

دست گیری آپ کی ہو یا سخی سلطان شاہ

یا سخی سلطان خالی جھولی ہے بھر دیجئے
فردوسی پر اپنی عنایت اس قدر کردیجئے

میری ہر بگڑی بنی ہو یا سخی سلطان شاہ

Marfat.com

گزٹ نوٹیفکیشن برائے درگاہ منگھوپیر اجراء 1963

XTRAORDINARY ISSUE REGISTERED No. L7233

The Gazette of West Pakistan

OFFICE OF THE CHIEF ADMINISTRATOR OF AUQAF, WEST PAKISTAN.

NOTIFICATION

Dated Lahore, the 18th April, 1963.

No. 3(106)-Auqaf-62. I, S. M. Ikram, CSP., Chief Administrator of Auqaf, West Pakistan, in exercise of the powers conferred on me by section 6 of the West Pakistan, Waqf Prop rties, Ordinance 1961, hereby take over and assume the administration, control, management and maintenance of the Dargah MANGHOPIR, Karachi and the Waqf Properties attached thereto as described in the Schedule below :-

SCHEDULE

1. (i) Dargah Manghopir, adjoining mosque, Crocodile pool, and grave-yard in an area measuring 17 acres, bearing C. S. No. 119/16-12, Taluka Karachi, Karachi.

2. Income from the Charity box placed in the Dargah and Offerings and Subscriptions made to the said Dargah.

S. M. IKRAM
CHIEF ADMINISTRATOR OF AUQAF,
WEST PAKISTAN.

Auqaf Gazette Notification of Manghopir 1963

Marfat.com

17 ایکڑ زمین کا نقشہ برائے درگاہ منگھو پیر محکمہ اوقاف سندھ

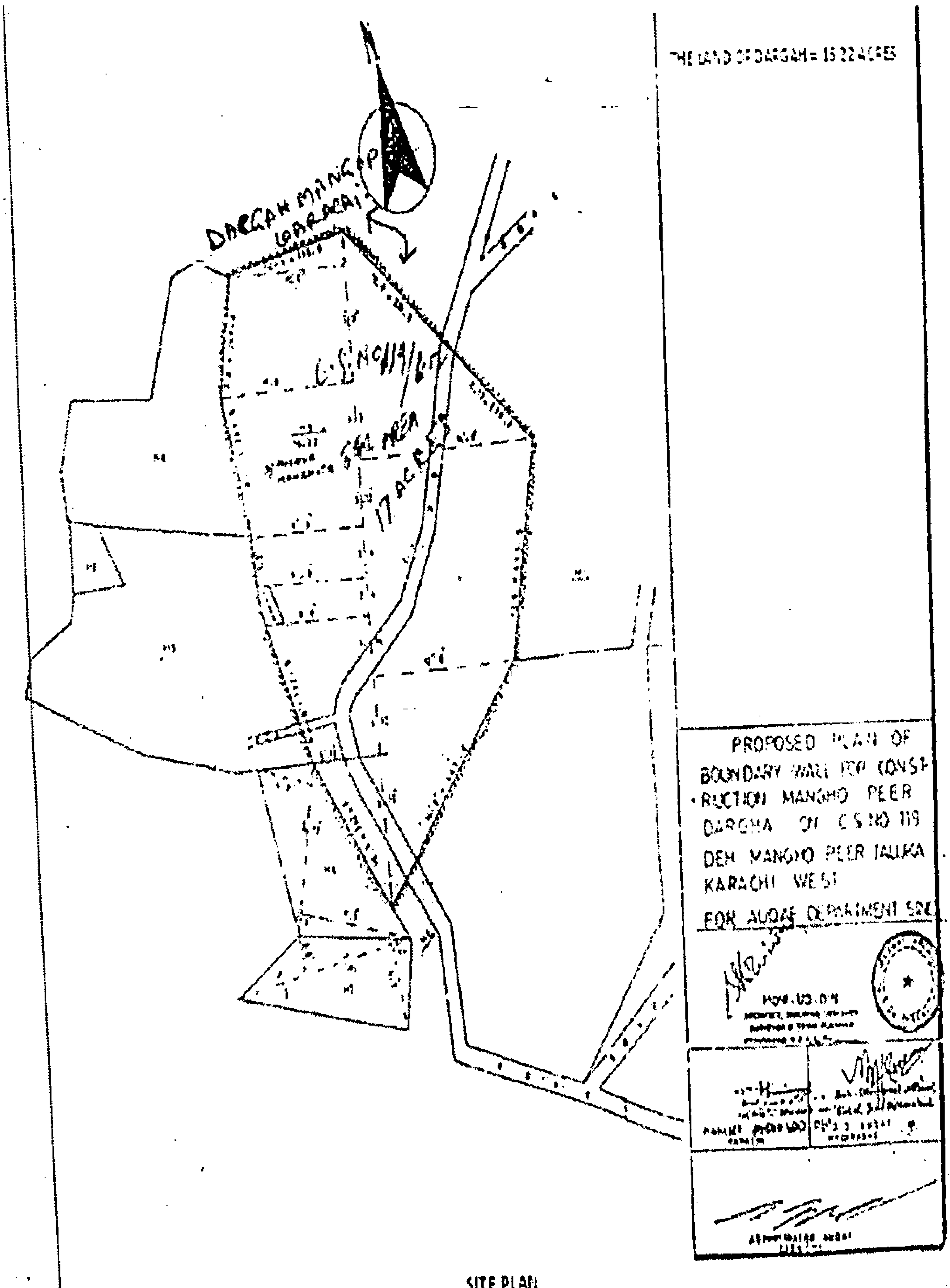

Map of 17 Acre Land Marked

Marfat.com

درگاہ کا اندرونی منظر

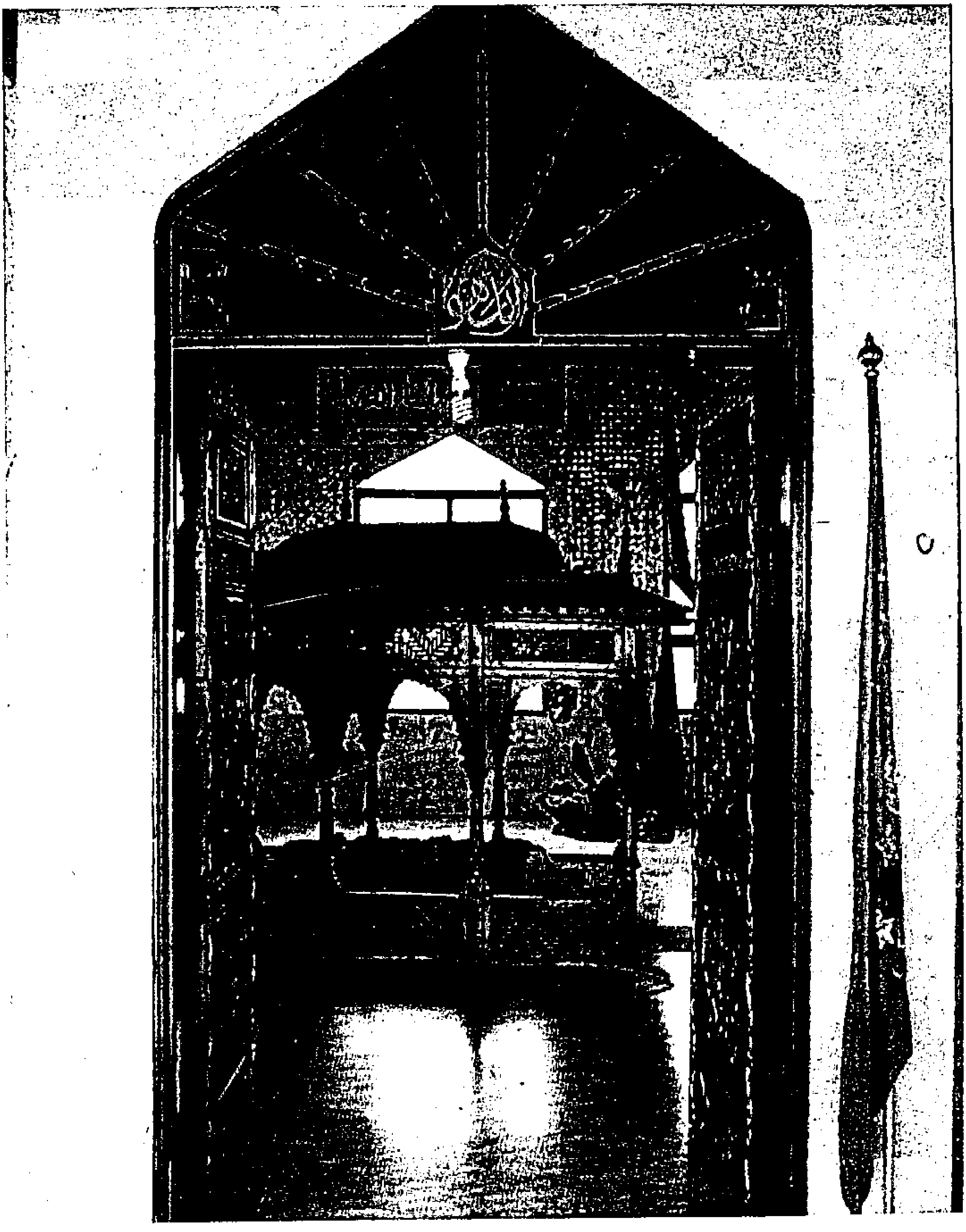

Internal view of Hazrat's Tomb

Marfat.com

خلیفہ کا مزار مبارک

Khalifa's Mazar-e-Mubarak

Marfat.com

درگاہ کا قدیمی منظر
(برٹش لائبریری سے حاصل کی ہوئی تصویر)

View of the Dargah in Ancient Days
(Photograph Obtained from the British Library)

Marfat.com

ڈیڑھ سو سال قدیم درگاہ کا منظر

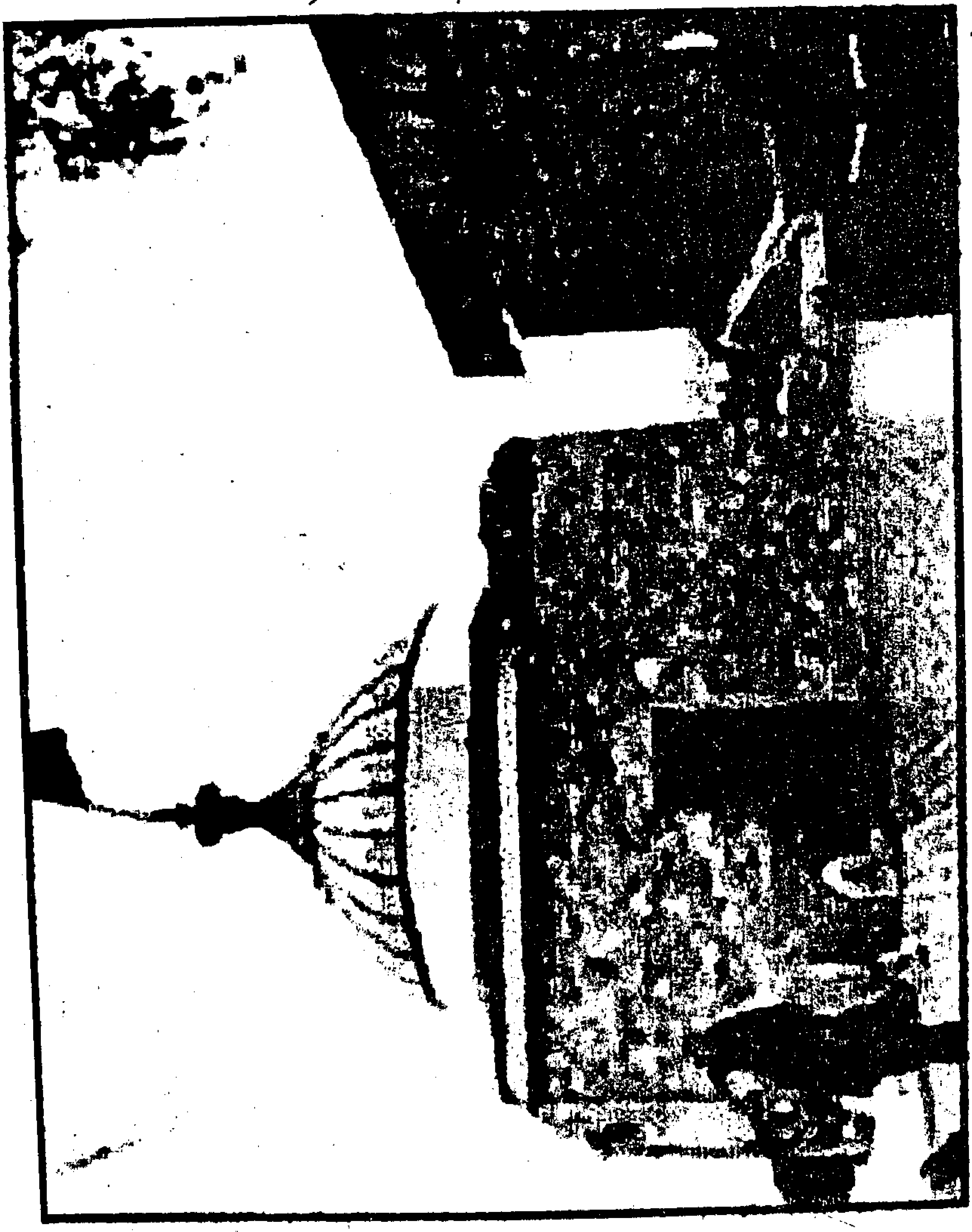

View of Dargah 150 years ago

Marfat.com

بیس سال پہلے درگاہ کا بیرونی منظر

View of Dargah 20 years ago

Marfat.com

آج کے دور کی درگاہ کا بیرونی منظر

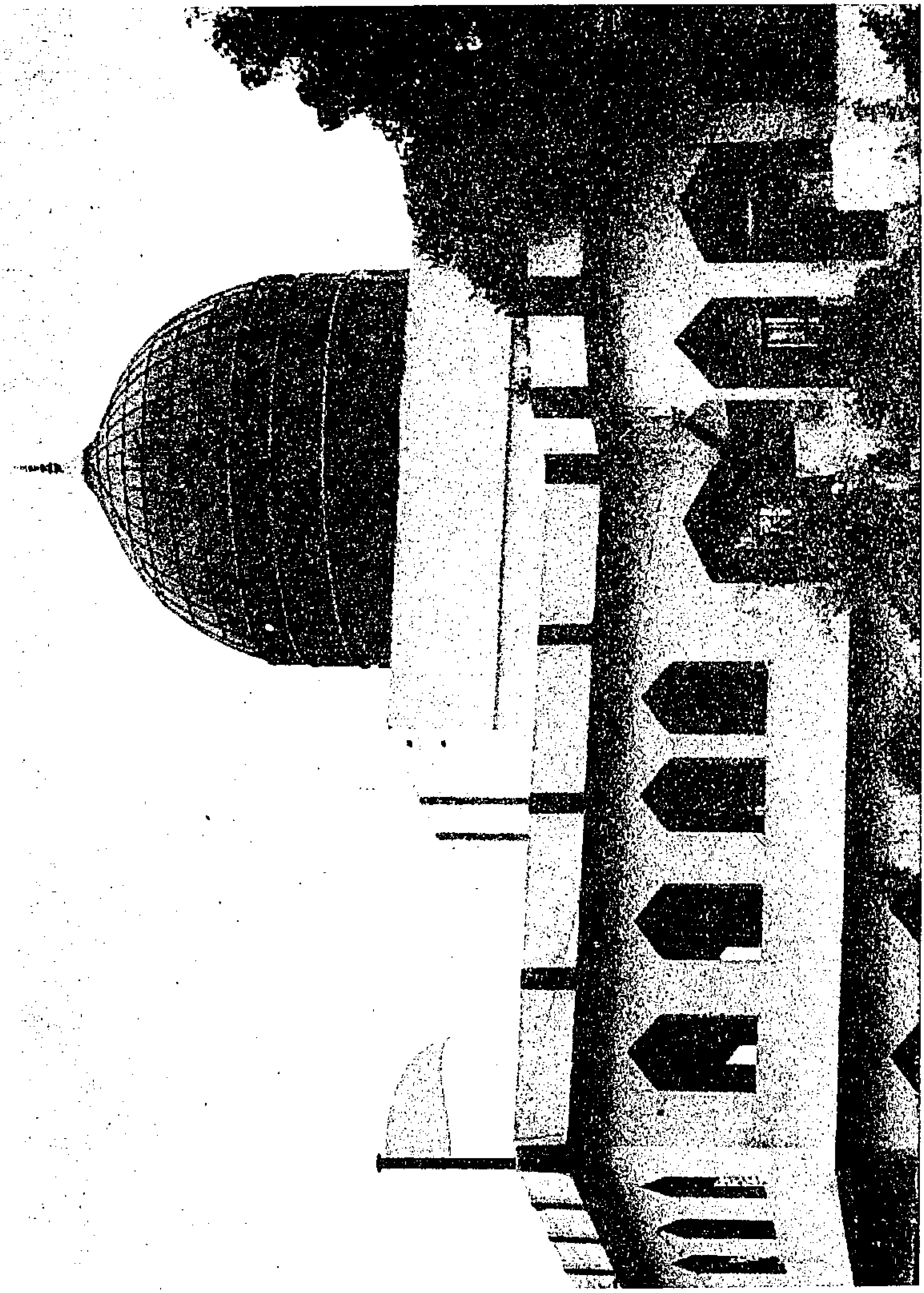

External view of Hazrat's Tomb

Marfat.com

درگاہ سے ملحق قبرستان کا اندرونی منظر

Internal view of the Graveyard of Manghopir

Marfat.com

منگھوپیر میں مگرمچھوں کی افزائش کی جگہ کا منظر

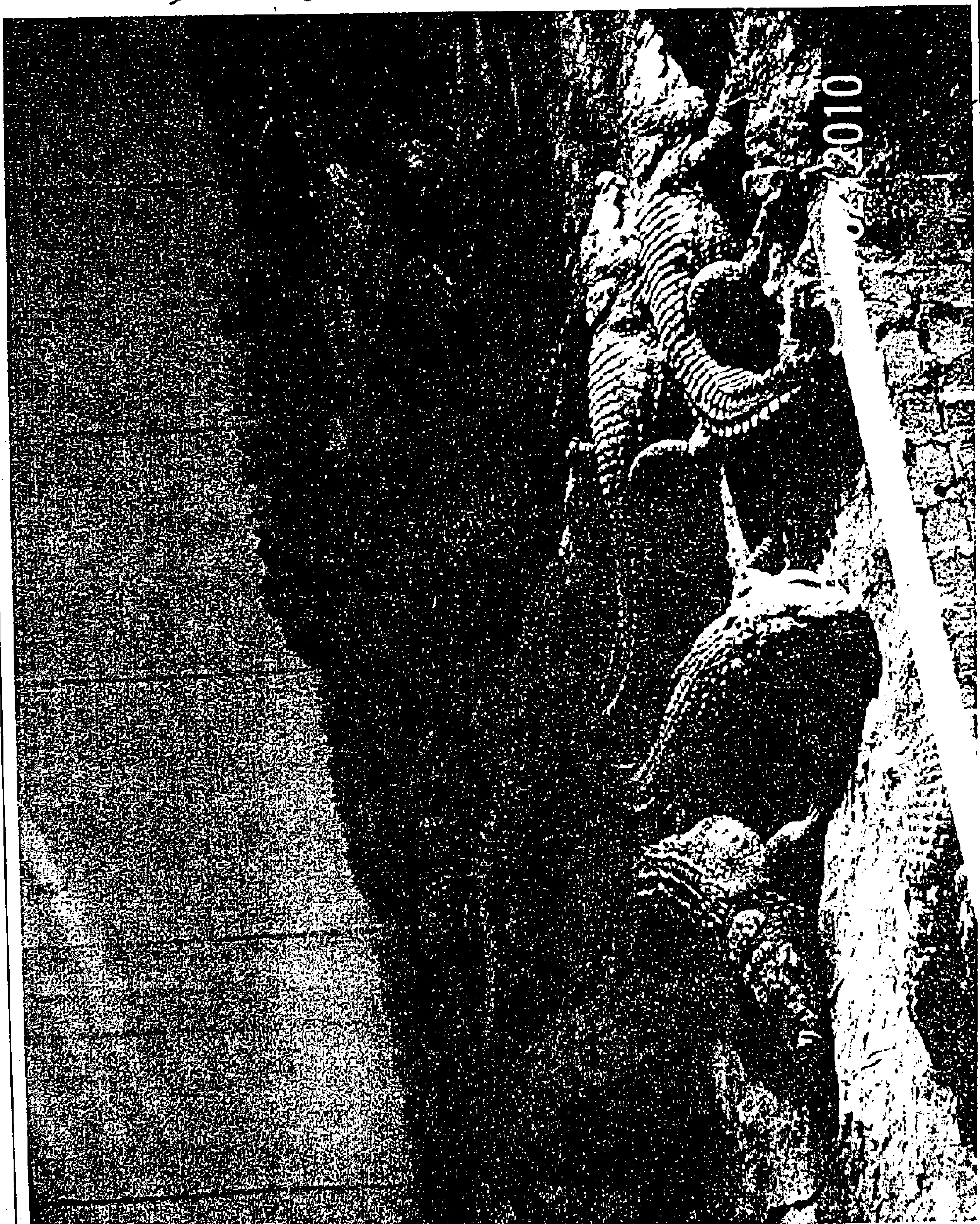

View of Crocodile's Breeding Place at Manghopir

Marfat.com

موجودہ نقشہ برائے درگاہ وخانقاہ منگھوپیر

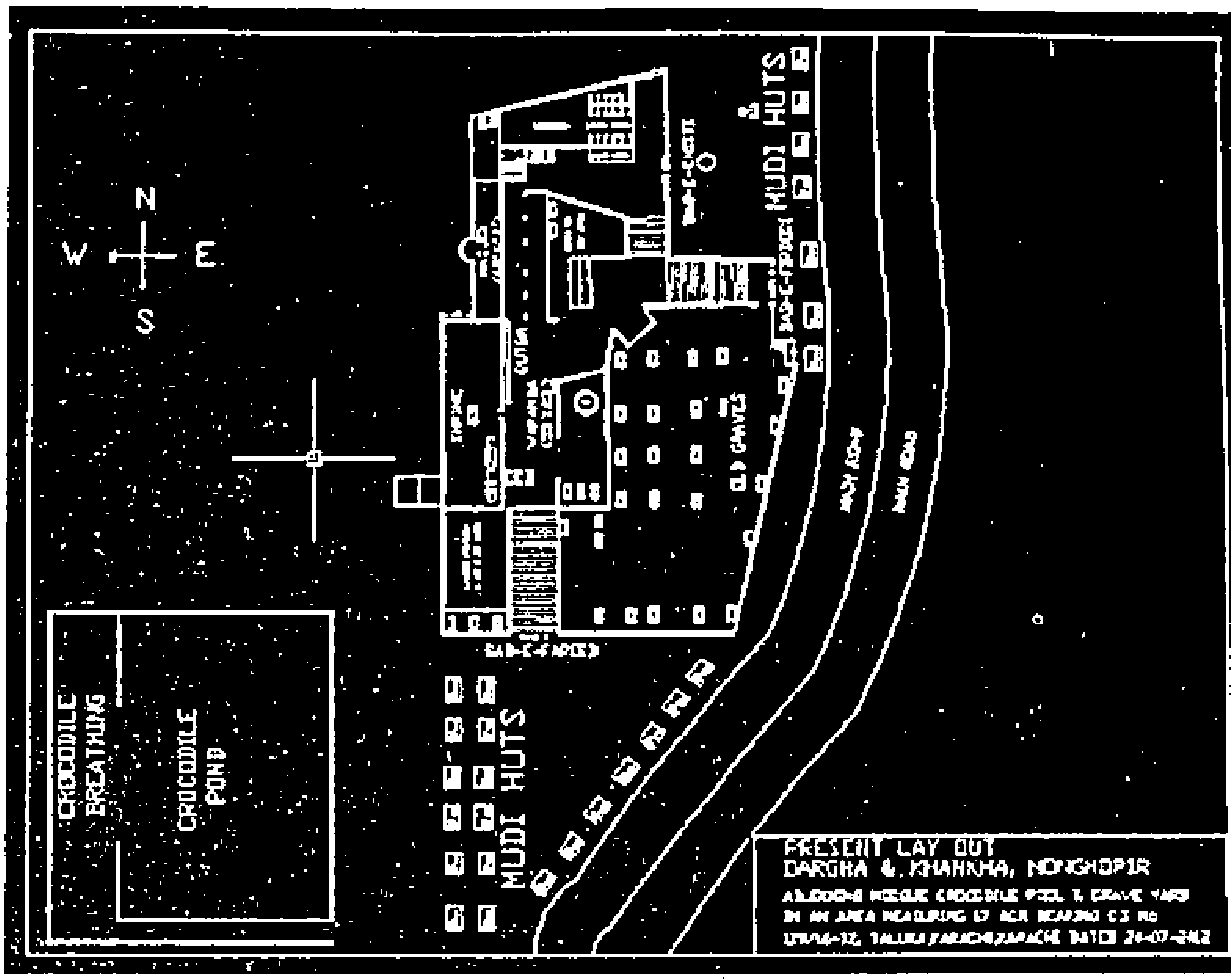

Present Layout Dargah & Khankha, Manghopir

درگاہ سے ملحق منگھوپیر پارک کا منصوبہ

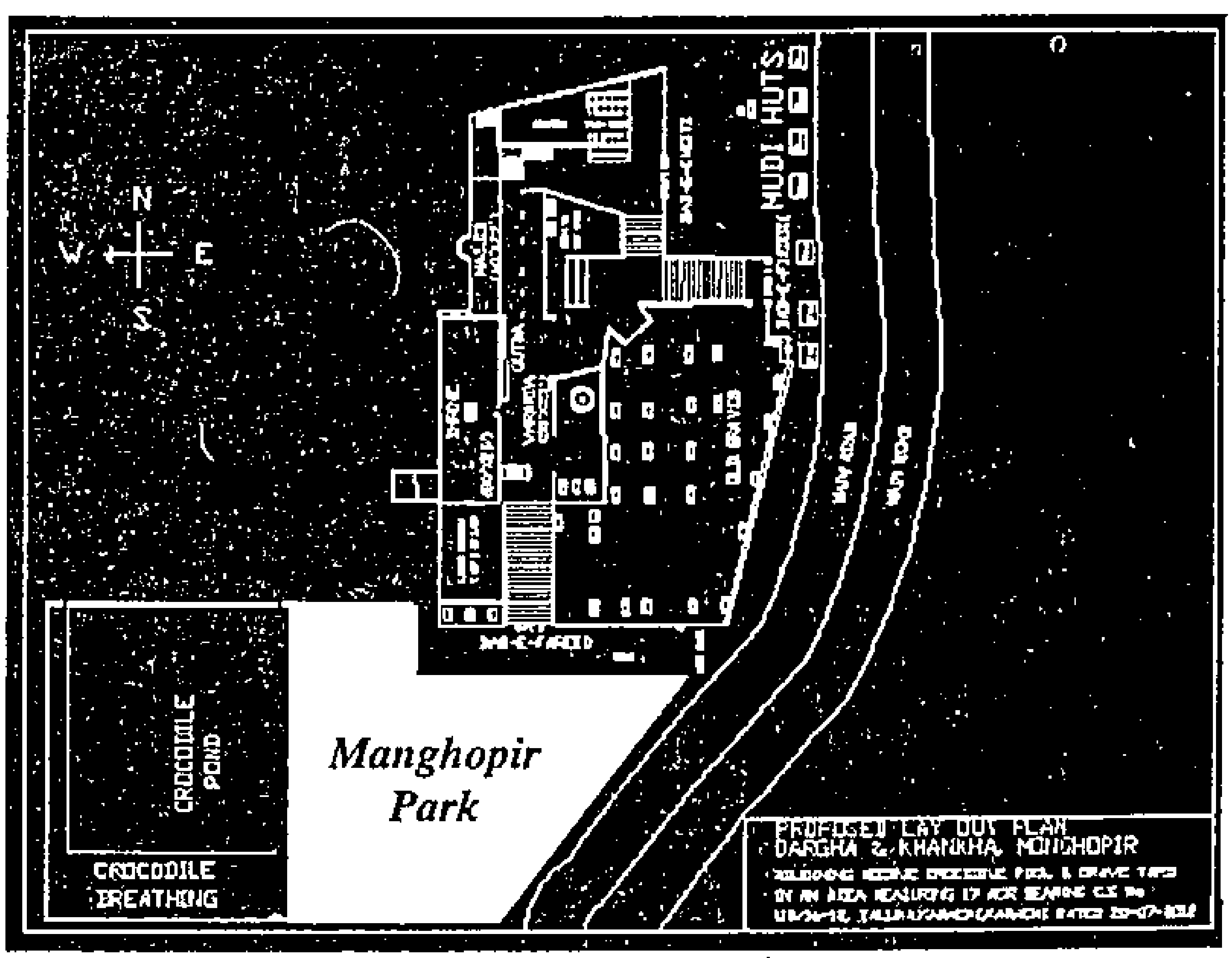

Proposed Expansion Plan of Manghopir Park

Marfat.com

درگاہ سے ملحق منگھوپیر پارک کا منصوبہ

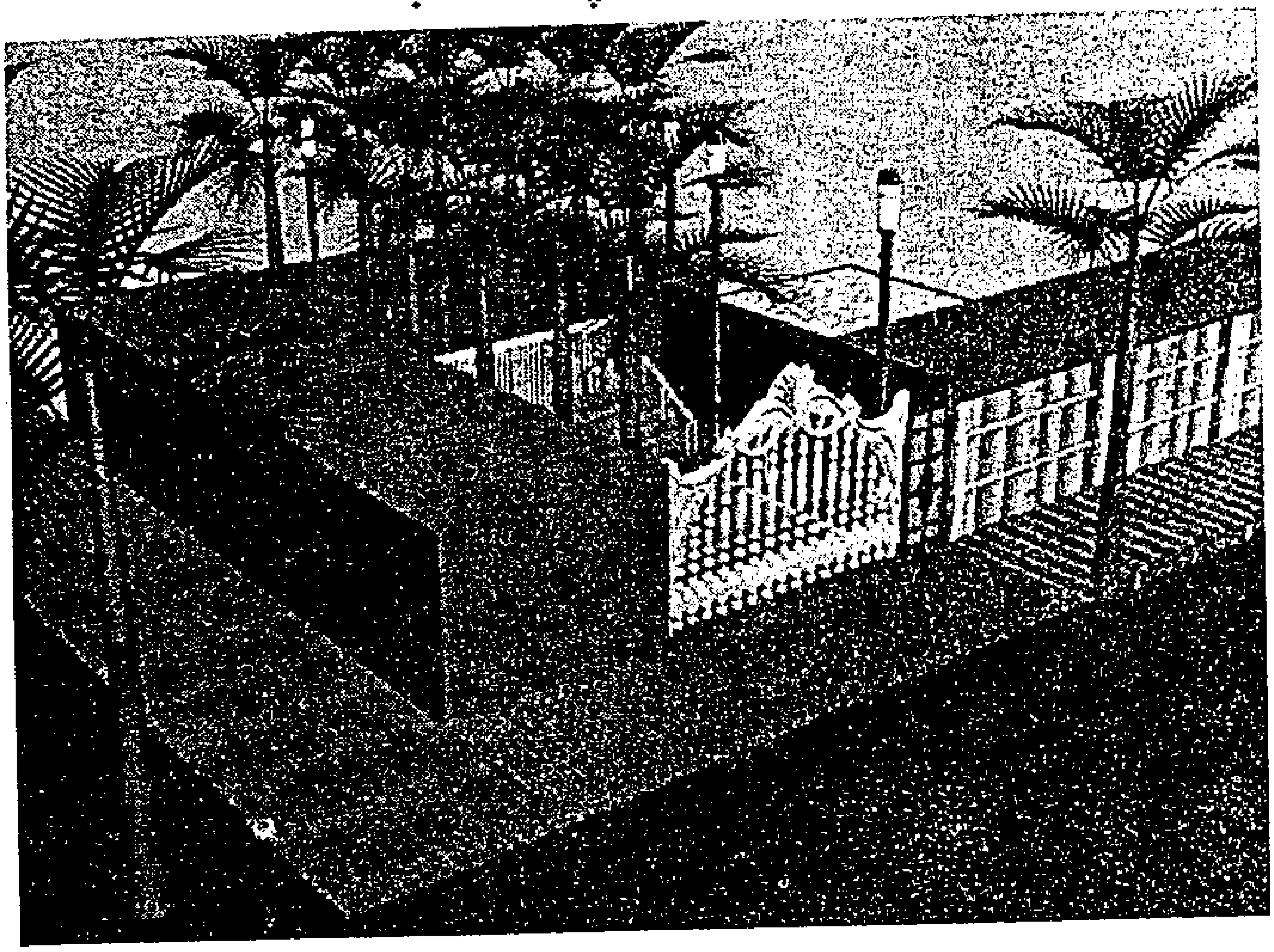

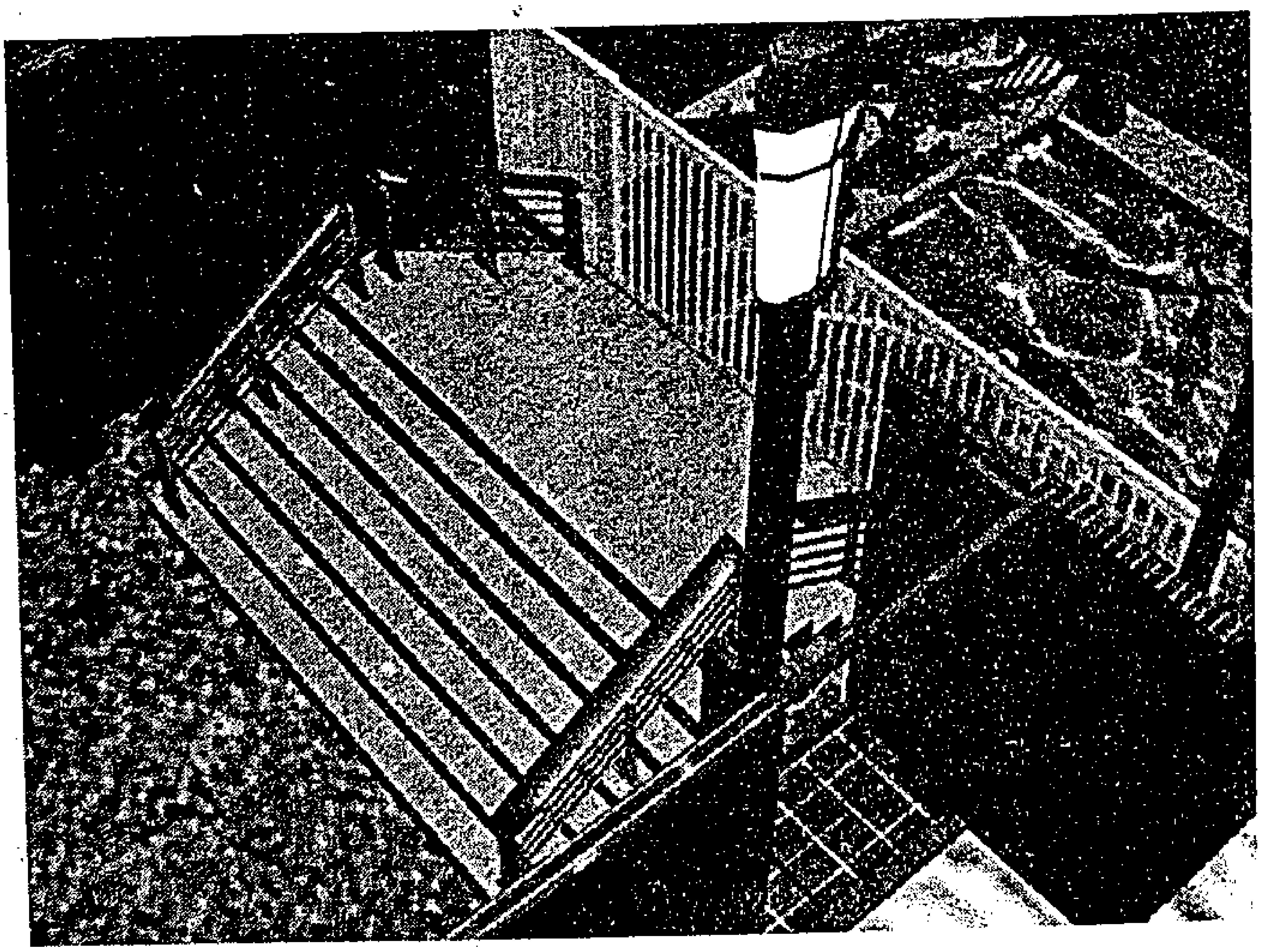

Proposed Expansion Plan of Manghopir Park

Marfat.com

Hazrat Shaikh Hafiz Haji Hasan al Maroof Sakhi Sultan Manghopir Rahmat-Ullah Alaih

All praise be to Allah (SWT) who unfolded the secrets of the angelic world (Aalam-e-Malakoot) to his devotees, and graced His obedient servants with the vision of his world of majesty (Aalam-e-Jabaroot). His lovers succumbed to His over-inspiring Majesty and he favoured his Aarifeen (who has His vision) with the enthralling experience of His proximity. His Anwaar (lights) gave life to dead souls which find sustenance in the ever-refreshing fragrance of his beautiful names and his Ma,arfat (inner vision), May he bless with beneficence and peace His Messenger, Prophet Mohammad, his descendants, his companions, his wives his progenies! May Allah shower the blessings on the great saint, Sakhi Sultan Mangho Pir (Rah A) who rests in his place.

Sakhi Sultan Manghopir Rehmat-ullah Alaih's proper name is Hasan and according to another version Kamaluddin. Originally, he is an Arab and is a descendant of Hazrat Ali (Razi Allah Anho). He is Hassani from mother's side and Husaini from father's side. He came to India from Hijaz in the thirteenth century A.D. These were the days when the Tartar's invasion of muslim lands had created great havoc. He participated in the jihad against them. Then he went for performing Hajj; while he was in Madina, he had a vision of the prophet (SAW), who directed him to go to Ajudhan (present day Pak Patan) and meet Fariduddin Masood Ganj Shaker (Rah A), He therefore came, to Ajudhan and presented himself to Shaikh Ganj Shakar(Rah A). In 662 Hijra he was admitted as a disciple in the Chishtia orders, he became the 40th Khalifa of Baba Sahab. In pursuance of the advice of Baba Sahab, he went to Multan in 659. From there he travelled to various places in the pursuit of spiritual attainment and then he settled down in Manghopir wherehe

Marfat.com

carried out his missionary work.

This was a desolate place then; here he spent his days in prayers and seeking spiritual attainments. In ancient times this place is reported to have been the sacred place of the Hindus. The past history of this place passed through phases of habitation and utter desolation. With the presence of this saint in his place, it became the attraction of the people around. It is said that some great luminaries of the spiritual world, such as Bahauddin Zakariya(Reh A), Lal Shahbaz Qalander (Rah A), Jalaluddin Bokhari (Reh A) often visited Monghopir (Rah A).

Close by the tomb of Manghopir (Rah A) there is a pond which is the habitat of a large number of crocodiles. There are a number of legends about how these crocodiles happened to be there; all essentially attribute their presence by the miracle of Manghopir (Rah A). Surprisingly, these crocodiles live like a family; their head is named 'More'. When one 'More' dies another one takes its place and becomes the new 'More'. This place and crocodiles, found here had and have been the attraction even for geographers and inquisitive travellers. In 1838 T.G. Carles conducted the survey of this place and in the mid-nineties, E.B. Eastwick, perhaps a traveller attracted by the mystic tales of the crocodiles in the place, personally visited the place and witnessed the mystery-shrouded presence and behaviors of these crocodiles, which he has reported in his book. This shrine has become the manifestation of divine favours where the people's prayers are often positively responded and so one always finds people around this place seeking spiritual ecstasy and/ or fulfilment of worldly needs. On the 8th of Zil Hijj, the annual Urs is held. Amongst his Khulafa, only one name is known: he was Khaki Shah Bukhari, who was laid to rest in the premises of the shrine Recently, the curator of his shrine substantially expanded the building and provided facilities for the convenience of the visitors.

Marfat.com

Shajra-e-Tareeqat

In the name of Allah the most merciful and benevolent

Illahi ba-hurmat-e-Syed-ul-Mursaleen-wa-Khatamun Nabiyeen Muhammad Bin Abdullah Bin Abdul Mutalib Al-Qureshi (SAW)

Ilahi ba-hurmat-e-Syedna Amirul Momineen Ali ibn Abi Talib (R.A)

Ilahi ba-hurmat-e-Syed Kkwaja Hasan Basri (R.A)

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Abdul Wahid bin Zaid Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Fazeel bin Ayaz Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Ibrahim bin Adham Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Hazeefa Marashi Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Habeer Al-Basri Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Mamshaad Ali Deenwari Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Qutubuddin abu Ishaaq Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja abu Ahmed Abdaal Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-abu Muhammad Mohtaram Noor Allah Al-Samad Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Nasiruddin abu yousuf Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Qutubuddin mawdood Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Haji Shareef Zandni Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Usman Harooni Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Syed Moinuddin Hasan Sanjari Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Qutubuddin Bakhtyaar Kaaki Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Khwaja Fareeduddin Masood Ganj Quds Allah Sirah-ul-aziz

Ilahi ba-hurmat-e-Hafiz Haji Hasan Quds Allah Sirah-ul-aziz

662 Hijri, Shabaan

Marfat.com

AN EXTRACT OF A SURVEY REPORT RECORDED BY Lt. T.G. CARLESS, A TRAVELLER WHO WAS ATTRACTED BY THE MYSTIC TALES OF THE CROCODILES, AND HIS OBSERVATIONS ON WHAT HE SAW IN MANGHOPIR IN 1838.

Located over 7 miles north of Karachi, the sacred tomb of Pir Haji Mangho (a saint whose original name was Kamaluddin) with its resident population of crocodiles and the adjacent sulphur springs offered opportunities to pilgrims for cleansing both the spirit and the flesh. No evidence has been forthcoming as to how these crocodiles of a species not normally found in or around the Indus river were marooned in such a hilly oasis. Their very presence, an enigma in itself, has helped popularise their attraction to visitors and residents of Karachi for 150 years.

An early surveyor of Karachi, Lt. T.G. Carless recorded in his report of 1838: 'The valley of Pir Mangho is surrounded by hills 700 or 800 feet high, between which glimpses are occasionally obtained of the level plains beyond, but at the upper extremity stretches away in the high undulating ground white mosque, erected on a rocky eminence.'

Carless continued: 'The spring gushes out in a stream from among the roots of a picturesque clump of date trees, covering the extremity of a rocky knoll of limestone about 30 feet high, and falls into a small natural basin, from whence it escapes in numerous rills to the adjacent gardens. The name of this spring is but it was formerly called Kirkund, or the milk-tank, from the water Kisti, being milk-white, which was no doubt owing to its flowing at that time over a bed of chalk. It is now colourless and perfectly pure to the taste, having no

Marfat.com

perceptible flavour of any kind, but, from the stones in some of the rivulets being encrusted with a soft substance of a dark reddish-brown colour, probably contains a small portion of iron. The water is so warm that at first you can scarcely bear your hand in it, and its temperature was afterwards found to be 133 degrees. The natives say that it cures every disease, and they not only bathe in it whenever they have an opportunity, but drink it in large quantities. They believe that all the springs in the valley owe their existence to Lal Shahbaz, the celebrated saint of Sehwan, who, in order to make the spot holy, commanded them to burst forth from the rocks.' (Carless, quoted in Hughes (1876), 340 - 341.)

19. THE CROCODILES TANK, NEAR KARACHI, c. 1841

Lithograph by Maclure, Macdonald & Maclure published in E.B.Eastwick *Dry Leaves from Young Egypt* (London, 1851: second edition), facing page 219.

'A moderate ride through a sandy and sterile track, varied with a few patches of jungle, brings one to a grove of tamarind trees, hid in the bosom of which lie the grisly brood of monsters. Little would one ignorant of the *locale* suspect that under that green wood in that tiny pool, which an active leaper could have half-spring across, such hideous denizens are concealed. "Here is the pool," I said to my guide rather contemptuously, "but where are the alligators?" At the same time I was stalking on very boldly with head erect, and rather inclined to flout the whole affair, *naso adunco.* A sudden horse roar or bark, however, under my very feet, made me execute a pirouette in the air with extraordinary adroitness, and perhaps with more animation than grace. I had almost stepped on a young crocodilian imp about three feet long, whose bite, small as he was, would have been the reverse of pleasant. Presently the

Marfat.com

genius of the place made his appearance in the shape of a wizard-looking old Fakir, who on my presenting him with a couple of rupees, produced his wand in other words, a long pole, and then proceeded to "call up his spirits." On his shouting "Ao! Ao!" "Come! Come!" two or three times, the water suddenly became alive with monsters. At least three score huge alligators, some of them fifteen feet in length, made their appearance, and came thronging to the shore. The whole scene reminded me of fairy tales. The solitary wood, the pool with its strange inmates, the Fakir's lonely hut on the hill side, the Fakir himself, tall, swart, and gaunt, the robber-looking Balochi by my side, made up a fantastic picture. Strange, too, control our showman displayed over his "lions". On his motioning with the pole they stopped (indeed, they had already arrived at a disagreeable propinquity), and on his calling out "Baitho," "Sit down," they lay flat on their stomachs, grinning horrible obedience with their open and expectant jaws.'

After describing how the alligators are fed, Eastwick is introduced to the 'monarch of the place, an enormous alligator, to which the Fakir had given the name of "Mor Sahib," "My Lord Mor,"....[as] he lay, with his head above water, immoveable as a log, and for which I would have mistaken him but for his small savage eyes, which glittered so that they seemed to emit sparks.' (Eastwick (1851), 218 - 220).

20. THE TOMB OF HAJI MANGHO PIR, NEAR KARACHI, 1850.

Sepia sketch by an unknown artist, inscribed on the reverse: *Mugger Pir - 9th April 1850 - sketched with the Camera Lucida.*

A favourite day's excursion from Karachi, a trip to Mangho Pir provided enterprising artists, particularly amateur ones, with an opportunity to sketch. The *camera lucida* mentioned in the inscription refers to a small device

Marfat.com

usedby inexperienced artists and quite popular in the early nineteenth century. The device, consisting of a prism and some lenses, could be affixed to a drawing board and would reflect the image of a view onto the desired surface, enabling the artist to make an adequate copy of the scene before him. The significant features having been obtained, the details would be sketched in afterwards.

21. THE TOMB OF HAJI MANGHO PIR, NEAR KARACHI, c. 1870

Pencil drawing by an unknown artist, inscribed: *The Tomb of peer Mugger.*

'The mosque is a neat white building, of a square form, surrounded by a broad terrace, with a cupola and slender minarets at the corners, erected on the summit of a crag of limestone, and said to be 2000 years old. It is dedicated to Pir Haji Mangho, who is esteemed a saint by both Hindus and Muhammadans, and is held in such veneration throughout Sindh, that numbers of bodies are yearly brought from a great distance to be interred near his shrine. The valley is, in consequence, covered with burying-grounds, which are full of tombs, elaborately carved and ornamented. The interior of the mosque contains a tomb surmounted by a canopy of carved woodwork supported on slender pillars, the whole prettily and neatly ornamented, and kept in excellent order, as are the building and terrace, which are built of stone.' (Carless, in Hughes (1876), 343.)

22. THE CROCODILES AT MANGHO PIR, NEAR KARACHI, c. 1880.

Pencil drawing by an unknown artist, inscribed with the initials *FWS*, c. 1880.

'Before us lay a small swamp enclosed in a belt of lofty trees, which had evidently been formed by the superfluous waters of the spring close by

Marfat.com

flowing into a low hollow in the ground. It was not a single sheet of water, butwas full of small islets, so much so that it appeared as if an immense number of narrow channels had been cut, so as to cross each other in every direction. These channels were literally swarming with large alligators, and the islets and banks were thickly covered with them also. The swamp is not more than 150 yards long, by about 80 yards broad, and in this confined space I counted above 200 large ones, from 8 to 15 feet long, while those of a smaller size were innumerable; our horses were standing within 4 or 5 yards of several reclining on the bank, but they took no notice of them, and would not move until roused by a stick. In a small pool, apart from the swamp, there was a very large one, which the people designate the "chief," because he lives by himself in a kind of alligatoric state, and will not allow any of the common herd to intrude upon his favorite haunt'. (Carless quoted in Hughes (1876), 341-342).

23. THE RAJAH CROCODILE AT MANGHO PIR, NEAR KARACHI, 1878.

Woodcut engraving published in *The Graphic*, 28 September, 1878. Its captain reads: *Feeding the Rajah.*

Evidently, the largest reptile at Mangho Pir was always singled out for the admiration of visitors. In the 1830s Lt. Carless was introduced to 'a large alligator...which the inhabitants have named the "Peacock" (or Mor), and they consider him to be the progenitor of the whole race.'

Half a century later, nothing seems to have changed (except perhaps for the alligator itself) for Alexander Baillie in his chronicle of *Kurrachee* recounts that the 'guardians still point out the "chief" who lives by himself, and the

Marfat.com

Mor, or Peacock...and unblushingly assure the visitor that they are the same animals that were pointed out to Carless fifty years ago.'

Today, none of the undersized crocodiles could qualify for the fanciful title of Peacock (or Mor).

24. FEEDING THE CROCODILES AT MANGHO PIR, NEAR KARACHI, 1878.

Woodcut engraving published in *The Graphic*, 28 September, 1878. Its caption reads: *A Public Breakfast Party.*

Watching the crocodiles at Mangho Pir being fed goats or sheep had become part of excursion to the shrine. Visitors could watch from the safety of the wall built around the pool a macabre spectacle as the beasts 'struggled, writhed, and fought, and tore the flesh into shreds and gobbets.'

Occasionally, some of the visitors went a little too far. Ross, in his guide book to *The Land of the Five Rivers and Sindh*, recounted an incident of how 'three very young *griffs* fresh from home' spent their time with the crocodiles: 'One performed the feat of stepping on the crocodiles' backs from one side of the tan to the other, and fortunately arrived at his destination safely. The second offered soda-water bottle filled with explosives to the largest and most hungry *magar* present, which was greedily devoured with the consequences that might be expected. The third, owing to delay in supplying goats' flesh, laid hold of a wretched pariah dog and threw it into the sacred tank of Mor Sahib.'

The attention visitors over the years have paid to the crocodiles, by feeding them everything from left overs to plastic bags explains the drastic diminution in their numbers.

Marfat.com

قدیم درگاہ کا بیرونی منظر 1870ء

Ancient View of Hazrat's Tomb from Front in 1870

Marfat.com

مگرمچھ کے تالاب کا منظر 1878ء

View of the Crocodile Pond in 1878

Marfat.com

مزار شریف مخدوم جہاں، بہار شریف، بہار انڈیا

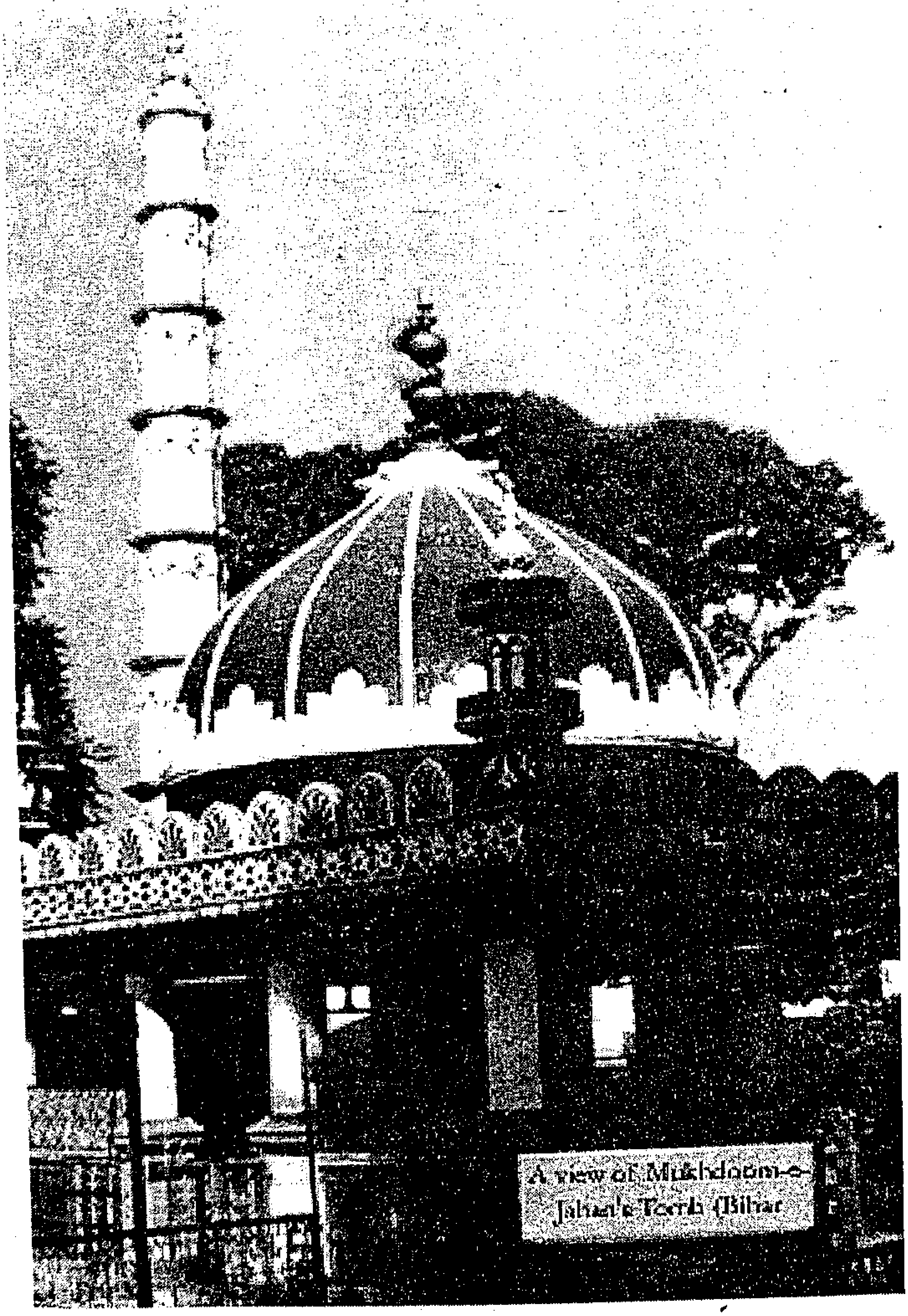

A VIEW OF MAKHDOOM-E-JAHAN's TOMB
(BIHAR SHARIF, BIHAR INDIA)

Marfat.com

A Brief Life Sketch Of Makhdoom -e- Jahan Sheikh Sharafuddin Ahmad Yahya Maneri(R.A)

Hazrat Shaikh Sharafuddin Ahmed Yahya Maneri, widely acknowledged as **"Makhdoomul Mulk / Makhdoom-e-Jahan"** for his highly spiritual attainments, and popularly known simply as 'Makhdoom Saheb' was born in Maner, a town approximately 20 miles from Patna in the state of Bihar (India) in the year 1263 AD (661 Hijri). His ancestors came from Quds al-Khalil, a suburb of Bait-al-Maqdis. As reports say, the great grandfather of Makhdoomul Mulk, Imam Taj Faqih, had a vision of the Prophet (SAW) asking him to go to Bihar to rescue a solitary Muslim living there under the agonies of the oppression of the Raja (ruler) of the place. Imam Taj Faqih, with his son, set out for Bihar on the assigned mission; some others also joined him on the way. Having reached Bihar and after having subdued the Raja, he himself returned back to his home in Bait-al-Maqdis leaving behind his sons. He had three sons, Israel, Ismail and Abdul Aziz; they all settled in Maner; Makhdoom Yahya Maneri is the son of Makhdoom Israel ibn Taj Faqih, who had four sons, Makhdoomul Mulk being his second son.

Makhdoomul Mulk had his early education at home, the details of which we know very little. But the epoch in his educational career was his studentship under Shaikh Sharafuddin Abu Tawwama, an outstanding scholar of the time, the master of all the branches of Islamic knowledge, as also the mundane knowledge of the time including occult knowledge

Marfat.com

of Heimia, Seimia and Chemia. While Shaikh Abu Tawwama was at Delhi, he had great following of his admirers and followers which,some say, was viewed by the ruler of Delhi as a threat to his rule. Shaikh Abu Tawwama was, therefore, asked to leave Delhi and go to Bengal. On his way to Bengal, the Shaikh passed through Maner, where he was hosted by Makhdoom Yahya. Here, Shaikh Tawwama saw the spark in young Sharafuddin ibn Yahya Maneri, who also had been told on the erudition of Shaikh Tawwama. Young Sharafuddin accompanied Shaikh Abu Tawwama to Sonargaon, a township now close to Dacca on the other side of the river, which was the then capital city of Bengal. Here Sharafuddin, the would-be Makhdoomul Mulk, spent some 22 years (most likely 12 years) as the chosen student of Shaikh Abu Tawwama, the Shaikh became so fond of him that he married his daughter to his student,Sharafuddin.

On hearing about the sad demise of his father, Makhdoom Yahya Maneri, he (Makhdoomul Mulk) rushed to Maner with his son, Zakiuddin. Having spent the long years studying at Sonargaon he (Makhdoomul Mulk) felt satiated with the outwardly part of Islamic knowledge, including even the bookish knowledge of 'Tasawwuf'. His inner-self was, however, now looking for a spiritual guide. He gave his son, Zakiuddin, to the care of his mother, and sought her permission to let him now seek the way to spiritual ecstasy. He with his elder brother, Makhdoom Jaliluddin (more correctly khaliluddin),then set out for Dehli,the well-known centre of great scholars and spiritual leaders. At Delhi, he visited many of the spiritual leaders: he was profoundly impressed by Bu Ali Qalander Shaikh Sharafuddin Panipati whom he

Marfat.com

found in a state of meditative trance, completely detached from the worldaround him, and as such incapable of becoming a spiritual guide. He then visited Hazrat Nizamuddin Auliya, the most venerated spiritual leader of the time, and requested him to admit him as his spiritual disciple. Hazrat Nizamuddin Auliya declined, for he said that, much as he would like to have him as his disciple, his spiritual training had been assigned to some other Shaikh. At this, Makhdoomul-Mulk felt very dejected: at the suggestion of his elder brother, he agreed to visit Shaikh Najeebuddin Firdausi, highly respected for his piety but relatively a less-known figure. While on his way to Shaikh Najibuddin's place, Mukhdoomul Mulk felt an unusual awe gripping his heart. He got convinced that he had come to the right place. Shaikh Najeebuddin greeted them enthusiastically, admitted him and his brother as his disciple, spent some time with Makhdoomul Mulk giving him the necessary instructions, passed on to him the 'Khilafat Nama' (letter of authorisation to serve as his spiritual deputy which had been written some 12 years back on the instruction of the Prophet (SAW), assured him that his spiritual teaching would be directly under the care of the Prophet (SAW), and then bade farewell to them instructing them not to return back if they heard any untoward news on the way. On his return journey, Makhdoomul Mulk felt an ever-increasing feeling of grievous emotions that gripped his heart; when he reached Bihiya Jungles (District Birbhoom in Bihar), he was so over-powered with the feeling that he ran and disappeared into the forest. He spent some 12 years in these forests; from there he moved to Rajgir hills, and altogether he spent some 30 years in isolation taking the most rigorous devotional exercises for

Marfat.com

higher spiritual attainments. Thereafter, he started appearing in public for Friday prayers in Bihar Sharif (a town in Bihar state popularly known as Bihar Sharif) where people started flocking around him. He was ultimately persuaded to settle down in Bihar for the benefit of the people at large. In Bihar, Makhdoomul Mulk's place was now humming with people of all sorts: There were those who would come for seeking Makhdoom's blessings and for the relief of their pains and problems; there were those who would come for learning the Islamic faith; there were those who wanted to be benefited from Makhdoom's discourses and to participate in the discussion that were held, and indeed, there were those who would like to be tutored in the 'Tasawwuf' ways for spiritual attainments.

For the generations to follow, Makhdoom has left behind two great categories of educational/instructional materials, namely the records of the academic sessions held regularly by him (i.e. Malfoozat), and the letters he wrote to his disciples, government functionaries and others in reply to their queries, as also the letters that he wrote on his own. Amongst his letters, there are extant three notable collections: 'Hundred Letters' (***Maktubaat-e-Sadi***), ' Two Hundred Letters' (***Maktubaat-e-Do Sadi***), 'Twenty eight Letters' (Maktubaat-e-Bist-o-Hasht).The 'Two Hundred Letters' comprise letters written by the Makhdoom essentially in reply to queries or as advice; the 'Twenty eight Letters' were written to his most adored disciple, Maulana Muzaffar Shams Balkhi, and are, infact, those which escaped burial with the Maulana who had strictly instructed that the total collection of letters written by the Makhdoom to him be buried with him, for they contained

Marfat.com

materials that were meant to guide him through extraordinary spiritualexperiences that he passed through and were thus exclusively meant for him and were beyond the comprehension of even the relatively accomplished persons having spiritual experiences of 'Tasawwuf'.

The 'Hundred Letters' of Makhdoom are of special significance. These are the letters written at the request of one of his disciples, Shamsuddin (Brother Shamsuddin, as the Makhdoom addresses him), the Governor of Chausa, who, because of his pre-occupation with the state matter, found it difficult to attend the instructional sitting held by the makhdoom. These letters have, therefore, been written as textual materials for a full-fledged instructional course in 'Tasawwuf' (Islamic spiritualism). Thus, taken as a whole, this collection of 'Hundred Letters' can be regarded as a unique text-book on 'Tasawwuf'. This collection has been received with great enthusiasm in the spiritual circles right from the days of the Makhdoom, it became an authoritative compendium on 'Tasawwuf' and has been in use for instructional courses in 'Khanquahs.' An extant copy of this book, the personal possession of Makhdoom Maulana Muzaffar Shams Balkhi, the most adored disciple of the Makhdoom, containing annotation written in his own hand, speaks volumes about this great work.

It may be noted that there has been relatively little tradition spiritual leaders, possibly because, in 'Tasawwuf', a disciple passes through experiences which may be exclusively personal needing direct guidance from the spiritual mentor. Indeed, there are some books available on the subject, such as 'Ghuniatual Talibeen' by Shaikh Abdul Quadir Jilani,'Ahyail Uloom' by Imam Ghazali, 'Aadabul Murideen' by Hazrat

Marfat.com

Ziauddin Abu Najeeb Suharwardy, 'Awariful Maarif' by Shaikh Shahabuddin Suharwardy, 'Kashful Mahjoob' by Hazrat Syed Ali Hajweri popularly known as Data Ganj Baksh and so on. Indeed, there have been the traditions of letter-writing by the spiritual leaders to their contemporaries/spiritual leaders, government functionaries and heads of state, as also to their disciples. One may, for example, refer to 'Kitab-al-Luma' and mystique predicateur a la Qarawiyn de Fes Abbad de Ronda (1332 - 1390) for details of such letters written by the 'Sufis' of the Chisti and Suharwardy Orders, such as Hazrat Nizamuddin Auliya, Syed Mohammad Hasan Gesu Draz, Syed Ashraf Jehangir Samnani, Abdul Quddus Gangohi, Hameeduddin Nagori etc.

Amongst the 'Sufis' of the Firdausia Order in India, the letters written by Makhdoomul Mulk, Shaikh Sharafuddin ibn Ahmad Yahya Maneri, occupy a special place, notable for style, content and the lucid and yet guarded expositions of many intricate matters of 'Tasawwuf'; these letters are educative both to the novice and the accomplished one in this subject. The letters of the Makhdoom's most adored disciple,Maulana Muzaffar Shams Balkhi (under publication by Firdausia Trust) and of the Makhdoom's second successor to his spiritual lineage, Makhdoom Hussain Nausha-e-Tauheed, the nephew of Maulana Muzaffar Shams Balkhi, deserve special mention (**Makhdoom Hussain's letters have been published in 1999 by Bazm-e-Firdausia Trust, Karachi).**

The 'Hundred Letters' written by Makhdoomul Mulk, as mentionedearlier, are, in fact, written as textual materials for instructional courses in 'Tasawwuf', and as such may be compared with Kashful Mahjoob written by Syed Ali Hajweri. While Kashful Mahjoob

Marfat.com

gives detailed expositions of the various schools of thought and also dwell upon some issues of Shariat, the 'Hundred Letters' are essentially instructional materials of practical interest to practising disciples.The 'Hundred Letters' as also other books authored by Makhdoomul Mulk, are written in the Persian language. Until half a century back, the Muslim leadership of India and Central Asia had little difficulty in following the Persian language. However, the situation is now hanged and there is a need for these works to be translated into other languages. It has already been rendered into Urdu language by no lesser authorities than Makhdoom's direct descendants belonging to the lineage of disciples of the Makhdoom's Khanquah. The book has already been translated and published in Bengali language. English translation first appeared in Gaya (Bihar) in 1908: a Hindu scholar did this. however, Father Paul Jackson in 1976, made special efforts to procure authentic copies of the original text, and in this search he discovered the personal copy of Maulana Muzaffar Shams Balkhi containing marginal annotation in Maulana's own hand.

Paul Jackson, a Christian missionary, was born in Brisbane, Australia in 1937. He attended a number of Catholic schools in Queensland and spent seven years at Marist Brothers College, Ashgrove, Brisbane. He joined Society of Jesus, Melbourne in 1956, came to Hazaribagh (Bihar, India) in 1960 on an assignment, served as a teacher for three and a half years, studied Hindi and served as a Head Master in a Hindi medium school in Mahesmundi and became a Chaplain in Grideh. He went to Delhi in 1972 ; there he studied Urdu and worked for his M.A. in History. Thereafter, he went to Shiraz in 1972 where he studied Persian; he

Marfat.com

returned back to Hazaribagh, and then went to Patna where he took up the translation of the 'Hundred Letters' for his Ph.D work, which is now already published. He has also translated Makhtoobat-e-Do Sadi with the name of "In quest of God." Which, two has been published, he also translated Khan-e-Pur Naemat. Presently Ma'adun-ul-Ma'anee is being translated by him.

Makhdoomul Mulk has had such a great influence amongst all the Sufi Orders that his works have had been attracting ever-increasing readership. The total number of works attributed to Makhdoomul Mulk is said to have been very large, and only some 35 are reported to be extant . Some of the ones already published are: ***Maktubaat-e-Sadi.*** **i.e. 'Hundred Letters'**; "***Maktoobaat-e-Do Sadi***; ***Maktoobaat-e-Bist-o-Hasht***; ***Ma'adun-ul-Ma'anee***; ***Shahrah-e-Aadab-ul-Murideen***; ***Fawaed-e-Rukni***; ***Irshaad-ut-Talibeen***; ***Irshad-us-Salikeen***; ***Fawaed-ul-Murideen***; ***Moonis-ul-Murideen***; ***Aurad-e-Sharafi***; ***Auraad-e-Ausat***; ***Aurad-e-Kalan***; ***Mukhkh-ul-Ma'ani***; ***Khaan-e-Pur Neamat***; ***Rahat-ul-quloob***."

Mukhdoomul-Mulk passed away at the age of about 121 years in the year 782 Hijri. May Allah grant him His favours, ' Aameen ! '

Marfat.com

راہِ ہدایت

ماخوذ از مکتوب گرامی ترجمہ حضرت امام احمد غزالیؒ

بنام

حضرت عین القضاۃ ہمدانیؒ

برائے اصلاح احوال معتقدین منگھو پیرؒ

Marfat.com

راہِ ہدایت کے روشن مینار

اہلِ محبت کے لیئے قرآن کریم کا یہ جملہ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ (اللہ تمہارے ساتھ ہے) ہزاروں جنت کے مقابلے میں نقد سودا ہے۔ کہ ایک دن ایک دیہاتی مدینہ آیا۔ دربارِ رسالتؐ میں حاضری دی۔ پھر عرض کیا۔ اے اللہ کے پیارے رسولؐ مجھے آپ سے بڑی محبت ہے لیکن میرا گھر مدینہ سے بہت دُور ہے۔ آپؐ میرے لیئے کیا فرماتے ہیں۔ سرکارِ دوجہاں نے ارشاد فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (ہر آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے) یعنی ہر شخص محبت کی بنا پر اپنے دوست کے ساتھ ہے خواہ جسمانی طور پر وہ کتنے ہی فاصلے پر کیوں نہ ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ظہور اسلام کے بعد سے مسلمانوں کو اتنی بڑی خوشی نصیب نہیں ہوئی تھی جتنی کہ اس روز اس حدیث کے سُننے کے بعد ہوئی۔ اور آتشِ محبت میں جلنے والوں کے لیئے آج بھی یہی حدیث زندگی کا سامان مہیا کرتی ہے۔

ماخوذ از مکتوبات

مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحیٰی منیری

Marfat.com

راہِ ہدایت

ماخوذ از مکتوب گرامی ترجمہ حضرت امام احمد غزالیؒ

بنام حضرت عین القضاہ ھمدانیؒ

برائے اصلاح احوال معتقدین منگھو پیرؒ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

سلام اللہ تعالیٰ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرزند اعز عین القضاۃ!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: "**اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝**" (بیشک یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف (وصل ولقا کے لئے) راستہ بنالے)۔

اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "**وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوْرًا ۝**"

(اور جو شخص آخرت چاہتا ہے اور اس کے لیے پوری کوشش کرتا ہے اس حال میں کہ وہ مؤمن بھی ہو چنانچہ یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش وکاوش لائق قبول ہوگی)۔

یہ بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے: "**وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝**"

(جس نے میرے ذکر اور میری یاد سے روگردانی کی اس کی زندگی نہایت مکدر اور تنگ کردی جائے گی، اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا بنا کر لائیں گے۔)

Marfat.com

یعنی اس آخری آیت میں وعید اور دھمکی ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے ذکرِ خدا سے اعراض وانحراف کیا ہے (اب تم ہی فیصلہ کرو کہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جو ندکور (خدا) سے منہ پھیر لیتا ہے۔

یَاسَیِّدَ الْکُبَرَآءِ قولاً مطلقاً شهدت بذلک اَلْسُنُ اَلْحُسَّادِ

(اے بڑے بڑے لوگوں کے سردار! مناسب اور اچھی بات کیجئے کیوں کہ حاسدوں کی زبانیں اس بات کی گواہ ہیں کہ اچھائی بھی حاسدوں کی حسد کے گمان کا ذریعہ ہوتی ہے)۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس علم (معرفت وحقیقت) سے آشنا فرمائے جو آپ کے لائق اور مناسب ہے اور اس سے کسبِ فیض کی توفیق عنایت کرے آپ پر اپنے اوامر شریعت کے رازہائے پنہاں کو آشکار افرمائے، شریعت کے نواہی سے گریز وپرہیز کرنے میں آپ کی بھرپور مدد ونصرت فرمائے، اپنے خاص فضل وکرم سے آپ کی گذر وبسر کا انتظام وانصرام کرے، امتحان، آزمائش، مصیبت اور پریشانی کے پُرفتن حالات سے آپ کو محفوظ رکھے، خواہشِ نفس اور ہوا وہوس سے نجات دے رحمتِ ایزدی آپ کے قلب اور آپ کے پیکر کی طرف مکمل اور اکمل طریقہ پر متوجہ رہے آپ کو سلامتی کے ساتھ پوری دُنیا میں مشہور ومعروف فرمائے۔ عزت وتکریم کے اختصاص سے مالا مال فرمائے، آپ کی حفاظت ورہنمائی کا وہ بذاتِ خود ذمہ دار اور کفیل ہو جائے اور وہ کسی حال میں بھی آپ کی حفاظت ونگہبانی اور آپ کی طرف اپنی رحمت وعنایت سے دستبردار نہ ہو۔ بے شک وہی ذات سب سے بڑا محافظ اور مددگار ہے اور اس کو اس بات پر پوری قدرت وطاقت حاصل ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ سے اعراض اور منہ پھیرنے کی علامت یقیناً یہی ہے کہ بندہ لاطائل اور لایعنی چیزوں میں مشغول ہو جائے، چنانچہ ہر وہ شخص جس کی عمر کی ایک گھڑی بھی اللہ تعالیٰ کے مقصدِ تخلیق کے علاوہ میں صرف واستعمال ہوتی ہو تو وہ شخص اس لائق ہے کہ اس کی امیدیں، آرزوئیں اور حسرتیں دراز اور لمبی ہوں اور مزید یہ کہ اسے طویل افسوس ہو، اور جس شخص کی عمر اس حال میں چالیس سال سے زیادہ ہوگئی ہو کہ اس کے شر اور برائی پر اس کے خیر اور اچھائی کا تسلط نہیں ہوا تو اس کو جہنم کی تیاری کر لینی چاہئے اور جس شخص کی عمر اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال کر دی ہو تو (اس کی کیا بات کی جائے) وہ عمرِ طبعی کی آخری حد میں پہنچ چکا ہے۔

چوں کہ آپ جو منتخب روزگار ہیں اللہ تعالیٰ طاعت وفرماں برداری کے ذریعہ آپ کی مدد فرمائے، آپ کا سینہ تائید ربانی کے لیے کشادہ ہے، آپ پند ونصیحت سننے والے، ہمت عالیہ کی کشش کو دل سے قبول کرنے والے، اور جان سے اخذ کرنے والے ہیں اور یہ جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے:

"ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ○" اسی لیے یہ راز کی باتیں آپ پر منکشف کی جارہی ہیں اور اس رازنامہ کے اسرار آپ پر کھولے جارہے ہیں۔

Marfat.com

سنئے! حق بولنے والوں کا لقمۂ سخن ہوا پرستوں کے حلق میں کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ جن کاموں سے منع کیا جاتا ہے وہ ان کی طبیعت کو محبوب ہوتا ہے، جن باتوں سے روکا جاتا ہے انہیں باتوں کی طرف حرص کا غلبہ ہوتا ہے اور جو چیزیں مکروہ ہیں وہی ان کو پسند آتی ہیں، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَوْمَنَعَ النَّاسَ عَنْ فَتِّ البَعْرَةِلفتُّوْهَا'' اگر لوگوں کو اونٹ کی مینگنی توڑنے سے منع کیا جاتا تو لوگ اسے بھی ضرور توڑتے اور صحابۂ کرام رضوان اللہ اجمعین نے بھی فرمایا ہے: ''مَانُهِيْنَا اِلاَّ وَفِيْهِ شَيْءٌ'' ہم لوگوں کے لیے جو چیز بھی ممنوع ہے اس میں کوئی نہ کوئی حکمت اور راز ہے۔

حق بولنے والوں کی محبت ایسی کلی ہے جو ہر درخت پر نہیں کھلتی اور ایسا نور ہے جو نفحاتِ قدم پر اعتراض اور روک لگانے والوں کے چراغ داں میں روشن نہیں ہوتا ؎

ہر دلشدۂ شعر دل آویز نگوید ہر گمشدۂ راہ خرابات نپوید

(ہر افسردہ دل ایسا شعر نہیں کہہ سکتا جو دلچسپ ہو اور ہر بھٹکا ہوا مسافر میخانہ نہیں پہنچ سکتا)۔ نصیحت کا معاملہ یہ ہے کہ اس سے سوئے ہوئے دلوں کو جگایا جا سکتا ہے لیکن مردہ دلوں کو کسی طرح کا فائدہ نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اور یہ قول مشہور ہے کہ ''اِنَّ قَوْلَ الْحَقِّ لَمْ يَتْرُکْ لِیْ صِدِّيْقاً'' بیشک حق بات بولنے کی وجہ سے میرا کوئی دوست نہیں رہا اور یہ بھی ہے کہ ''اَخُوکَ مَنْ حَذَّرَکَ مِنَ الذَّنُوبِ'' تمہارا بھائی تو وہ ہے جو تمہیں گناہوں سے ڈراتا اور بچاتا رہے۔

حضرت عمرؓ کے جیسی مردانگی چاہئے جو دن میں سنتے ''اَوَّلُ يُسَلِّمُ عَلَيهِ الرَّبُّ'' پہلا شخص وہ ہے جسے رب کائنات سلام کرتا ہے اور رات میں حضرت حذیفہؓ کے گھر جاتے اور دریافت کرتے ''هَلْ ذَکَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَعَ الْمُنَافِقِيْنَ'' کیا میرا بھی تذکرہ اللہ کے رسول نے منافقین کے ساتھ کیا ہے؟ اور پھر دن میں حضرت کعب احبارؓ سے کہتے ''خَوِّفْنِیْ مِنَ النَّارِيَااِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ'' اے مسلمانوں کے امام! آپ مجھے جہنم کی آگ سے ڈرائیں۔

گہ در بر تو بپادشاہی مانم گہ بر در تو بداد خواہی مانم

(کبھی میں آپ کے سامنے بادشاہ بن کر رہتا ہوں اور کبھی آپ کے آستانہ پر دادخواہی کے لیے حاضر ہو جاتا ہوں)

خوف ایمان کا حصار ہے اور امید مرید کی سواری۔ ''وَلاَخَيْرَفِيْمَنْ اِذَازُجِرَلَمْ يَنْزَجِرْ'' (اس آدمی کی ذات میں کوئی بھلائی نہیں جسے کسی بات سے روکا گیا اور وہ نہ رکے)

Marfat.com

لَقَدْ صِرْتَ مَقْنَاطِيْسنا فَقُلُوْبنَا — لِجَذْبِکَ اِیَّاھَا اِلَیکَ تَسِیْرُ

(اے محبوب! آپ کی ذات ہمارے لیے مقناطیس ہے چنانچہ آپ کی محبت کی کشش نے ہمارے دل کو ایسا فریفتہ کرلیا ہے کہ آپ کے بغیر اسے چین نہیں۔)

بے شک روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے برتن ہیں مگر وہ سونا چاندی کے نہیں۔ بلکہ وہ انسانی قلوب ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں۔ خاص کر وہ دل جو نرم، صاف، شفاف اور مضبوط ہیں۔ اور ان کے دل کی مضبوطی وصلابت دین کے معاملہ میں ہے اور ان کے دل کی صفائی یقین کے معاملہ میں ہے اور ان کے دل کی ترقی مسلمانوں کی خاطر ہے۔

اے عزیز الوجود! آپ کو معلوم ہو کہ دل کی تختی سے اغیار کے نقش کو مٹا دینا یہی ارادت کی پہلی منزل ہے۔ ساری عوام اس فکر میں ہے کہ ایک کو دو کر دیا جائے اور خواص اس فکر میں ہیں کہ ہزار کو ایک ثابت کر دیں۔

"وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمَ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَیِّ وَادٍ اَهْلَکَهٗ" (جس نے بہ تکلف غموں کو ظاہر کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کو پرواہ نہیں ہے کہ وہ کسی وادی میں اس کو ہلاک کردے)۔ آخر کس اعتماد پر یہ غرور ہے؟ "عَسٰۤی اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝" (شاید کہ ان کی موت کا وقت قریب آچکا ہے، تو اس قرآن کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے) ہوسکتا ہے کہ اچانک کسی وقت موت آجائے اور سارے کام ادھورے اور غیر مکمل رہ جائیں تو اس وقت کوئی عذر کام نہ آئے گا۔

یَاراقد اللّیل مسروراً باوّله — انّ الحوادث قدیطْرُقْنَ اَسْحاراً

(اے رات کو سونے والے اور اوّل شب سے لطف اندوز ہوکر خوش ہونے والے تم کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ بے شک حوادث وآلام کبھی کبھی صبح دروازے پر دستک دیتے ہیں)۔

لایغرنک عشاء ساکن — قدیواتی بالمنیات السحر

(کہیں تمہیں پُرسکون رات دھوکہ میں نہ ڈال رکھے، کبھی کبھی آخر شب پیام موت لے کر آتی ہے)

"اِذَاوقعَتِ الواقِعَةُ" (جب قیامت ہوپڑے گی) یقین ہے اور "اِنَّ بطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْد" (بے شک تیرے رب کی پکڑ نہایت سخت ہے)۔ دین ہے، کسی چیز کے لیے تمام چیزوں سے پیچھے رہنا تاوان ہے اور باقی پر فانی کو اختیار کرنا ثمرۂ ندامت ہے۔

Marfat.com

گر عشق حق خویش طلب خواہد کرد　　بس مدعیاں را کہ ادب خواہد کرد

(اگر عشق اپنا حق مانگنے لگے تو پھر دعویداروں کو ادب کون سکھائے گا)۔

زبان صدق کی گذرگاہ ہے اور دل عشق کی قرارگاہ۔ "اَغْلق علی نفسک باب الحجة وافتح علی قلبک باب الحاجة" (اپنے نفس پر حجت کے دروازے بند کرلو اور اپنے قلب پر حاجت کے دروازے کھول دو کوئی حیلہ بہانہ نہ کرو، کسی طرح کا رخنہ نہ ڈالو، اس لیے کہ اگر مقبول بارگاہ کے لیے "لَهُمُ الْبُشْرىٰ" ہے تو مردود بارگاہ کے لیے "لابُشْرىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِيْنَ" بھی موجود ہے، اگر اُن کا بیان "سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ" کے ساتھ کیا گیا ہے تو اِن کی نشانی "يُعْرِفُوْنَ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ" بتائی گئی ہے۔ یعنی (مومنوں کے چہرے میں سجدے کے نشانات کی علامت ہوگی اور گنہگاروں کو ان کے چہرہ سے پہچان لیا جائے گا۔ ایسی صورت میں "فَلاتُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَاَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى" (تم اپنی خوبیوں کو مت بتاؤ، وہ خوب جانتا ہے کہ کون پرہیز گار ہے) خودپسند نہیں ہونا چاہئے بلکہ خدا پسند ہونا چاہئے، اگر تم اپنے آپ کو چھپالو گے لیکن اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتے۔ "لاتَتَبَهْرَجُوْا فَاِنَّ النَّاقِدَ بَصِيْر" یعنی تکبر مت کرو اس لیے کہ پرکھنے والی ذات خوب کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔

یارم نکند غلط شماری کہ کند　　جوری نکند در اختیاری کہ کند

(میرا محبوب وہ نہیں ہے جو کسی بات کا غلط اندازہ لگالے وہ تو اختیار رہتے ہوئے بھی ظلم نہیں کرتا)۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ایک روز نماز شروع ہونے کے وقت میں نے لوگوں سے کہا "اِسْتَوُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰه" (اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر رحم فرمائے تم لوگ صفیں سیدھی کرلو) تو ندا آئی "هَلِ اسْتَوَيْتَ اَنْتَ حَتّٰى تَاْمُرُ النَّاسَ بِالْاِسْتِوَاءِ اِنْ لَّمْ يَعْرِفُكَ هٰؤُلاءِ فَانَا لاَعْرِفُكَ" (کیا تو بالکل سیدھا ہوگیا ہے جو تو لوگوں کو سیدھا ہونے کا حکم صادر کررہا ہے اگر تمہارے یہ مقتدی لوگ تمہیں نہیں جانتے ہیں بہر حال میں تو تمہیں خوب جانتا ہوں) اور یہ کہا بھی جاتا ہے کہ "لاتَغْتَرّ بِثَنَاءِ النَّاسِ فَاِنَّ الْعَاقِبَةَ مُبْهَمَةٌ" (لوگوں کی تعریف سے دھوکہ میں مت آنا کیوں کہ انجام واضح نہیں ہے

مسکین دل من گرچہ فراواں داند　　در دانشِ عاقبت فرد می ماند

Marfat.com

(میرا مسکین دل اگر چہ علم کا بحر بیکراں ہے لیکن عاقبت کیسی ہوگی اس کی جانکاری اس بیچارے کو نہیں ہے) بہت سارے آشنا ایسے ہیں جو کل قیامت کے دن بیگانہ بنا کر سامنے لائے جائیں گے۔ "**مَا اَغْفَلَ الْخَلْقَ عَنِ اللّٰهِ وَمَا اَجْلٰى الطَّرِيقَ اِلَى اللّٰهِ**" (جس نے مخلوق کو اللہ سے غافل کرنے کا کام انجام دیا اور جس نے اللہ کی صحیح راہ نہ پائی) اس بات میں لگے رہئے کہ روانی آگے بڑھتی جائے اور پونجی و سرمایہ کے خریدار میں اضافہ ہوتا جائے۔ "**فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا**" (جس نے دیکھا تو اپنے لیے اور جو اندھا رہا تو وہ بھی اپنے لیے) جانتے ہیں حسرت وندامت کا دن کون سا ہے؟ "**اِنْ قُضِيَ الاَمْرُ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ وَهُمْ لاَ يُؤْمِنُوْنَ**" (اس وقت کو یاد کرو جب قیامت کے دن معاملہ کا فیصلہ ہوگا۔ ابھی وہ بھول میں پڑے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لا رہے ہیں)۔ اس دن اگر رد کر دیئے گئے تو پھر کوئی عبادت اس وقت کام نہ آئے گی۔

مَنْ لَمْ يَكن للوصال اهلاً   فكل احسانه ذنوب

(جو عاشق محبوب سے وصل اور تعلق کے قابل نہیں اس کی ساری محنتیں اور احسانات گناہ ہی گناہ ہیں)

ہاں! "**يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ**" (اللہ ان کو چاہتا ہے اور وہ اللہ کو چاہتے ہیں) کی قبولیت کا شرف اگر حاصل ہو جائے تو اس وقت کسی معصیت کا خوف نہیں ہوگا۔

فی وجهه شافع يمحو أسائته   عن القلوب ويأتی بالمعاذير

(اس کی معذرت خواہی، دادرسی اور فریادرسی والا چہرہ لوگوں کے دلوں سے اس کی برائیوں اور خرابیوں کو مٹا دیتا ہے)

ضروری جرم کو حلم و بردباری کے پردہ میں چھپا لیتے ہیں، "**ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ**" (اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں)۔ اور غیر ضروری جرم کرنے والا اپنے ہی معاملات میں سرگرداں رہتا ہے "**نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ**" (جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا اللہ نے ان کو بالکل بھلا دیا)۔

ان ابرم المولىٰ بخدمة عبده   تجنّىٰ له ذنباً وليس له ذنب

(جب اپنے غلام کی خدمت سے آقا تنگ دل ہو جاتا ہے تو بے قصوری کے باوجود اس کے قصور اور گناہ کی تلاش میں رہتا ہے)۔

صانع کی بارگاہ سے علت اور غرض بہت دور ہے اس کے دربار میں عنایت، عمل کے عوض فروخت نہیں ہوتی۔ "**رِضَى الْمُتَجَنّٰى غَايَةً لَاتُدْرَكُ**" (بہ تکلف گنہگار کے معاف کرنے اور اس سے راضی ہونے کی بھی ایک آخری انتہا ہے جس کی حد تک پہنچنا آسان نہیں) غیر ضروری درد کا کوئی علاج نہیں۔ اور مردودِ بارگاہ کی حسرت کی کوئی حد نہیں۔

Marfat.com

یاری دارم کہ سرفرازی دارد   بردوش ردائے بے نیازی دارد

(میرا محبوب جو صاحب عزووقار ہے اپنے کاندھے پر بے نیازی کی چادر رکھتا ہے)۔ **"اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ"** (کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہے) کو سمجھیے **"فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ"** (چنانچہ جن کے دل سخت ہیں ان کے لیے خرابی ہے) کو پڑھیے **"كُلُّ مَنْ عَلَيْهَافَانٍ"** (جو کوئی اس سرزمین میں ہے وہ فنا ہونے والا ہے) کو دیکھیے **"كَمْ اَهْلَكْنَاقَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُوْنِ"** (ان سے قبل والی صدیوں میں بہت سے لوگوں کو میں نے غارت کر کے رکھ دیا ہے) کو شمار کیجیے رات کی موت سے ڈرنا شرط ہے اور قبر کی تنہائی کو یاد کرنا قانونِ شریعت ہے یہ سب اُس دن سے پہلے ہو جائے جب یہ کہے گا **"یالیتنااَطَعْنَااللّٰهَ وَاَطَعْنَاالرَّسولاَ"** (اے کاش کہ ہم لوگوں نے اللہ اور رسول کی بات مانی ہوتی) ملک الموت کے آنے سے پہلے اور اس دن سے پہلے جب یہ کہنا کوئی فائدہ نہیں دے گا کہ کاش میں اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی بجا آوری کرتا۔ جب یہ درخواست ہوگی کہ **"لولاَ اَخرتنی اِلی اجل قریب"** (کیوں نہیں تھوڑی مدت تک مجھے ڈھیل دی) تو اس وقت جواب ملے گا **"الآنَ وقدعصَيْتَ قبل وكنتَ من المفسدينَ"** (اب یہ بات کہتے ہو! اس سے پہلے تم نافرمانی پر آمادہ رہے اور شر و فساد مچاتے رہے) یوں ڈانٹ پڑے گی **"اَوَلَمْ تكونوا اَقسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَالَكُمْ منْ زَوَالٍ"** (کیا تم پہلے قسم نہ کھاتے تھے کہ تم دُنیا سے نہیں ٹلو گے) اور یوں ندا ہوگی **"وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَايَشْتَهُوْنَ"** (ان میں اور ان کی آرزوؤں و تمناؤں میں رکاوٹ پڑ گئی)۔

كَمْ من جبالٍ قَدْ علاشر فاتها   وعال فزالو اوالجبال جبال

(بہت سے پہاڑ ہیں جن کی چوٹیاں بلند ہیں مگر چوٹیاں تو کھسکتی رہتی ہیں اور پہاڑ اپنی جگہ پر اٹل رہتے ہیں)۔ ملک الموت کو کثرت سے یاد کرو یہی حکم ہے اور موت ہی نصیحت کے لئے کافی ہے۔ آج تو ہم لوگ گھروں میں ہیں مگر کل قبروں میں ہوں گے۔

مَاذَا تَقُوْلُ اِذَا دُعِيْتَ فَلَمْ تَجِبْ   واذا سئلتَ وانتَ فی الغمرات

(تمہارا کیا حال ہے کہ جب تمہیں آواز دی جائے تو تم جواب سے قاصر رہو گے اور جب تم سے پوچھا جائے گا تو تم موت و حیات کی کشمکش میں ہوں گے)۔

Marfat.com

مَاذَا تقولُ وليس عندک حجة **اذلو اتاک مُنغِّصُ اللّذات**

(تمہاری کیارائے ہے اس پرآشوب اور پُرفتن وقت کے بارے میں جب تمہارے پاس موت کا فرشتہ آجائے اور اس سے بچنے کے لیے تمہارے پاس کوئی حجت ودلیل نہیں ہوگی)۔ **"اَلاَ اِلیٰ اللّٰهِ تَصِيرُ الاُمُور"** (سن لو! سب کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے)۔

تارہبر تو نفس بدآموز بود **کارِ تو پندار کہ فیروز بود**
درظلمتِ غفلتی ودرخوابِ غرور **ترسم کوچو بیدار شوی روز بود**

ا۔(جب تک برائی کا سبق دینے والا نفس تمہاری رہنمائی کرتا رہے گا سمجھ لو کہ تمہارے معاملات کامرانی وکامیابی سے بہت دور ہیں۔
۲۔(تم غفلت کی تاریکی اور غرور کی نیند میں پڑے ہو اور مجھے اس بات کا ڈر لگا ہوا ہے کہ جب تم بیدار ہوگے تو اس وقت تک دن اٹھ چکا ہوگا)۔

حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ کی صاحبزادی نے اپنے والد بزرگوار کو جب روتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا اے ابا جان! آپ پر کیا افتاد آئی اور آپ کو کیا پریشانی لاحق ہوئی جو رو رہے ہیں؟ جناب عمرؒ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے (غضب رسیدہ) قوم کی واپسی کی یاد مجھے اس آیت **"فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيْر"** (ایک فریق جنت میں اور ایک فریق جہنم میں ہوگی) کے پس منظر میں آنے لگی۔ کتنا بھلا ہوگا کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے نزدیک اور ہمارے گردوپیش والے اللہ سے دور ومہجور ہوں گے۔

اپنا محاسبہ کرتے رہیے اور کامیابی کے ساتھ آجایئے۔ خلوت میں تمام مقامات روحانیہ کا طئے کرنا آسان ہے۔ لگے رہیے، یہاں تک کہ عدل وانصاف کی کسوٹی سامنے آجائے۔ سارے لوگ رات کی نیند میں ہیں۔ ان کی صبح موت ہے، ان کا سویرا قیامت ہوگا اور اشراق بہشت میں **"لَوْ كُشِفَ الْغِطَآءَ مَاازْدَدْتُ يَقِيْناً"** (پردۂ راز کو اگر کھول دیا جائے تو میرے یقین کی کیفیت میں اضافہ ہی ہوگا) ساکنانِ روز کا یہ دعویٰ ہے: **"وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ"** (قسم ہے رات کی جب جانے لگے) کو "لا" میں دیکھنا ہے اور **"وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ"** (اور قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لے) کو "الّا" میں دیکھنا ہے۔
ہمارے ساتھ بیگانگی اور خواہشات کے ساتھ آشنائی یہ صاحبِ بصیرت کا کام نہیں۔

Marfat.com

کاری بمراد خواہی و دین درست | این ہر دو نباشد نہ فلک بندہ تست

(چاہتے ہو کہ تمہارا کام تمہاری مراد کے مطابق ہو اور دین بھی سلامت رہے یہ دونوں کام ایک ساتھ نہیں ہو سکتے اور نہ آسمان تمہارا بندہ ہو سکتا ہے)۔

جو عقل سے خالی ہے وہی شراب کا عادی ہے۔ بہت سے فقہ کے واقفِ کار، فقیہ نہیں ہوتے، یا تو دینی واعظ چاہیے یا پھر عقلی ڈانٹ ڈپھٹکار کرنے والا۔ غفلت کا جو معاملہ دلوں کے ساتھ ہوتا ہے ویسا معاملہ دوزخ بھی بیگانوں کے ساتھ نہیں کرتا۔

سوف تری اذا انجلی الغبار | أفرس تحتک أم حمار

(عنقریب جب گرد وغبار چھٹیں گے تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ جس سواری پر تم سوار ہو وہ گدھا ہے یا گھوڑا)۔

حاصل کن ازیں جہان فانی ہنری | غافل منشیں زخویش چوں بے خبری

چوں بنشیند غبار شک بر خیزد | کاسپست برزیر رانت یالاشہ خری

(اس عالمِ فانی میں رہ کر ہنر سیکھ لیجئے، بے خبر لوگوں کی طرح غفلت میں پڑے نہ رہئے۔ جب گرد وغبار بیٹھ جائے گا تو اس وقت اس بات کا شک زائل ہو جائے گا کہ تمہاری ران کے نیچے گھوڑا ہے یا گدھا)۔

اسی طرح ملکی کام کو چلاتا ہے اور جو ابتدا ہی میں اپنے کاموں پر غرور کرنے لگا اس کا ملک ہلاک ہو گیا۔

جہاں خوش است ولیکن زوال مالک اوست | بقا خوش است ولیکن زوال مالک اوست

(یہ دُنیا اچھی جگہ ہے اور یہاں کی بقا بھی اچھی ہے لیکن جو بھی اس کا مالک بنتا ہے اس کے لیے زوال ہی زوال ہے)۔

حکایت

ایک عالم دین کسی بادشاہ کے بیٹے کے انتقال پر بادشاہ کے پاس تعزیت کے لیے گئے اور کہا **"مَاتَ ابنُکَ وھوفرعک ومات ابوک وھوأصلک ومات أخوک وھومنک فماتنظربعد فناء الأصل والفرع والمثل"** (تیرا بیٹا مر گیا جب کہ وہ تیری شاخ ہے، تیرا باپ بھی انتقال کر گیا جب کہ وہ تیری اصل جڑ تھا، تیرا بھائی بھی رخصت ہو گیا جب کہ وہ تیری طرح تھا چنانچہ تم ہی بتاؤ کہ اپنی اصل، فرع اور مثل کے خاتمہ کے بعد اب کس کا انتظار کر رہے ہو؟ دیکھو! اگر یہی حال رہا تو اس جسارت کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔

Marfat.com

روزی کہ صف سپہ بروں خواہد شد | بس چشم کہ آن چشمۂ خوں خواہد شد

(جس دن سپاہیوں کی جماعت باہر آئے گی اُس دن بہت ساری آنکھیں خون کا جھرنا بن جائیں گی)۔

تم لوگوں کو زادِ راہ لینے کا حکم دے دیا گیا ہے اور تم سب کے درمیان کوچ کرنے کی منادی کرادی گئی ہے تم سے پہلے کے لوگ تمہارے آئندہ لوگوں کی خاطر موت کے جیل خانہ میں ڈال دیئے گئے ہیں اور تم لوگ ابھی تک لہو ولعب میں زندگی گذار رہے ہو۔ حضرات اربابِ صدق اپنے بارے میں اُس وعید **"لِيَسْئَلَ الصَّادِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ"** (تاکہ ان کے سچ کے بارے میں اللہ سچوں سے دریافت کرے) کی پکڑ سے ڈر رہے ہیں اور حضرات اصحابِ طاعت اپنے متعلق اس مقولہ **"وَالْمُخْلَصُوْنَ عَلٰی خَطَرٍ عَظِيْمٍ"** (مخلص لوگ ایک عظیم خطرہ میں مبتلا ہوں گے) کے ڈر سے خوف زدہ ہیں۔ سارے موجودات قیامت کی دہشت سے خوف زدہ ہو کر اس تمنا میں ہیں کہ کاش وہ عالمِ وجود میں نہ آتے بلکہ عدم ہی میں رہتے۔ خجالت ومستی کی گوشمالی سے پامال ہیں اپنی جہالت کے جنگل میں گر پڑ رہے ہیں، اور ان کی غفلت کا خول فرسودگی کے صحرا میں بے ہوش پڑا ہے۔ حیران وپریشانی اور نشہ ومستی نہ مسلمانی نہ نصرانی، اعمال سے مفلس، احوال سے فارغ، معانی سے خالی اور ہوا وہوس کے تابع ہوتے ہیں، زبان سے مسلم ہیں اور دل سے مشرک **"وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا"** (جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا اور بہت بڑا گمراہ ہوگا)۔ جب تک **"لِمَنِ الْمُلْكُ"** کی ندا ان کے کانوں میں نہیں پہنچے گی بیدار نہیں ہوں گے۔ جب گھر کے گھر سارے تباہ وبرباد ہوگئے، دس ماہ کی حاملہ اونٹنیوں نے بچے جن دیئے شراب کی لذت، خمار اور مستی بھی جاتی رہی۔

دردا و دریغا کہ ازیں خاست ونشست | خاکیست مرا بر سر و بادیست بدست

(ہائے افسوس! اس اٹھا بیٹھی سے میرے سر پر خاک کے سوا اور کچھ مجھے حاصل نہ ہوا)۔

حکایت

حجاج بن یوسف ایک روز منبر سے تقریر میں کہہ رہے تھے **"اِنَّ شَمْسَكُمْ هٰذِهٖ شَمْسُ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ طَلَعَتْ عَلٰی قُصُوْرِهِمْ ثُمَّ طَلَعَتْ عَلٰی قُبُوْرِهِمْ"** (تم لوگوں کا سورج وہی سورج ہے جو فرعون وہامان کے محلات پر طلوع ہوا پھر ان لوگوں کی قبروں پر بھی طلوع ہوا)۔

Marfat.com

رَاَیتُ الدّھرَ مُختَلِفاً یَدُورُ　　فَلاَ حُزنٌ یَدُومُ وَلاَ سُرُورُ
وَشَدَّتِ الملوکُ بِھاَ قصورا　　فَمَابَقِیَ الملوکُ وَلاَالقصور

(زمانہ کو میں نے مختلف انداز سے گردش کرتے ہوئے دیکھا ہے، چنانچہ نہ کوئی غم ہمیشہ رہتا ہے اور نہ کوئی خوشی۔ بادشاہوں نے اس دنیا میں بہت سارے محلات بنائے لیکن نہ بادشاہی رہے اور نہ محلات ہی رہے)۔

شرمندگی ظالم کو ہوتی ہے، مظلوم محفوظ رہتا ہے، اگر چہ ایک دانہ غنی کے پاس نہیں ہوتا مگر وہ قناعت پسند ہوتا ہے اور لالچی اگر پوری دنیا کا مالک بن جائے پھر بھی وہ فقیر ہی رہتا ہے۔

حضرت یحیٰی معاذ رازیؒ فرماتے ہیں، لوگ دنیا کی رسوائی کے خوف سے آخرت کی رسوائی کے شکار ہوئے)۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو بطور وصیت کہا یقیناً حق بات گراں اور سخت ہونے کے ساتھ ساتھ کڑوی بھی ہوتی ہے اور غلط بات معمولی و ہلکی ہونے کے ساتھ ساتھ خرابیوں کا مجموعہ ہوتی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ رات میں اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق ہے جسے وہ دن میں قبول نہیں کرتا۔ اور دن میں اسکا بندوں پر حق ہے جسے رات میں قبول نہیں کرتا۔ اگر تم سب کے ساتھ انصاف کرو گے تو کسی ایک پر تم سے ظلم بھی ہوگا۔ تمہارا یہ ظلم عدل و انصاف کے قائم کرنے کے لئے ہوگا۔

ستم نامۂ عزل شاہاں بود　　چو درد دل بیگناہان بود

(جب بے گناہوں کے دل میں درد پیدا ہوتا ہے تو اس وقت بادشاہوں کا ستم نامہ جاری ہوتا ہے)

مرد کو چاہئے کہ وہ عشق کے دریا میں غوطے لگائے اگر محبت و شفقت کی لہریں لطف و کرم کے ساحل پر پہنچا دیں تو "**فَقَدْفَازَفَوْزاًعَظِیْماً**" (یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی)۔ اور اگر اس کے دریائے قہر کا گھڑیال گہرائی میں لے کر چلا جائے "**فَقَدْوَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہ**" (چنانچہ اس کا اجر اللہ کے نزدیک مقرر اور طے ہو چکا ہے) جب تمہارے معاملات پر کوئی اپنی زبان نہیں کھول سکا تو میں بولنے والا کون ہوں۔

حکایت

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھے جو برسہا برس سے عبادت میں لگے رہتے اور اس رب لم یزل ولا یزال کا جلوہ خلوت میں دیکھنے کی تمنا کرتے، اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو یہ پیغام لے کر ان کے پاس بھیجا کہ وہ بے فائدہ محنت کر رہا ہے وہ ہمارے لائق تو ہے نہیں اس کی جگہ تو جہنم ہے۔ انہوں نے یہ پیغام سن کر کہا میرا کام بندگی ہے خداوندی میرا کام نہیں یہ سب وہ جانے۔ فرشتہ نے

Marfat.com

کثرت سے رونا بہت نفع بخش ہے اس کے برعکس زیادہ ہنسنا منع ہے اور قرآن بھی یہی کہتا ہے " فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلاً وَلْيَبْكُوا كَثِيراً" (چنانچہ ہنسو کم اور روؤ زیادہ)۔ "مَنْ يُرِدُ اللّٰهُ بِهِ خَيراً أَعْطَاهُ عَيْنَيْنِ هَطَالَتَيْنِ" (جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دوزار وقطار رونے والی آنکھیں عطا کرتا ہے) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین آنکھوں کے لیے آگ حرام ہے، ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہے، دوسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے محفوظ رہے اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے آنسو بہاتی ہو۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تم لوگ بار بار اپنی آنکھوں کو اشکبار کرو اور دلوں کو تفکر الٰہی میں لگاؤ۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے سجدہ کرنے والے سے فرمایا کہ یہ تو سجدہ ہے، بتاؤ کہ آہ و بکاء کہاں ہے؟ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ گنہگاروں کے آنسو سے خدا کا غضب ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے چہرے پر رونے کی کثرت سے دو کالے نشانات پڑ گئے تھے۔ یہ ذوق کی باتیں ہیں کوئی عبارت آرائی نہیں۔ اور یہ وہ باتیں ہیں جن کو چکھ کر ہی سمجھ سکتے ہیں اشارے کنائے میں نہیں۔ جو بھی ان باتوں کو بے وقار اور بے معنی کہتا ہے اس کا اہلِ معرفت کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔ جب مذاق اڑانے والے مذاق اڑائیں تو تم اپنی دونوں آنکھوں میں حزن وملال کا سرمہ لگالو جب سونے والے سو جائیں تو تم بیدار ہو جاؤ لوگوں میں سب سے زیادہ نرم دل اور نرم طبیعت وہ ہیں جن کے گناہ ھی کم ہیں۔ تقدیر کے معزول ہونے سے پہلے مغفرت کی طرف دوڑنے کی کوشش کرو اس لیے کہ قلب باتوں کو محفوظ کرنے کے کام میں مشغول ہے۔ خامۂ تقدیر جاری وساری ہے۔ دُعائیں لائق سماعت ہیں توبہ قیامت کی آمد سے قبل تک قابل قبول ہے۔ چنانچہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جو شخص حقوق الٰہی کو اپنی کم عمری میں ضائع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاپے میں برباد کردے گا اور جو راز دارانہ طور پر اللہ کی شان میں خیانت کرے گا اللہ تعالیٰ کی اس کے بھید کو علانیہ طور پر فاش فرمادے گا۔

لا تَذر عاجل السرور و بادر فعساه یعود أول ایعود

(مسرت وشادمانی کی جلد بازی کرنے والے تم اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دو بلکہ سبقت سے کام لو کیوں کہ پتہ نہیں اس طرح کا حسین موقع پھر آئے یا نہیں بھی آئے)۔

تین خصلتیں ایسی ہیں جو انسان کی ہلاکت کا سبب بنتی ہیں

۱: ایسی بخالت جس کو بخوشی کیا جائے۔

۲: نفس کی وہ خواہش جس کی پیروی کو مناسب سمجھا جائے۔

۳: آدمی کے اندر اپنے بارے میں خوش گمانی اور غرور پیدا ہو جائے۔

Marfat.com

لعبی دگر از پردہ بروں آوردی   بس بوالعجبہا کہ پس پردۂ تست

(آپ نے پردہ کے پیچھے سے ایک دوسرا ہی کھیل باہر لایا، آپ کے پردہ کے پیچھے تو بہت ساری تعجب خیز چیزیں ہیں)۔

سمجھ لیجئے کہ ساری پاکیاں آلائش ہی آلائش ہیں۔ قیامت کے دن حضرت یحیٰ بن زکریا علیہما السلام سامنے لائے جائیں گے۔ ان کے اعمال نامہ میں کسی طرح کا گناہ نہیں ہوگا۔ ان کو پیشی کے کورٹ پر رکھا جائے گا تا کہ گنہگاروں کا حساب لیا جائے۔

سہر العیون بغیر وجھک باطل   وبکاؤھن بغیر فقدک ضائع

(تیری رضا کے بغیر آنکھوں کا ساری رات جاگنا بے کار ہے اور تجھے کھوئے بغیر آنکھوں کا زارزار رونا بھی لا حاصل ہے)

ایسا گناہ جس کے بغیر رونا آتا ہو وہ ایسی طاعت سے بہتر ہے جو آدمی کو نڈر بنا دے اور اللہ تعالیٰ ضعیف و کمزور کو بھی ایسی مدد پہنچاتا ہے جس سے قوی و طاقتور کو بھی تعجب ہوتا ہے)۔

نوریؒ کہتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک شرابی تھا اس کا انتقال ہو گیا اور میں اس کے جنازہ میں نہیں گیا تو خواب میں دیکھا کہ اگر اپنی نجات چاہتے ہو تو اس کی قبر پر جاؤ۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ آخر اس کے احوال کیا تھے اور اس کے معاملات کیسے تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ انتقال کے وقت اس کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا رہی تھیں اور اس کی زبان پر یہ کلمات تھے **"یَامَنْ لَهُ الدُّنْیَاوَالْاٰخِرَةَ اِرْحَمْ مَنْ لاَ لَهُ الدُّنْیَاوَلاَ الْاٰخِرَة"** (اے دنیا و آخرت کے مالک! آپ اس فقیر بے نوا پر رحم کیجئے جس کے لیے نہ دُنیا ہے اور نہ آخرت ہے)۔

اس دل کی خوشی کو کیا کہنا جس دل میں آپ کا غم ہو۔ اے خدا! جنید و شبلیؒ کو معاف کر دینا بہت بڑا کارنامہ نہیں ہے ہاں! میرے جیسے رسوا پر رحم کرنا یہی بہت بڑا کرم ہے۔ ہتھیار ڈال دو تا کہ بندہ بن جاؤ اور بندہ بھی ایسے بن جاؤ کہ تو، تو نہ رہے، خراب زمین پر ٹیکس نہیں لگتا۔ بندگی یہ ہے کہ تم وہ کام کرو جس سے وہ راضی ہو جائے یا تم اس کے کام سے راضی ہو جاؤ۔ اس بات پر یقین رکھو کہ اس راہ میں غم واندوہ سے زیادہ نفع بخش اور کوئی چیز نہیں۔ **"وَمَنْ یُّرِدِاللّٰهُ بِهِ خَیرًا جَعَلَ فِیْ قَلْبِهِ نَائِحَة"** اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اس کے دل میں آہ و فغاں کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی قوم میں کوئی غمزدہ آدمی روتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے رونے کی وجہ سے اس قوم پر رحم فرماتے ہیں، غم گناہوں کو معاف کراتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر غم زدہ دل اور شکستہ دل سے محبت فرماتا ہے۔ خواجۂ کائنات ﷺ کی یہ صفت مشہور و معروف ہے کہ آپ ہمیشہ حزن و غم اور فکر میں ڈوبے رہتے اور یہ بات آخرت کے خوف سے پیدا ہوتی ہے۔

Marfat.com

روز یکہ بدروازۂ کوئے تو رسم　　　　گوی بمرادِ دل رسم یا نرسم

(جس دن آپ کی گلی کے دروازے پر پہنچ جاؤں گا اس دن بھی میں اس فکر میں رہوں گا کہ آپ تک رسائی ہوگی یا نہیں میرے مراد پوری ہوگی یا نہیں)۔

جو صاحبِ درد ہیں وہی درد والوں کا حال جانتے ہیں اور درد والا ہی درد کا حال بیان کرسکتا ہے۔ منبر کا حال معلوم کہ جب کھجور کے اس تنا نے حالتِ بے قراری میں نالہ وفریاد کرنا شروع کیا تو حکم آیا کہ حنانا کو گلے لگا لیجئے اس لیے کہ غمزدہ نالہ وفریاد کی بڑی قدر ہے "وَاطْرَقُوْا وَاتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ" (نیک طریقہ اور اچھا راستہ اپناؤ اور مظلوم کی دعا کی آہ سے ڈرتے رہو) میں ایک رمز ہے۔

یقولون ثکلی ومن لم یذق　　　　فراق الاحبة لم یثکل

لقد جر عتنی لیالی الفراق　　　　شراباً أمر من الحنظل

(وہ لوگ کہتے ہیں کہ برا نہ ہوا ہو، تو اس کا برا ہو جس نے دوستوں کی فرقت کا مزہ نہیں چکھا ہو۔ فراق کی بہت سی راتوں مجھے شراب کی ایسی گھونٹ پلائی جو اندرائن کے پھل سے بھی زیادہ کڑوی ہے۔

آری صنما چو در دلت دردی نیست　　　　درد دل دیگراں ببازی شمری

(ہاں! اے صنم! چوں کہ تمہارے دل میں کسی طرح کا درد ہوا ہی نہیں اس لیے دوسروں کے دل کے درد کو کھیل تماشہ سمجھو گے)۔

مَنْ لَمْ یَبِتْ وَالْحَبّ حشو فواده　　　　لم یدر کیف تفتت الأکبا

(وفور شوق ومحبت سے دل کے لبریز ہونے کی حالت میں جسے رات بھر نیند نہ آئی ہو وہ نہیں جان سکتا کہ کلیجے پارہ پارہ کیسے ہوئے)۔

ننگی تلوار جو گرد وغبار سے اٹی ہوئی ہو نظر نہیں آتی۔ جب وہ صاف ستھری ہو تب ہی دکھائی دیتی ہے۔

لو کنتَ شاهدنا وماصنع الهویٰ　　　　بقلوبنا لحسدت مَن لَمْ یُحِبْ

(معشوق نے ہمارے دل کے ساتھ جو کردار انجام دیا ہے اگر تو ہمارا گواہ ہوتا تو یقیناً نا آشنائے محبت سے تو بھی حسد کرتا)۔

یکبار قدم بروں نہ از خانۂ خویش　　　　نظارہ کناں عاشقانِ دلریش

(چوٹ کھائے ہوئے دل والے عاشقوں کو دیکھنے کے لیے ایک بار تو اپنے گھر سے باہر نکلو)۔

Marfat.com

"فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسباب" (اگر قدرت ہے تو انہیں رسیاں تان کر چڑھ جانا چاہیے) "عِشْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مَيِّت" (زندگی کے مزے جتنے اڑانے ہیں اڑالو، اس لیے کہ تمہارا نام مُردوں کی فہرست میں درج ہے)۔ یہی تنبیہ کی بنیاد ہے "وَاعْمَلْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مَجْزِيٌّ بِهٖ" (جتنا عمل کرنا ہے کرلو کیوں کہ تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا)۔ ڈروخوف کی بات ہے "وَاَحْبِبْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ مفَارِقُه" (اللہ تعالیٰ سے جس قدر محبت کرنی ہے کرلو اس لیے تم دُنیا کو داغِ مفارقت دینے جا رہے ہو) یہی تجرید ہے۔

آشوبِ دلِ ماہمہ ز آمد شد تو است
یک شب بر ما باش بیا ساو برو

(تمہارے آنے جانے سے میرے دل کی پریشانی بڑھی ہوئی ہے ایک رات تو میرے ساتھ آرام سے گذار لو پھر چلے جانا)۔

بیشک گناہوں میں ایک گناہ ایسا بھی ہے جس کی سزا میں توحید سلب کر لی جاتی ہے۔ طاعت وفرمانبرداری کے بہت سارے خرمن نزع کے وقت "وَقَدِمْنَا اِلٰى مَاعَمِلُوْا مِنْ عَمَل" (اور ہم بھی ان کے کرتوت جو انہوں نے کئے اس کی طرف آپہنچے) بے نیازی کی ہوا سے بارآور ہو جائیں گے اور بہت سارے آباد سینے سکرات الموت کے وقت "وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَکُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ" (اللہ کی جانب سے ان کے لیے وہ چیز ظاہر ہوئی جس کا انہیں وہم وگمان بھی نہ تھا) خراب وبرباد کردیئیں جائیں گے۔

كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحَجُوْنَ اِلَى الصَّفَا
اَنِيْسٌ وَلَمْ يَسْمُرْ بِمَكَّةَ سَامِرٍ
بَلٰى نَحْنُ كُنَّا اَهْلَهَا فَاَبَادَنَا
صُرُوْفُ اللَّيَالِيْ وَالْجُدُوْدُالْعَوَاثِرِ

(جبل مکہ سے صفا کی پہاڑی تک کوئی انیس وہمدم نہیں ملا اور مکہ میں رات کے اندر کوئی گپ کرنے والا نہیں ہے۔ ہم لوگ اسی (مکہ) کے باسی ہیں مگر زمانہ کے انقلابات ومصائب نے ہم لوگوں کو تباہ وبرباد کر دیا ہے اور ہلاکت میں ڈال دیا ہے)۔

بہت سارے چہرے قبر میں قبلہ کی طرف سے پھیر دیئے جاتے ہیں اور بہت سارے آشناؤں کو پہلی ہی رات میں بیگانہ بنا دیتے ہیں کسی کو کہتے ہیں "نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْس" (تم سوجاؤ جس طرح دلہن سوتی ہے) اور کسی کو خطاب ہوتا ہے کہ "نَمْ کَنَوْمَةِ الْمَنْهُوْسِ" (تم سوجاؤ سانپ کے ڈنک مارے ہوئے کی طرح)۔

تا مشکل شد کہ در کدامیں رمہ ایم
باری نہ بگوریم ونہ اندر کدہ ایم

Marfat.com

(میں نہ قبر میں ہوں اور نہ مکان میں، بڑی مشکل میں گرفتار ہوں کہ آخر میں کس گروہ میں ہوں)۔ "قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ" (کہہ دیجئے کہ وہ ایک بڑی (بھیانک) خبر ہے تم اس سے اپنے دھیان کو ہٹا رہے ہو) مردے کو کھاٹ پر رکھنے سے لے کر قبر تک لے جانے میں جو مدت لگتی ہے اتنے وقت میں اللہ تعالیٰ اس مردے سے چالیس بار اپنی خودی کے بارے میں یہ مطالبہ کرتا ہے کہ تو نے مخلوق کے دیکھنے میں تو ساٹھ سال گنوائے اب یہ بتاؤ کہ میرے (جلال و جمال کے) مشاہدہ میں کیا ایک ساعت بھی صرف کیا آخر تو نے اپنی عمر کس چیز میں گنوائی؟

قُلْتُ للنَّفسِ اِنْ اَرُدْتُّ رُجُوعاً فَارُجِعِی قَبْلَ اَنْ یَّسد طَرِیْقاً

(میں نے نفس سے کہا کہ اگر تو وہ واپسی چاہتا ہے تو راستہ کے بند ہونے سے قبل ہی واپس ہو جا)۔

اگر کوئی مجذوب ہے اور وہ بولنے پر آتا ہے تو معلم ہو جاتا ہے " وَيُثَبِّتُ اللّٰه "(اللہ تعالیٰ مستحکم کرتا ہے) کی اس کو تلقین کر دی جاتی ہے اور اگر کوئی مخذول ہوتا ہے تو وہ گونگا ہو جاتا ہے "اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ علىٰ أَفْوَاهِهِمْ "(جس دن ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے) کے ذریعہ اس کو رسوا کر دیا جاتا ہے ایک جماعت ایسی بھی ہے جو پھر جاتی ہے اور کہتی ہے ہم واپس ہو گئے اور ہم نے خیر باد کہہ دیا اور اگر رہتے بھی تو تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکتے تھے۔

حاصل زمیان کار باصد دردیم بر بےہودہ عمری بزباں آوردیم

(کاموں میں لگے رہنے سے دو سو قسم کے دکھ درد کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوا۔ ہم نے اس بےکار زندگی کو نقصان ہی میں گزار دیا)۔

یہ سانس کیا ہیں! دلوں کے غماز ہیں، رازوں کے ترجمان ہیں۔ مؤمن کا دل اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اللہ تعالیٰ کے اس حرم (گھر) میں غیر اللہ کا داخلہ حرام ہے۔

جہاں محبت ہوتی ہے وہاں شکایت نہیں ہوتی۔ جہاں خوف ہوتا ہے وہاں دلیری نہیں ہوتی۔ جہاں امید ہے وہاں فرصت نہیں ہوتی۔ دوستی میں رنجش نہیں اور مشاہدہ میں غفلت نہیں۔ علم کا کام دین کی حفاظت ہے اور پرہیز گاری کا کام یقین کی پرورش ہے۔ دوست کی یاد سے دل کا زنگ دور ہوتا ہے اور وجد جان کو بھڑکانے کا کام کرتا ہے۔

رستگاری پیشہ کن کاندر مصافِ رستخیز عیستند از خشمِ حق جز راستکاراں رستگار

(سچائی کا پیشہ اختیار کرو اس لئے کہ میدانِ حشر میں جو حق باز ہوں گے وہی اللہ کے غصہ سے محفوظ رہیں گے۔ سچائی کو اختیار کرو تا کہ چھٹکارا پاؤ۔

اپنے کو آزاد رکھو۔ اس لیے کہ وحشی گدھا جانوروں کے ڈاکٹر کے نشتر سے آزاد ہے)"سَمَّاعُوْنَ لِلْكَذِبِ

Marfat.com

اَكّٰالُوْنَ لِلسُّحْتِ "(یہ لوگ جھوٹ بولنے کے لیے بہت زیادہ کان پھیکنے والے اور حرام خوری کے لیے بڑے خوگر ہیں)

جب معاملہ ایسا ہے تو بوجھ اٹھانے کے لئے تیار رہو، اور یہ بھی معلوم رہے کہ جو بوجھ اٹھاتا ہے وہ تھکا ماندہ ہوتا ہے۔

تو شیشہ بنانے والوں کی طرح مجھ سے مل رہا ہے یہ سمجھ لو کہ شیشہ بنانا مشکل ہے لیکن اس کو توڑ دینا بہت آسان ہے زیادہ غفلت برتنا سعادت مندی نہیں ہے۔ایسا علم جس کے ساتھ ساتھ عقل نہ ہو دیوانگی ہے اور وہ عقل جو علم سے خالی ہو بے گانگی ہے عافیت تنہائی میں ہے اور سلامتی خاموشی میں۔

جسے اچھی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی بات چیت بھی اس کے اعمال میں شمار ہوگی تو وہ اپنی گفتگو کم کر دے اور ضرورت کے مطابق ہی کلام کرے۔جو تم گفتگو کر رہے ہو اسے اپنے کاتب (**کراماً کاتبین**) کو لکھوا رہے ہو۔جو تمہارے پروردگار کو لکھ رہا ہے۔چنانچہ تم غور سے دیکھو کہ وہ کیا لکھ رہا ہے اور کیا تحریر کر رہا ہے "**مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَيْنَارَقِيْبٌ عَتِيْد**" (آدمی جو بھی بات کرتا ہے اس کے پاس لکھنے والا تیار ہے) پیمان کا عقد ہے اور "**مَايَكُوْنُ مِنْ نَجْوٰى ثَلٰثَة**" (تین میں مشورہ نہیں ہوتا ہے) یہ ایمان کا عہد ہے" **وَالتَّقْوٰى رَقِيْبُ اللّٰه عَلَى الْقُلُوْبِ**" (تقویٰ دلوں کا محافظ ونگراں ہے؟ کیا یہ جملہ تحذیر و توبیخ نہیں ہے "**اِقْرَءْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا**" (اپنا نامۂ اعمال پڑھ لو، آج اپنی باز پرس کے لیے تم ہی کافی ہو) ایسی صورت میں (جب تیرا سامنا کرنے کی) کسی میں طاقت نہیں ہے تو پھر میں کہاں سے ہمت کر سکتا ہوں۔" **فَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰه سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَات** "(چنانچہ یہی وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ اچھائیوں سے بدل دے گا) دریائے کرم کی روانی ہے اور "**اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ**" (بیشک اللہ تم دُنیا کے لوگوں سے بے نیاز اور مستغنی ہے) یہ کلمۂ الٰہی کبریائے قِدمَ کے نقارہ کی آواز ہے۔

ہر چند ہمی پیش روم باعلمت **درموکب تو چہ من چہ خاک قدمت**

(اگر چہ میں تیرے علم کے ساتھ آگے آگے جارہا ہوں لیکن تیرے سواروں کی جماعت میں کیا میں اور کیا تیرے قدم کی خاک)۔

احکم الحاکمین یعنی حاکموں کا سب سے بڑا حاکم سب کو طلب کرتا ہے اور ارحم الرّاحمین یعنی رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے۔بغیر کسی احسان کے اس کا فضل کسی کو نواز دیتا ہے اور بغیر علت کے اس کا عدل کسی کو گھلا دیتا ہے "**فَاَمَّامَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَفِىْ عِيْشَةٍرَاضِيَة وَاَمَّامَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ**

Marfat.com

هَاوِيَة " (پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہ دل پسند عیش و مسرت میں ہوگا اور جس کی نیکیوں کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو اس کا ٹھکانا ہاویہ (دوزخ ہوگا) مشک کے لئے خوشبو مقرر ہے اور لالہ کے لئے رنگ طے ہے۔ عمرؓ کو بت خانہ میں قبول کرلیا جاتا ہے اور عبداللہ ابی بن کعبؓ کو مسجد میں معتوب بنادیا جاتا ہے۔

آنرا کہ ہمی سوزی میدانی ساخت　　　وآنرا کہ ہمی سازی میدانی سوخت

(جس کو تم نے جلا دیا سمجھ لو کہ اسی کو تم نے بنا دیا اور جس کو تم نے بنا دیا سمجھ جاؤ کہ اسی کو جلا کر برباد کردیا)۔

حَننا بلَيْلىٰ وَهِيَ حَنتْ لِغَيْرِ نَا　　　وأخرىٰ بِنَامَحْنُوْنَة لا نُرِيْدُهَا

(ہم تو لیلیٰ کے مشتاق ہیں اور وہ کسی اور کی مشتاق ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسری ہم پر فریفتہ ہے جس کو ہم چاہتے بھی نہیں ہیں)۔

آن کس کہ بخواہیم نخواہد مارا　　　وآنکس کہ نخواہیم بمادرزدہ چنگ

(ہم جس کو چاہتے ہیں وہ ہم کو چاہتا نہیں۔ اور جس کو ہم نہیں چاہتے ہیں وہ میرے دروازے پر پڑا رہتا ہے)۔

ہر روز صبح سویرے ولیوں کے دل میں یہ ندا آتی ہے کہ میرے غیر کے ساتھ تیرا کیا کام تو میری خیریت کا محتاج ہے۔ اگر میرے غیر نے تجھے دیکھا تو اس نے تیرے ساتھ حرام کام کا ارتکاب کیا اور اگر میری نظر تجھ پر پڑی تو یہ میری نوازش ہے۔

سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ معراج کی رات میں بہشت کے جس گوشہ سے گذرا ہر طرف سے یہی آواز آرہی تھی کہ سلمان کو ہمارا اسلام کہہ دیا جائے اور یہ بھی آپ ہی کا فرمان ہے کہ **"مُنْذُ عَرَفْتُ اللّٰهَ مَانَظَرْتُ اِلىٰ غَيْرِ اللّٰهِ وَالْعِنَايَةُ قَبْلَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ"** (جب سے مجھے معرفت الٰہی حاصل ہوئی ہے میں نے اس دن سے غیر اللہ کی طرف نظر نہیں کی اور میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و کرم میری آفرینش سے پہلے سے ہے جب کہ میں مٹی اور پانی میں تھا)۔

گردست بزلف تو زنم عذرم ہست　　　غرقہ ہمہ چیز درآویزد دست

(اگر میرا ہاتھ تیری زلف پر چلا گیا تو اس کے لیے مجھے معذور سمجھو اس لیے کہ ڈوبنے والے کو جو چیز بھی ملتی ہے اسے پکڑ لیتا ہے)۔

لوگوں کو عالم میں پیش کیا۔ اور سیر ہوکر کھایا تو کہا مست ہے اگر بھوکا رہا تو کہا دیوانہ ہے، اگر سویا تو کہا مردار ہے اگر جاگتے رہے تو حیرت و استعجاب ہے۔ عجز سے اس کو قریبی لگاؤ ہوتا ہے، ضعف و کمزوری اس کی لازمی صفت ہوتی ہے۔ اگر معرفت کے گرد چکر لگائیے تو کہا جاتا ہے **"مَاقَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ"** (ان لوگوں نے اللہ کے شایان شان قدر نہیں کی۔) اگر عبادت میں لگئے تو یوں خطاب ہوتا ہے **"وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ"** (ان لوگوں کو یہی

Marfat.com

حکم ہوا ہے کہ وہ لوگ اللہ کی عبادت کریں اس کے دین کا خالص ہوکر) اگر دونوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیجئے تو حکم ہوتا ہے "وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّالِيَعْبُدُوْنِ" (ہم نے جنات اور انسان کو اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا) اگر غافل ہوکر بیٹھ جایئے تو یوں ڈرایا جاتا ہے "اِنَّ رَبَّکَ لَشَدِيْدُالْعِقَابِ" (بیشک تیرے رب کا عذاب یقیناً سخت تر ہے) اگر کسی کی شفاعت طلب کیجئے تو کہتے ہیں "لَايَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّامَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا" (جس دن وہی لوگ بات کریں گے جنہیں رحمٰن نے بولنے کا حکم دیا ہوگا اور وہ ٹھیک اور معقول بات ہی کہے گا) اگر اپنی طرف یا غیر کی طرف دیکھیے تو کہتے ہیں "لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ" (اگر تو نے کسی کو اللہ کا شریک مان لیا تو تیرا عمل پورا اکارت جائے گا) اگر چاہیے کہ دیوانہ بن جائیں تو تنبیہ ہوتی ہے "وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ" (تم پر نگہبان مقرر ہیں)۔ اگر بازاری پن اختیار کیجئے تو یوں اعلان ہوتا ہے "يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى" (وہ بھید اور بھیدوں کے بھید کو بھی جانتا ہے) اگر زاویہ نشینی ترک کیجئے تو کہتے ہیں "اَيْنَ الْمَفَرُّ" (کہاں ہے راہِ فرار کی جگہ) اگر جگہ پر طلب کیجئے تو کہتے ہیں "اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ" (اسی کی طرف ٹھکانا ہے) اگر فارغ ہوکر بیٹھیے تو کہا جاتا ہے "وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا" (جن لوگوں نے ہماری راہ میں محنت کی) اگر محنت اور کوشش میں لگیے تو ارشاد ہوتا ہے "يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ" (جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے) اگر ناامید ہوکر بیٹھیے تو خطاب ہوتا ہے "لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ" (تم لوگ اللہ کی رحمت سے ناامید اور مایوس مت ہو) اگر بےفکر ہو جایئے تو کہا جاتا ہے "اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ" (کیا وہ لوگ اللہ کے داؤ سے بےخوف ہو گئے) اور اگر نالہ و فریاد کیجئے تو ان الفاظ میں ممانعت ہوتی ہے "لَايُسْئَلُ عَمَّايَفْعَلُ" (خدا کے کئے ہوئے پر استفسار نہیں کیا جاسکتا)۔

آرند یکی و دیگری بربایند | بر ہیچ کس ایں راز ہمی نکشایند
مارا قضا جز ایں قدر ننمایند | پیمانہ توی بادہ بتو پیمایند

(کسی کو بلاتے ہیں کسی کو بھگاتے ہیں اور اس میں کیا راز ہے یہ کسی کو بتاتے بھی نہیں۔ ہم کو تو قضا و قدر سے بس یہی معلوم ہوا کہ تو ہی پیمانہ ہے اور تجھ ہی سے شراب بھرتی ہے۔ ہم تو دنیا میں مجبوراً آئے، اور یہاں حیرت و استعجاب میں رہے اور یہاں سے ناپسندیدہ ماحول میں نکلے۔ میری اُمت کے اکثر لوگوں کی عمر ساٹھ سے ستر برس ہے اور بہت کم ہوں گے جن کی عمر اس سے آگے بڑھے گی۔ سارے لوگ پانی سے بھرے ہوئے گھڑے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔

Marfat.com

قَدْ قُلْتُ لِلْقَلْبِ وَ عَاتبته علی التصاوی فأبیٰ مرةً

دع عنک یاقلب طلاب الھویٰ لا کُل یومٍ تسلم الجرّة

(میں نے دل سے اس کے بچپنے جیسی حرکت پر ملامت کرتے ہوئے کہا اوراس کی سرزنش کی تو اس نے زبان حال سے انکار کیا اوراسے یہ بات کڑوی معلوم ہوئی۔اے دِل! نفس کے خواہشات ومطالبات کواپنے سے دور کر کیوں کہ ہر دن دل کا گھڑا محفوظ نہیں رہ سکتا ہے)۔

ہر لغزش جس کے ساتھ درد آمیز استغفار نہ ہواس میں ہلاکت کو سوا کچھ نہیں۔جرم سے باز آئے بغیر توبہ کرنا بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے کی علامت ہے۔مؤمن اپنے گناہ کواپنے اوپر ٹوٹنے والے پہاڑ کی طرح دیکھتا ہےاور منافق اپنے گناہ کواس مکھی کے مانند سمجھتا ہے جواس پر بیٹھ کر پرواز کرگئی ہو۔ایسا ایمان جوتم کو آج حرام چیزوں سے بچانہیں سکتا کل دوزخ سے کیسے محفوظ رکھ سکتا ہے۔"اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْحَالَ الْمُرْتَحِلِ " بیشک اللہ تعالیٰ بدلنے والی حالت کو پسند کرتا ہے۔

کبھی قیام گاہ میں کہا جاتا ہے"کَلمنِی یاحمیراء" اے حمیرا آؤ مجھ سے باتیں کرو،کبھی صحرا میں حکم ہوتا "أرحنا یابلال"(اے بلال!اذان دے کر ہمیں راحت بخشو اور کبھی خلوت میں ارشاد ہوتا ہے۔"لِی مع اللّٰه وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل " (میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا وقت بھی گذرتا ہے جس میں نہ کسی مقرب فرشتہ کی گنجائش ہے اور نہ کسی فرستادہ نبی کی)۔

وَ عطل کؤسک الا الکبارا تجد للصغیر أناسا صغارا

(بڑے ڈھول کے سوا اپنی شراب کو برباد چھوڑ چھوڑ دو،تم چھوٹے کام کے لیے چھوٹے لوگوں کو پاؤ گے)۔

شوریدہ کن اندرونہ تا برخیزم درزلف تو آویزم وشور انگیزم

(میرے باطن میں دیوانگی پیدا کردیجئے اور پھر مجھے چھوڑ دیجئے دیکھیے میں کیسا اٹھتا ہوں اورآپ کی زلف سے لپٹ کر کیسا شور مچاتا ہوں)۔

معرفت علم کا ثمرہ ہے اور آشنائی صحبت کا ثمرہ ہے۔عبارت آرائی دوسری چیز ہے اور کردار وعمل دوسری چیز چھوٹے معاملات میں گفتگو اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں مضبوطی ہے۔کمال احتیاط کے ساتھ گفتگو کرنے والے حضرات کے نزدیک اس طرح کی بات میں کوئی خیر نہیں۔

Marfat.com

قوموا الی الدارمن لیلیٰ نحییها — نقم ونسألها عن بعض اهلیها

ان السلامة من لیلیٰ و جارتها — اَن لانحل علی حالٍ بوادیها

(چلو! لیلیٰ کے گھر کی طرف، اسے سلام کریں، کچھ دیر وہاں ٹھہریں اور وہاں کے بعض باشندگان کے بارے میں دریافت کریں۔ بیشک لیلیٰ اور اس کے پڑوسیوں کی طرف سے یہ سلام اور پیغام ہے کہ کسی حال میں بھی اس کی وادی میں ہم داخل نہ ہوں)۔

سنئے! راستہ پُر خطر ہے، منزل دور ہے، معشوق غیرت مند ہے، دل کمزور ہے قلب ناتواں ہے جان عاشق ہے اور ارادہ کو کمال حاصل ہے۔

جُز جان وجگر نیست نگارا خورِ تو — زآنست کہ ہر سری ندارد سرِ تو

(اے محبوب! آپ کے لائق جان وجگر کے سوا اور کچھ نہیں اور ہر سر اس لائق نہیں ہے جو آپ کے لائق ہو سکے)۔

حضور نبی کریم ﷺ ایک رات سوئے تو اس وقت آپ کا صرف ایک بال سفید تھا دوسرے روز اٹھے تو ستر (۷۰) بال سفید ہو چکے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور! یہ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کل مجھ پر سورہ ہود نازل ہوئی ہے۔ بالوں کی سفیدی جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ اس خطاب کا اثر ہے جس میں " **فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ** " کا حکم دیا گیا ہے (یعنی قایم رہ جیسا کہ میں نے آپ کو حکم دیا ہے) یہ کوئی بات نہیں کہ اگر چھوٹ جائے تو اس کا تدارک کیا جا سکے۔ اگر کوئی کہے "**فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً**" (چنانچہ ہمیں دنیا میں پھر لوٹا دیں تا کہ ہم اچھے کام کریں) تو کہتے ہیں کہ تو خود وہاں سے نہیں آیا۔ جو مستِ الست نہیں اس کو بلیٰ کا خمار شکن کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا ظاہر اور پوشیدہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

صبح کے وقت میٹھی نیند میں پڑے رہنا شرط ادب نہیں۔ روح کے لیے ہمت چاہئے، نفس کے لیے عزیمت چاہئے اور دل کے لیے غنیمت۔ "**اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا**" (کیا مؤمنوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا ہے)۔

طہور یہ ایک نیک اور صالح عورت تھیں۔ ان کی وفات کے چالیس سال بعد لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک اس جرم میں مبتلائے عذاب ہوں کہ ایک رات چراغ دان میں چراغ کی بتی کو کچھ زیادہ نکال کر جلا دیا تھا۔

باری بملامتی بیر زیدی یار — باری بکراء خر بیر زیدی بار

(ملامت ہی سے تو دوست کے لائق ہو سکتا ہے اس لیے کہ گدھا اجرت ہی پر مال برداری کرتا ہے)۔ "**اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ**

Marfat.com

الدُّنيا مِنَ الأخرةِ "(کیاتم آخرت کے مقابلہ دنیا کی زندگی سے راضی وخوش ہوگئے)۔

عشاق بعشق دست بردند وشدند　　　　دل رابغم عشق سپردند وشدند

(عشاق اپنے کوعشق کے حوالہ کر کے اور اپنے دل کوغم عشق کے سپرد کر کے مطمئن ہوجاتے ہیں)۔ **"کُلُّ یَوْمٍ ھُوَ فی شانٍ "** (ہر دن وہ ایک نئی شان میں جلوہ افروز ہے)ہی تو بندگی کے کمر بند کوآتش پرست کا زنار بنادیتا ہے۔

استاد ابوعلی دقاقؒ ایک کلیسا کے دروازے پر پہنچے اور فرمایا **"وَلَوْلَانِعمَۃُرَبّی لَکُنتُ مِنَ الْمُحضَرِیْنَ"** (اگر میرے پروردگار کا فضل نہ ہوتا تو میں بھی انہیں گرفتار شدہ لوگوں میں سے ہوتا)۔

الایاطبیب الجن ویحک داونی　　　　فان طبیب الانس أعیاہ داءِ یا

(اے جنوں کے معالج تیرا برا ہوتو میری دوا کر اس لیے کہ انسان کے طبیب میری بیماری سے پریشان ہوچکے ہیں)۔

صبح سویرے **"ھَلْ مِنْ سَائِلٍ"**(ہے کوئی مانگنے والا) ان کے لئے ہے جو **" کَانو قَلِیْلاً مِّنَ اللّیلِ مَایَھْجَعُوْنَ "** (وہ لوگ رات میں بہت کم سوتے تھے) کے مصداق ہیں۔عبداللہ ابن عمر سے صلوٰۃ الرحمٰن علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اچھا آدمی وہ ہے جو رات میں اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے۔اور حضرت ام سلمہؓ اپنے صاحبزادے سے فرماتیں کہ اے میرے بیٹے! رات میں زیادہ مت سویا کرو،اس لیے کہ رات میں سونے والے کے متعلق یہ خدشہ ہے کہ کہیں رات میں یہ نیند کی زیادتی سونے والے کے لیے ایک روفقر کا باعث نہ بن جائے۔اور حکم بھی یہی ہے کہ **"فَتَھَجَدْبِہٖ نَافِلَۃَ لَکَ "**(تھوڑی رات سونے کے بعد نیند سے بیدار ہوکر نماز پڑھا کرو یہ اضافہ صرف تمہارے لیے ہے)، **" وَبِا لْاَسْحارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ "** (اور صبح کے وقت وہ لوگ مغفرت چاہتے ہیں) یہ شکر ہے اور **"وَالْمُسْتَغْفِرُوْنَ بِالْأَ سْحَار"**(اور وہ لوگ صبح کے وقت معافی مانگنے والوں میں ہیں) یہ ذکر ہے۔

کھانے میں اس حد تک احتیاط برتیں کہ **"لَتَرْکُ ذَرَّۃٌ مِنَ الْحَرَامِ خَیْرٌمن عِبَادَۃِ مدَّۃِ سَنَۃٍ"** (یقیناً معمولی حرام کا چھوڑنا سوسالہ عبادت سے بہتر ہے) کے تحت آجائیں،حضرت ابراہیم ادہمؒ فرماتے ہیں کہ رات میں تم پر نہ نوافل کی ادائیگی ضروری ہے اور نہ دن میں نوافل روزے کی پابندی بلکہ اس سے زیادہ ضروری ہے کہ تم اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو پاکیزہ بناؤ۔

Marfat.com

کثرت سے رونا بہت نفع بخش ہے اس کے برعکس زیادہ ہنسنا منع ہے اور قرآن بھی یہی کہتا ہے " فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلاً وَلْيَبْكُوا كَثِيراً " (چنانچہ ہنسو کم اور روؤ زیادہ)۔ "مَنْ يُّرِدُاللّٰهُ بِهٖ خَيراً اَعْطَاهُ عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ " (جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دوزار و قطار رونے والی آنکھیں عطا کرتا ہے) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین آنکھوں کے لیے آگ حرام ہے، ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہے، دوسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے محفوظ رہے اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے آنسو بہاتی ہو۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تم لوگ بار بار اپنی آنکھو کو اشکبار کرو اور دلوں کو تفکر الٰہی میں لگاؤ۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے سجدہ کرنے والے سے فرمایا کہ یہ تو سجدہ ہے، بتاؤ کہ آہ و بکاء کہاں ہے؟ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ گنہگاروں کے آنسو سے خدا کا غضب ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے چہرے پر رونے کی کثرت سے دو کالے نشانات پڑ گئے تھے۔ یہ ذوق کی باتیں ہیں کوئی عبارت آرائی نہیں۔ اور یہ وہ باتیں ہیں جن کو چکھ کر ہی سمجھ سکتے ہیں اشارے کنائے میں نہیں۔ جو بھی ان باتوں کو بے وقار اور بے معنی کہتا ہے اس کا اہلِ معرفت کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔ جب مذاق اڑانے والے مذاق اڑائیں تو تم اپنی دونوں آنکھوں میں حزن وملال کا سرمہ لگا لو جب سونے والے سو جائیں تو تم بیدار ہو جاؤ لوگوں میں سب سے زیادہ نرم دل اور نرم طبیعت وہ ہیں جن کے گناہ ھی کم ہیں۔ تقدیر کے معزول ہونے سے پہلے مغفرت کی طرف دوڑنے کی کوشش کرو اس لیے کہ قلب باتوں کو محفوظ کرنے کے کام میں مشغول ہے۔ خامۂ تقدیر جاری وساری ہے۔ دُعائیں لائق سماعت ہیں توبہ قیامت کی آمد سے قبل تک قابل قبول ہے۔ چنانچہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جو شخص حقوق الٰہی کو اپنی کم عمری میں ضائع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاپے میں برباد کر دے گا اور جو رازدارانہ طور پر اللہ کی شان میں خیانت کرے گا اللہ تعالیٰ کی اس کے بھید کو علانیہ طور پر فاش فرما دے گا۔

لا تَذَر عاجل السرور و بادر　　فعساه يعود أول ايعود

(مسرت وشادمانی کی جلد بازی کرنے والے تم اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دو بلکہ سبقت سے کام لو کیوں کہ پتہ نہیں اس طرح کا حسین موقع پھر آئے یا نہیں بھی آئے)۔

تین خصلتیں ایسی ہیں جو انسان کی ہلاکت کا سبب بنتی ہیں

۱: ایسی بخالت جس کو بخوشی کیا جائے۔

۲: نفس کی وہ خواہش جس کی پیروی کو مناسب سمجھا جائے۔

۳: آدمی کے اندر اپنے بارے میں خوش گمانی اور غرور پیدا ہو جائے۔

Marfat.com

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں کہ بخیل کو شہادت کا درجہ ہرگز نہیں مل سکتا، اس لیے کہ جب وہ روٹی کی قربانی نہیں دے سکتا ہے تو جان کی قربانی کیا دے گا۔ اور روشن ضمیر بزرگوں نے فرمایا کہ بخالت اہل ریاست کے ہاتھ کو لُنج کر دیتا ہے اور یہ اہل سخاوت، اہل کرم ، با اخلاق اور مردانہ صفات لوگوں کے پیروں کے لیے فالج کا مرض ہے۔ سردارانِ قوم کے کان کی سماعت کے لیے بہرہ پن کا عارضہ ہے، اصحابِ مروت، اخلاق حسنہ، آداب جمیلہ آدابِ نفسانیہ اور مردِ کامل کے لیے آشوبِ چشم ہے۔ جوانوں کے لیے منہ کی سڑاندھ اور سیادت وقیادت کے سن وسال کے لئے لقوہ ہے۔

وہ مرد نہیں جو خواہشات (نفس) کی پیروی میں لگا رہے۔ مرد تو وہ ہے جس کی جان کو ہمت ہو، نفس کو عزیمت ہو۔ دل میں غنیمت ہو اور جسم موت کے حوالہ کرنے کے لئے تیار رہے اس لیے کہ منزل تو قبر ہی ہے اور وہ ایسی لشکر گاہ ہے جو ہر وقت تمہیں آواز دے رہی ہے:

تو درخوابی واز مرگت خبر نہ　　　بخواہی مُرد اگر خواہی اگر نہ

(تو موت سے بے خبر ہو کر خوابِ غفلت میں پڑا ہے۔ موت تو آنے ہی والی ہے تو چاہے یا نہ چاہے)۔

ملک الموت تو وہ ہے جو ہر طرح کی دیوار ڈھا دیتا ہے اور پنجرے کو کھول دیتا ہے۔ یہ جسم یہ بدن روح کے پنجرے اور جانوروں کے اصطبل ہیں۔ اگر روح کا پرندہ آشنا ہے ربِ جلیل کی آواز **"اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ"** (اپنے پرودگار کی طرف واپس ہو جا) سن کر پرواز کر جاتا ہے اور سب سے بلند وارفع مقام پر اپنا آشیانہ بنالیتا ہے۔ "اھتز العرش بموتِ سعید بن معاذ (سعید بن معاذ کی موت سے عرش ہل گیا) سے اسی بات کی تو خبر ملتی ہے۔ اور اگر معاذ اللہ روح کا پرندہ بیگانہ ہے تو اس کے لئے **"اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ"** (وہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں) کی ندا ہوتی ہے اور اس کا ٹھکانا "ھاویہ" میں بنا دیا جاتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ نے پانی کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لیا۔ پھر اسے رکھ دیا پانی نہیں پیا۔ ایک خاص حالت ان پر ہوئی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ حضور! یہ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا: دوزخیوں کی تمنائیں یاد آ گئیں اور مجھے ستانے لگیں کہ **"اَفِیْضُوْا عَلَیْنَامِنَ الْمَآءِ اَوْمِمَّارَزَقَکُمُ اللّٰہ"** (اے جنتیو! کچھ پانی یا جس چیز سے اللہ نے تم کو نوازا ہے اس کو ہم لوگوں پر بھی انڈیلو)۔

مشائخ میں سے ایک شیخ برسہا برس بے ہوش رہے لوگوں نے آپ سے عرض کیا: حضرت! یہ تو بتائیے کہ آخر یہ کیا کیفیت تھی؟ فرمایا میں نے جہنم والوں کو رات میں یہ کہتے ہوئے دیکھا ہے کہ تعجب ہے اس ہنسنے والے کے لیے جس کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے اور اس خدا فراموش غافل کے لیے بھی تعجب ہے جس کے پیچھے جہنم ہے۔ اگر موت کے بعد دو تین دن تک حسینوں کے چہرے

Marfat.com

کوتو دیکھے تو یہ نہ سمجھ لینا کہ اس کے بعد تو شادمان رہے گا۔

وَمَنْ شَآءَ فَلْيَنْظُرالىٰ ومنْظَرِىٰ　　نَظِيرالى من ظن ان الهوىٰ سهل

(جو مجھے اچھی طرح دیکھنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ میرے جمال وکمال کا بھرپور مشاہدہ کرلے اور میرے دیکھنے کی جگہ (عرش) کو بھی دیکھ لے جس کی بلندی سے میں اس شخص کو مستقل دیکھ رہا ہوں جس نے یہ سمجھ لیا ہے کہ عشق آسان ہے)۔

سید عالم ﷺ حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرماتے، قبروالوں کے پاس سے گذرو تو کبھی ان کی زیارت بھی کرلیا کرو تا کہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائیں اور جنازہ کو چل کر رخصت کیا کرو، اُمید ہے کہ یہ عمل تمہارے دل میں ذکر کی تحریک اور حزن وملال کی کیفیت پیدا کرے گا۔ بے شک غمگین حضرات اللہ تعالیٰ کے سایۂ عاطفت میں ہوتے ہیں۔ تفکر کے ساتھ عزیزوں کی قبروں پر اوران کے قبرستان میں جایا کرو۔ یعنی تم غائب کو حاضر بنادو عبرت کے ساتھ اور جو حاضر ہے اس کو غائب سمجھ لوتا کہ تمہیں رہ نمائی حاصل ہو۔

وَخَل سبيل العين تدمع بالبكاء　　فليس لأيام الشباب رجوع

(میری آنکھ کو رونے کے لیے چھوڑ دو۔ اسے آہ وبکا کے ذریعہ جتنا آنسو بہانا ہے بہانے دو اس لیے کہ جوانی کے دنوں کی واپسی ناممکن ہے)۔

موت کی تیاری میں جلدی کرو۔ اس لیے کہ نصیحت وموعظت سے غفلت واعراض خدائے تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے حضرت آدم علیہ السلام کی تمام اولاد غلطی کرنے والی ہے اور سب سے بہتر خطا کار وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے مغفرت کے طالب ہیں۔

سقيا لايامنا الخوالى　　اذ خال وجهى كوجه خالى

بتنا وليلتنا نهار　　سرنا وأيامنا ليالى

(اللہ تعالیٰ ہمارے کنوارے اور تجرد کے دنوں کو اپنی رحمت سے سیراب کرے اس لیے کہ میرے چہرے کی نقاہت وکمزوری کنوارے کے چہرے کی طرح ہے۔ ہم نے (زندگی کی مسافرت کی) راتوں کو اس حال میں گذارا کہ وہ ہمارے لیے دن کی مانند ہوگئی تھیں اور ہم پورے پورے دنوں کو چل کر راتوں کی طرح گذارتے رہے)۔

جتنے احکام ہیں ان کی حیثیت علاج کی ہے۔

بیزار شواز خود کہ زیانِ تو توئی　　مگر بستارہ کا سمانِ تو توئی

(اپنی خودی سے بیزار ہوجاؤ کہ تمہاری خودی ہی تمہارے لیے نقصان کا سبب ہے۔ ستارہ کی طرف کیا دیکھتے ہو اس لیے کہ تم تو خود آسمان ہو)۔

Marfat.com

اپنے باطن کو اللہ تعالیٰ کے لیے اور ظاہر کو مخلوق کے لیے بنالو۔ یعنی جسم کو قارون کی صفت پر ہونا چاہئے اور دل کو حضرت عیسیٰؑ کی صفت پر۔ "مَاأَغْنىٰ عَنِیّ مَالِیَهُ هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَه" (آج میرا مال میرے کام نہ آیا اور میری بادشاہی بھی ختم ہوگئی)۔ تم ان باتوں کو ہرگز بیکار نہ سمجھنا کیوں کہ نیند غفلت سے زیادہ بھاری نہیں ہے:

اذا الفتی ذم عیشاً فی شبیبتهِ — فما یقول اذا عصرالشباب مضی

وقد تعوضت عن کلّ بمبهمة — وماوجدت لأیام الصبی عوضاً

(جب جوان نے اپنی جوانی کی زندگی کو برا بھلا کہہ کر کوسا تو وہ عہد جوانی کے گذرنے کے بعد کہہ بھی کیا سکتا تھا۔ مجھے ہر غیر واضح اور مبہم چیز کا بدلہ تو ملا مگر بچپن کے ایام کا کوئی بدلہ مجھے میسر نہیں ہوسکا)۔

حضرت لقمانؑ نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

أمر لاتدری متی یلقاک — استعدله قبل أن یفجاک

ولا خلاف بأن النّاس قد خلقوا — فیما یرومون معکوس القوانین

اذانفقوا العمر فی الدنیا مجازفة — والمال ینفق فیها بالموازین

(ایک ایسی بات (اختتام زندگی) جس کے متعلق تم نہیں جانتے ہو کہ وہ کب آپہنچے گی اس کی تیاری اس کے اچانک آجانے سے پہلے ہی کرلو۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ قوانین شکنی کے ارادے لوگوں کی فطرت میں پیدائشی ہیں۔ ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب یہ لوگ دنیا میں عمر خرچ کرتے ہیں تو اندازہ اور اٹکل سے، اور جب یہ لوگ مال خرچ کرتے ہیں تو پورے ناپ تول او گنتی کے ساتھ۔

ایک شخص گرمی کے موسم میں برف بیچ رہا تھا، گرمی اپنے شباب پر تھی، اور وہ برف بیچنے والا ہر گھڑی آواز لگا رہا تھا کہ اے خریدارو! "اِرْحَمُوْا لِمَنْ رَأسُ مَالِهٖ یَذُوْبُ" (اس پر رحم کرو جس کی پونجی آہستہ آہستہ برف کی طرح ختم ہو رہی ہے)۔

شد عمر ونشد وساختہ کارے بمراد — درپیش رہی دراز دارم بیزاد

(زندگی تمام ہونے کو آئی اور دامنِ مرادِ کلِ مقصود سے خالی رہا۔ دور دراز کا سفر درپیش ہے اور اپنے پاس کوئی زادِ راہ نہیں)۔

فرمانِ ربی ہے: "اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ"

(کیا مؤمنوں کے لئے وہ وقت نہیں آیا ہے کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کے لیے جھک پڑیں)

برفت عمر و دریغا کہ بر نیامد از اد — نہ ہیچ مقصد دینی نہ کار دنیائی

(زندگی رخصت ہوگئی، اور ہائے افسوس! نہ دین ہی کا کام بن سکا اور نہ دنیا ہی ملی)

Marfat.com

خواہشات (نفس) کی اتباع موت اور قبر کا گڑھا ہے، "**اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ**" (تم دیکھو تو ذرا اس کو جس نے اپنی خواہش کو اپنا حاکم ٹھہرالیا ہے)۔ خواہشات نفس کی اتباع ہی سے ممنوعات اور منہیات کا ارتکاب ہوتا ہے "**فَمَنْ اَطَالَ الْاَمَلُ اَسَآءَ الْعَمَلُ**" جس نے امیدوں اور آرزوؤں کو وسعت دی وہ بداعمالیوں کا شکار ہوا)۔ عُجب اور غرور ہدایت کے لیے حجاب ہے اور جو حجاب میں مبتلا ہے وہ گمراہ ہے۔

سنئے! اگر آپ نے مجھ سے نصیحت کی درخواست نہ کی ہوتی تو میں اس فیصلہ کن گفتگو اور اٹل بات کی جرأت نہ کرتا اور اللہ رب العزت نے بھی فرمایا ہے "**وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ**" (اگر وہ لوگ دین کے معاملہ میں تم سے مدد چاہیں تو تم لوگوں پر ان کی مدد کرنا فرض ہے)۔ لہٰذا اسی شرط محبت کی بجا آوری کرتے ہوئے یہ نصیحت بھری باتیں میں نے لکھ دی "**وَالْقَلَمُ احداللّسانين**" (قلم دو زبانوں میں سے ایک ہے) "**اِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ**" (اگر ان پر بارش نہ ہوتی تو شبنم ہی کافی ہوتی)۔ اگر ساحل سے لگ گئے تو مچھلی جال میں پھنس گئی اور اگر ماہر غوطہ خور کی طرح دریا کی گہرائی میں غوطہ لگایا تو قیمتی موتی کے حاصل ہونے کی امید ہے۔ جانتے ہیں جب ایک بھائی آپ سے ملتا ہے تو وہ آپ کو اللہ کی جانب سے عنایت کردہ خوش قسمتی اور بھلائی کی تذکیر و تلقین کرتا ہے۔ وہ بھائی آپ کے اس بھائی سے زیادہ بہتر ہے جو آپ سے جب بھی ملاقات کرتا ہے تو آپ کے ہاتھ میں ایک دینار رکھ دیتا ہے)۔ اطمینانِ قلبی اپنی ذات کے لیے لازم کر لیجئے تا کہ نہ کسی کے آنے سے آپے سے باہر ہوں اور نہ کسی جاہل سے نقصان پہنچے، دریا صفت ہونا چاہئے۔ اس کوشش میں لگے رہئے کہ کسی کی پناہ میں آ جائیں۔ غور و فکر کیجئے تا کہ مقامِ زوجیت حاصل ہو جائے۔ موت کی طلب میں رہئے تا کہ آپ کا قال، حال ہو جائے، جیسا کہ حضرت صدیقؓ نے فرمایا میری زبان اللہ اللہ کا ورد بار بار کرنے کی عادی ہوگئی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس کو فراموش کر دیتا ہے جو اس کی ذات سے غفلت اختیار کرتا ہے۔ اور جو بغیر سوچے سمجھے باتیں کریں ان کی باتوں کو بھی اللہ تعالیٰ بغور سنتا ہے چنانچہ وہ بندہ جو مخلص ، وفادار محب ہے اسے آزمائش سے دوچار کر دیتا ہے۔ حوصلہ بلند رکھئے تا کہ ملال پیدا نہ ہو۔ ملاقات کے لیے آگے آیئے تا کہ ملامت کا داغ نہ لگے ترقی کیجئے تا کہ سلامت رہئے۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے اکتا جانے کے خوف سے موعظت و نصیحت میں کبھی کبھی ناغہ فرما دیتے تھے۔

ان کلمات کو بہت ساری نیکیوں کا فتح باب اور بہت سارے خزانوں کی کنجی سمجھئے ، امید ہے کہ آپ کا دل باشعور اور بیدار ہو۔ آپ کے معاملے آپ پر واضح نہ ہوں۔ جس کے دونوں ایام یکساں رہے ہوں وہ دھوکے میں ہے۔ اور جس کا گذشتہ دن آئندہ دن کے مقابلہ میں بہت برا ہو وہ رحمتِ خداوندی سے محروم ہے اور جو نیکی اور بھلائی کے اضافہ کی کوشش میں نہیں ہے۔ وہ

Marfat.com

نقصان میں ہے۔

تاریکتر است ہر زمانے شب من　　　یارب شب من سحر ندارد گوئی

(ہر زمانے میں میری رات، بہت تاریک رہی ہے اے پروردگار! کیا میری رات کے لیے گویا صبح ہے ہی نہیں)۔

اے بزرگ جہاں اور اے دوستوں کی پناہ گاہ!

اندر سفر، عشق شدن آسان ست　　　پایاں بردن کار جوانمردان ست

(عشق کے سفر کے لیے قدم نکالنا تو آسان ہے لیکن سفر کی آخری منزل تک پہنچنا جواں مردوں کا کام ہے)۔

خود کو سمجھیے اس لیے کہ (زندگی کا) سورج اب ڈوبنے ہی والا ہے، لوگوں کی پرکھ کا وقت اب آنے ہی والا ہے، اچھے اور بلند اخلاق رخصت ہو رہے ہیں، صحبت کی علامتیں مٹتی جا رہی ہیں۔

ذهب الَّذينَ نَعِيْش فى أكنافهم　　　وبقيت فى خلف كجلد الأجراب

(جن ہم نشینوں کے ساتھ ہم لوگ پر لطف زندگی کے مزے لے رہے تھے وہ لوگ تو محفوظ مقامات کی طرف کوچ کر گئے۔ان لوگوں کے بعد میری حالت یہ ہوگئی ہے کہ خارش زدہ اونٹ کی طرح پیچھے رہ گیا ہوں)۔

بہت سارے دوست ایسے ہیں جو ظاہر میں بھائی بنے ہوئے ہیں لیکن وہ چھپے دشمن ہیں، ہاں سب سے مخلص بھائی وہ ہیں جو اگر تمہاری کوئی غلطی یا خامی دیکھے تو اسے بتادے اور جب تمہاری کوئی خوبی دیکھے تو اسے چھپالے۔ **"يَاوَيْلَتِى لَيْتَنِى لَمْ اَتَّخِذْفُلَانًا خَلِيْلًا"** (ہائے افسوس! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا) کو یاد رکھیے **"اَلْاَخِلَّاء يومئذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ"** (جتنے بھی دوست ہیں سب اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جن کو خدا کا خوف ہے) کو سامنے رکھیے، فرمان الٰہی ہے **"قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِىْ تَفِرُّوْنَ منه فَاِنَّهٗ مُلَاقِيكُمْ"** (آپ ان سے فرما دیجیے کہ جس موت سے تم لوگ راہِ فرار اختیار کر رہے ہو وہ تم لوگوں کو یقینی طور پر پکڑ لے گی)

جب خواجۂ ازل و ابد ﷺ کی تدفین کے بعد لوگ واپس آئے تو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت انس ؓ کو مخاطب کر کے فرمایا **"كيف طابت أنفسكم أن تحثوا على رسول الله التراب"** (تم لوگوں کو یہ کیسے اچھا لگا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے (جسم اطہر کے) اوپر مٹی ڈالو)۔

Marfat.com

بزور و زر دُنیا ہچو نااہلان مشو غرہ   کہ ایں آں نو بہاری نیست کش بے مہرگاں بنی

(نااہل لوگوں کی طرح دُنیا کی دولت اور طاقت پر غرور و گھمنڈ نہ کرو۔ اس لیے کہ یہ وہ نو بہار نہیں ہے جسے تم خزاں کے موسم کے بغیر دیکھ رہے ہو" سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ (عنقریب ظلم کرنے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ لوگ کس کروٹ انجام سے دوچار ہوں گے) "یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ" (جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا اور نہ لڑکے سوائے اس کے جو اللہ کے پاس بھلا چنگا بے روگ دل لے کر آئے گا) جس چیز سے ندامت پیدا ہو اسے چھوڑ دیجئے اور جس چیز میں حفظ و امان میسر ہو اس کی طرف سبقت اور جلد بازی کیجئے۔ اب یہ آپ خود سمجھئے کہ آپ نے کون سی بیج ڈالی ہے "اِنَّا هَدَیْنَاهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا" (ہم نے اسے راستہ بتا دیا ہے آیا وہ یقین کرے یا انکار کرے) سو سالہ زندگی میں ہمیشہ کا عذاب خریدا تو یہ سراسر نقصان ہی نقصان ہے اور اگر مخلوق کو خوش رکھنے کے لیے خالق کو ناراض رکھا تو یہ بدنصیبی و بدبختی ہی ہے "اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ" (کیا وہ نہیں جانتا ہے جب نکال لیا جائے گا جو کچھ قبروں میں ہے اور ظاہر کر دیا جائے گا جو سینہ میں پوشیدہ ہے) "مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا" (اس سے قبل کہ ہم مسخ کر دیں چہرے کو) لہٰذا خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں، اپنے کردار و عمل پر تہمت کا داغ لگائیں یا کردار و عمل کی قیمت و آزار اٹھالیں۔ یہاں تک کہ کسی طرح کی جنگ باقی نہ رہے۔ حق سے معاملہ سچائی کے ساتھ کیجئے اور خلق کے ساتھ اخلاق سے پیش آیئے۔

كُنْ وَرِعًا تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ
وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ اَشْكَرَ النَّاسِ

(تقویٰ اختیار کرو تم لوگوں میں سب سے بڑے عابد ہو جاؤ گے قناعت اختیار کرو تم لوگوں میں سب سے بڑے شاکر ہو جاؤ گے)۔

لوگوں کے لیے وہی پسند کیجئے جو اپنے لیے کرتے ہیں تو آپ مؤمن بن جائیں گے۔ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آیئے تو مسلمان بن جائیں گے۔ کم ہنسیے اس لیے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو آزر کے بتخانہ میں دیکھئے اور پڑھئے "یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ" (اللہ تعالیٰ مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے) اور کنعان کو جناب نوحؑ کی قیامگاہ میں دیکھئے اور "یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ" (اللہ تعالیٰ زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے) کو سمجھئے۔ حضرت آدم کے اقرار و اقبال کو دیکھئے کہ زُلت (لغزش) کا نقصان مٹا دیا گیا اور ابلیس لعین کے انکار و ادبار پر غور کیجئے کہ اس کی

Marfat.com

طاعت وعبادت کوئی کام نہ آئی۔

بأی نواحی الأرض أبغی وصالکم — وأنتم ملوک مالم قصدکم نحو

(روئے زمین کے جس خطہ اور جس گوشہ میں بھی ہوسکے میں آپ لوگوں کے وصل ولقا کا شرف چاہتا ہوں مگر کیا کروں آپ حضرات تو بادشاہ ہیں آپ لوگوں سے ملنے کے لیے کوئی راستہ مجھے معلوم نہیں ہے)۔

جب کوئی آشنا کسی گدا کی زبانی پیغام سنتا ہے تو یہاں پر اس گدا کا تصرف واختیار درمیان میں بس اتنا ہی ہے کہ اس کی آمدنی ہوجائے۔

دلالہ اگر چہ خوب کردار بود — درخلوت عاشقاں گراں بار بود

(دلالہ اور کٹنی اگر چہ باکردار بھی ہو لیکن عاشقوں کی خلوت گاہ میں اس کی موجودگی گراں انہیں گذرتی ہے)۔

ان باتوں کو دل کے کان سے سنئے اور جان کی تختی پر لکھ لیجئے۔ اور مجھے اپنا مخلص وسچا تنبیہ کرنے والا اور خبردار کرنے والا سمجھئے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جب ان سے کوئی بات دریافت کی جاتی ہے اور صحیح بات بتانے کی رہنمائی کردی جاتی ہے۔ اہل تقویٰ اچھے لوگوں کی ملاقات دلوں کی تعمیر ہے، ان سے کلام وگفتگو محبوب کا تحفہ ہے، ان کی نصیحت عیوب کی بے پردگی اور خرابیوں وخامیوں کا انکشاف ہے۔ کیسے وہ شخص کامیاب ہوسکتا ہے جس نے کامیابی حاصل کرنے والے کو دیکھا ہی نہیں ہے۔

گل خودروی بے بوی بود — وآں کشتہ دوروی ودوبوی بود

(خود رو پھول میں خوشبو نہیں ہوتی اور خوشبو کے مجموعہ میں تو دوہری خوشبو اور دوہرا حسن ہوتا ہے)۔ **"کن فی الدنیا ببدنک وفی الأخرۃ بقلبک"** (تم جسمانی طور پر دنیا میں مشغول رہو لیکن تمہارا دل آخرت میں لگا رہے) دنیا کی آبادی چار اشخاص پر منحصر ہے:

۱: وہ عالم جو علم کے مطابق عمل کرتا ہے۔

۲: وہ جاہل جو علم وجانکاری حاصل کرنے میں شرم نہیں کرتا۔

۳: وہ دولت مند جو شریعت کے مطابق مال کا حق ادا کرتا ہے۔

۴: اور وہ درویش جو دُنیا کے عوض آخرت کو نہیں بیچتا ہے۔

شب رفت وحدیثِ ماباپایاں نہ رسید — شب را چہ گنہ حدیث مابود دراز

(رات گذرگئی اور میری بات پوری نہ ہوئی اس میں رات کا کیا قصور! میری داستان ہی طویل ہے)۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنے احسان اور فضل وکرم سے ہمیں توفیق رفیق عطا فرمائے۔ مدد کرنے والی نیک بختی اور موافقت کرنے والی اقبال مندی کی روزی عنایت فرمائے، ایمان کی پونجی کو نقصان سے محفوظ رکھے، طاعت کو ریا اور شہرت سے دور رکھے، برائیوں کے گڑھے میں گرنے سے بچاتا رہے اور اپنی امداد واستعانت سے ہر روز نوازتا رہے۔ چنانچہ ہم خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گذار ہیں کہ: ''نَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ دُعَآءٍ لَایَسْمَعُ وَقَلْبٍ لَایَخْشَعُ وَعِلْمٍ لَایَنْفَعُ وَحَسْبُنَااللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَنِعْمَ النَّصِيْرُوَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ''

ترجمہ: ہم لوگ ایسی دُعا سے جو (خدا کی بارگاہ میں) نہ سنی جائے، نڈر و بےخوف دل اور غیر نافع علم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں ہم لوگوں کے لیے بس اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے وہ کیا ہی اچھا ضمانت دار اور کیا ہی بہتر مددگار ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کی تمام آل پر رحمت نازل ہو (سلسلۂ کلام یہاں پر ختم ہوا)

اس مکتوب کے تعارف کو حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کے ان اشعار پر ختم کر رہا ہوں جو آپ نے مثنوی کے آخر میں تحریر فرمایا!

نردبانِ آسمان است ایں کلام	ہر کہ زیں بر میرود آید بہام
نی بہام چرخ کو اخضر بود	بل بہامی کز فلک برتر بود
بام گردوں را از و باشد نوا	گردشش باشد ہمیشہ زاں ہوا

(۱) یہ کلام آسمان کی سیڑھی ہے۔ جو اس سے گذرتا ہے وہی چھت پر پہنچتا ہے۔

(۲) اس بام سے مراد نیلگوں آسمان نہیں ہے بلکہ وہ بام مراد ہے جو آسمان سے بھی برتر ہے۔

(۳) بامِ گردوں کو تو اس سے آواز آتی ہے۔ اور وہیں کی ہوا سے گردش میں ہے۔

سید شاہ غلام محی الدین شرفی فردوسی

۲۵ جولائی ۲۰۱۲

Marfat.com

راہِ ہدایت کے روشن مینار

راستہ غیر محفوظ ہے اور منزل بہت دور ہے۔ جسم کمزور اور دل مجبور ہے۔ جو فرصت ملی ہے اسے کام میں لانا چاہیئے۔ یہاں آرام و سکون کا کونسا موقع ہے؟ درس و تدریس، بحث و تکرار اور جبہ و دستار کی کیا ضرورت ہے؟ سب کو نذرِ آتش کر کے اپنا ماتم کرنا چاہیے)

ایک شخص نے حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ حضور میں آپ سے علم طریقت کے بارے میں کچھ سننا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے بیٹے! بہت زمانے سے میں تو خود ہی اپنے ماتم میں لگا ہوا ہوں۔ اس نے پوچھا کیوں؟ فرمایا سوچتا ہوں کہ جب شکم مادر میں فرشتوں نے میری شکل مکمل کر دی ہوگی تو پوچھا ہوگا کہ اے اللہ میں اس بچے کے متعلق کیا لکھوں؟ سعید یا شقی۔ مجھے معلوم نہیں کہ جواب کیا ملا ہوگا؟ پھر سوچتا ہوں کہ ملک الموت روح قبض کرنے آئیں گے تو پھر اسی طرح کا سوال اللہ تعالیٰ سے کریں گے کہ خدایا اس بندے کی جان سعادت پر قبض کروں یا شقاوت پر مجھے معلوم نہیں کہ کیا جواب ملے گا۔ پھر خیال کرتا ہوں کہ قیامت میں فرشتے اللہ تعالیٰ سے دریافت کریں گے کہ پروردگارا! اس بندے کو کہاں بھیجوں؟ جنت میں یا جہنم میں۔ اسکی بھی خبر نہیں کہ کیا جواب آئے گا۔ جب میں خود ان فکرمندیوں میں مبتلا ہوں تو اتنی فرصت کہاں ہے کہ تمہیں دوسری باتیں سناؤں

ماخوذ از مکتوبات

مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحیٰی منیری

Marfat.com

آدابِ زندگی

ماخوذ از

نقوشِ شرف

مشتمل بر احوال و تعلیمات سلطان المحققین حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس اللہ سرہٗ العزیز

ناشر: بزمِ فردوسیہ ٹرسٹ، کراچی

اشاعتِ دوم: ستمبر ۲۰۰۴ء

Marfat.com

ابتدائیہ

انسان ایک معاشرہ میں رہتا ہے اور زندگی لوگوں کے درمیان ہی گزرتی ہے۔ گھریلو زندگی ہو یا گھر سے باہر پڑوس، محلہ، شہر یا ملک کی معاشرتی اور معاشی زندگی، ایک انسان کو دوسروں سے واسطہ پڑتا ہی ہے، ہم مذہب اور غیر مذہب دونوں لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ معاشرتی زندگی گزارنے کے لیے ایک انسان کا دوسرے انسان اور ماحول سے طریقہ میل جول ہی کو اخلاق کہتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی ہی اعلیٰ اخلاق کا معیار ہے اور اہل ایمان کو اس اعلیٰ اخلاق کی پاسداری کا حکم ہے۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے مکتوبات صدی کے مکتوب انسٹھ (۵۹) میں 'اچھے اخلاق کے بیان' کے عنوان سے حضرت نبی کریم ﷺ کے اخلاق عالیہ کا اجمالی خاکہ پیش کیا ہے۔ ذیل میں اس سے اقتباس پیش کیا جارہا ہے!

''نیک اخلاق کی حقیقت احکام خداوندی کی بجا آوری اور رسول ﷺ کی پیروی کرنا ہے کیونکہ آپ کا رہن سہن اور آپ کے جملہ حرکات وافعال بہت پسند (پسندیدہ) تھے تو جو شخص آپ کی پیروی کرتا ہے اس کو لازم ہے کہ اس طرح زندگی بسر کرے جیسے حضرت ﷺ نے کی ہے تو ضروری ہے کہ اپنے اور غیر کے دور ونزدیک والوں کے ساتھ اچھے برتاؤ رکھے۔ اور لوگوں کے ساتھ بدمزاجی سے پیش نہ آئے، تاکہ مروت مٹ نہ جائے۔ اور بدخصلتی نہ کرے تاکہ خوش دلی میں فرق نہ آنے پائے۔ اور ہر وقت ہنس مکھ اور کم بولنے والا رہے۔ جس سے ملے پہلے خود سلام کرے۔ کیونکہ حضرت ﷺ کی ملاقات اصحاب کے ساتھ اگر ایک دن میں سو مرتبہ بھی ہوتی تو آپ ﷺ ہر بار سب کو سلام کرتے تھے۔ اور جو کچھ اس کو میسر ہے اسی میں سخاوت کرے۔ کیونکہ حضور ﷺ کی عمر میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ رات تک آپ کے پاس ایک درم یا ایک دینار باقی بچا ہو۔ اگر اتفاق سے کچھ رہ جاتا تو جب تک کسی کو دے نہ دیتے آپ ﷺ حجرے میں تشریف نہ لے جاتے۔ کسی کی غیبت، گالی اور جھوٹ زبان سے نہ نکالے۔ اور اپنے کاموں میں زیادہ تکلف اور بڑھاؤ چڑھاؤ کرنے سے پرہیز کرے۔ کیونکہ اچھے اخلاق کی صفت بے تکلفی اور سادگی ہے۔ اپنے احوال اعمال اور گفتگو میں سچائی کے دامن کو نہ چھوڑے اور شریعت کی اتباع میں کھانا، سونا، پہننا اور بولنا کم کردے اور ہر حال میں ہمت بلند رکھے اور بخل وخست کی وجہ سے کسی لالچ کے ساتھ اپنے کو آلودہ نہ کرے اور شک وشبہ اور برباد کردینے والے خیالات سے کنارہ کشی اختیار کرے اور اس کی کوشش کرتا رہے کہ ہر حال میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاق کی پیروی ہو۔ اور جہاں تک ہوسکے برے اخلاق سے پرہیز کرے۔ بلکہ اسے اپنے پاس بھی نہ پھٹکنے دے تاکہ اس کی نسبت شیطان سے نہ ملنے پائے اور کسی وقت شیطان کی طرح بدکردار اور بدزبان نہ ہو۔ حضور ﷺ سے نقل ہے کہ آپ نے فرمایا جو تجھ سے کٹ جانا چاہے اس سے مل اور جو تجھ پر ظلم کرے اس کو معاف کردے اور جو تجھ کو کچھ نہ دے اس کو دے۔ آپ ﷺ کو خدا کا یہ فرمان تھا کہ لوگوں کو خدا کی راہ پر لانے کے لئے حکمت کے ساتھ

Marfat.com

نرم الفاظ میں نصیحت فرمائیں جو بہت اچھے ہوں۔ جب موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام کے ساتھ فرعون کی تبلیغ کے لئے بھیجا گیا
تو ان سے کہا گیا فقولا له قولا لینا (اس سے نرم گفتگو میں باتیں کرنا)۔ حضرت انس مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دس
برس تک حضرت سرور عالم ﷺ کی خدمت کی۔ اتنے دنوں میں کسی کام پر مجھ کو نہیں کہا کہ تو نے کیوں کیا؟ یا برا کیا۔ جب میں
اچھے کام کرتا تو آپ دعا دیتے تھے اور جب کوئی کام خراب ہو جاتا تو فرماتے تھے و کان امر الله قدر مقدورا (اللہ کا حکم اس
کی قدرت میں پوشیدہ تھا)۔ وہ کہتے تھے کہ آپ اپنے گھوڑے کا دانہ گھاس خود دیتے، اپنے ہاتھ سے کپڑے سیتے اور پیوند لگاتے،
گھر کے کاموں میں خادموں کے ساتھ شریک ہو جاتے، جوتے کے بند ٹوٹ جاتے تو اپنے دست مبارک سے ٹانکتے، خود جھاڑو
دیتے اور چراغ جلاتے تھے۔ اگر کسی کو آپ کوئی کام کرنے کے لیے کہتے اور وہ اپنی حماقت اور نادانی کی وجہ سے نہ کرتا، اور دوسرے
لوگ اس پر لعن طعن کرتے اور تکلیف پہنچاتے تو آپ گوارا نہ فرماتے اور اس کی اجازت نہیں دیتے۔ حضور ﷺ کی تمام عمر میں گالی
گلوچ، طعن وتشنیع کے الفاظ زبان پر نہیں لائے۔ آپ کا چہرہ مبارک ہمیشہ ہنستا ہوا ہوتا اور اگر کوئی مسلمان آپ ﷺ کے پاس پہنچ
جاتا تو آپ ہی سلام کے لیے سبقت فرماتے اور اصحاب کے ساتھ اس طرح گھل مل کر بیٹھتے تھے کہ کوئی امتیاز نہ ہوتا تھا۔ یہاں تک
کہ اجنبی کو پہچاننے میں شبہ ہوتا تھا کہ حضور ﷺ کون ہیں؟ اور صحابہ کی عزت وتکریم کی وجہ سے ان کے نام نہ لیتے بلکہ ان کی کنیت
وغیرہ سے پکارتے تھے۔ اگر کسی کی کنیت نہیں ہوتی تو اس کی ایک کنیت آپ ﷺ خود رکھ دیتے تھے۔ اور اگر صحابہ میں سے یا کوئی
دوسرا شخص آپ کو پکارتا تو آپ لبیک فرمایا کرتے تھے۔ اگر بچوں کی منڈلی کی طرف سے گزرتے تو ان کو سلام کرتے۔ اور مسلمانوں کا
عیب ہمیشہ چھپایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک چور کو آپ ﷺ نے فرمایا **اسرقت قل لا** (تو نے چوری کی؟ کہہ دے نہیں) بال
بچوں اور غلاموں کا حق برابری کے ساتھ جس طرح شریعت میں ہے لحاظ رکھتے۔ اور دین کی تبلیغ کرنے میں کفار کی گالیاں، لعن طعن
اور مار تک برداشت کرتے۔ کبھی کسی سائل کو محروم واپس نہ کرتے۔ اگر کچھ موجود ہوتا تو دیتے ورنہ فرماتے اگر خدا نے چاہا ہم دینگے۔
اپنے کام کے لیے کسی پر غصہ نہ کرتے اور دین حق کے اعلان میں خوف سستی اور تغافل نہ فرماتے تھے۔ پریشانی اور بیماری کی حالت
میں اپنے دوستوں کی مدد کرتے۔ اگر کسی وقت انکو نہ دیکھتے تو ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ اگر آپ ﷺ کا غلام بیمار پڑ جاتا
تو اس کی جگہ آپ خود اس کا کام انجام دیتے تھے۔ بازار سے سودا لا دیتے تھے آزاد اور غلاموں کی دعوت قبول فرماتے اور تحفہ لے لیتے
تھے، اگر چہ ایک گھونٹ دودھ ہی کیوں نہ ہوتا۔ آپ ﷺ کے یار دوست جو کھانا بھی، اگر جائز ہوتا جیسے خرگوش وغیرہ، پیش کرتے تو
شوق سے کھا لیتے۔ کبھی کھانے میں عیب نہ نکالتے۔ اور جو کپڑا جن کا پہننا مباح ہے جب کبھی مل جاتا تھا پہن لیتے تھے۔ کبھی کمبل،
کبھی یمن کی چادر، کبھی کھدر، کبھی سفید کپڑا پہنا کرتے تھے۔ اور جو سواری مل جاتی تھی اس پر سوار ہوتے تھے۔ کبھی گھوڑا، کبھی اونٹ،
کبھی گدھا، کبھی پیدل، کبھی ننگے پاؤں، کبھی بغیر کسی چادر کے اور کبھی بغیر پگڑی اور ٹوپی کے راستہ چلتے تھے۔ جیسا موقع ہوتا۔ اور اس

Marfat.com

چٹائی پر جس پر کوئی بستر نہ ہوتا آرام فرماتے تھے۔ کوئی شخص آزاد یا غلام یا لونڈی باندیوں میں سے اپنی ضرورت کے لیے بلاتا تو کبھی ایسا نہ ہوا کہ حضور نے ان کے کاموں کو قبول نہ کیا ہو۔ اگر کوئی شخص کسی ضرورت سے آپ کے پاس آتا اور آپ نماز میں مشغول ہوتے تو آہستگی کے ساتھ جلد نماز پوری کر کے اس کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ اور اس کی ضرورت پوری کر کے پھر نماز پڑھنے لگتے۔ اور جو کوئی آپ ﷺ کے پاس آتا تھا اس کی تعظیم فرماتے تھے۔ اور اس کے بیٹھنے کو اپنی چادر بچھا دیتے تھے۔ اور اپنا تکیہ اس کو دے دیتے تھے۔ اگر وہ آپ کے آداب و احترام کا لحاظ کر کے انکار کرتا تو آپ اس کو قسمیں دیتے اور لے لینے پر مجبور کرتے۔ حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لیے آپ سواری بن جاتے اور وہ دونوں لاڈلے آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتے اور کہتے اے گھوڑے ادھر آ، ادھر جا۔ جس جس طرح وہ کہتے ویسا ہی کرتے تھے۔ ان سب باتوں کی روایت حضرت ابو سعید خدریؓ نے کی ہے، اور حدیث کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ اس طرح کے اخلاق آپ ﷺ میں تھے جو بیان کئے گئے اور اسی طرح کے بے شمار اخلاق آپ ﷺ سے مروی ہیں"۔

یہی وہ اخلاق ہیں جو علم والوں نے طریقت کے راستہ میں اختیار کئے ہیں۔ ہر حالت میں یہ لوگ شریعت کی پیروی کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور اپنے اخلاق کو سنت نبوی ﷺ کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ پچھلے صفحات میں بعنوان ذات ستودہ صفات، حضرت مخدوم جہاںؒ کے اتباع سنت کے کچھ گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جس سے آپ کا کمال شغف پاسداری سنت مطہرہ واضح ہوتا ہے۔ یہاں پر روزمرہ کی معاشرتی زندگی کے چند مزید گوشوں پر گفتگو ہوگی بشمول ان مباح باتوں کے جو امتداد زمانہ سے اور دوسری قوموں کے اختلاط سے روزمرہ کی زندگی میں راہ پا جاتے ہیں جن کو اباحت کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے اور ان کے حسن و قبح کے پہلوؤں پر نظر رکھتے ہوئے علمائے دین اختیار کرنے یا نہ کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ امتداد زمانہ سے پیدا ہونے والی صورت سے زندگی کے تمام گوشے متاثر ہوتے ہیں مثلاً اشیائے خورد و نوش، لباس، گھر، سواری، روزگار، کاروبار وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح جب دوسری قوموں سے اختلاط ہوتا ہے تو کچھ لوگ جو حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں وہ اپنے پرانے رسم و رواج بھی ساتھ لاتے ہیں اور علمائے دین ان کو مطلقاً رد نہیں کرتے بلکہ استحباب کا پہلو نکال کر اس کو اس حد تک قبول کر لیتے ہیں جن میں دین کے اصول سے اعراض نہیں ہوتا۔ اسی لیے حضرت مخدوم جہاںؒ کے زمانہ کے معاشرہ میں رائج بہت سے روزمرہ کے امور میں حضرت مخدوم جہاںؒ سے استفسار ہوتا تھا اور آپ اظہار خیال فرماتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھی آپ کے عمل یا قول کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس زمانہ کی معاشرتی زندگی میں آپ کی رہنمائی کا انداز کیا تھا۔

اذان بوقت ولادت

ایک عزیز نے سوال کیا کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان (بنگ صلوٰۃ، جسے عام طور پر کہتے ہیں) دیتے

Marfat.com

ہیں اس کی اصل کیا ہے؟ حضرت مخدوم نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔طریقہ یہ ہے کہ ایک کان میں تکبیر کہیں اور دوسرے کان میں اذان کہیں (داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت یعنی تکبیر کہیں) تاکہ دیو اور اجنا اسے نہ ڈرائیں۔روایت ہے کہ چھوٹے بچے جو روتے ہیں وہ اسی سبب سے روتے ہیں کہ دیو انہیں ڈراتے ہیں اور فرمایا کہ دیو یعنی شیاطین اجنا عالم میں اتنے زیادہ ہیں کہ جس کا اندازہ نہیں ہوسکتا اگر فرشتے آدمیوں کی حفاظت نہ کریں تو ایک ہی دن میں سب کو ختم کردیں۔ چنانچہ روایت ہے کہ ہر شخص پر ننانوے فرشتے مقرر ہیں، آنکھ پر، ناک اور اسی طرح پورے بدن پر۔

بچوں کی مکتب

ایک مجلس میں قاضی اشرف الدین اپنے خواہرزادہ (بھانجے) کو بھی ساتھ لائے۔عرض کی کہ آج ان کی مکتب کا دن ہے اور دلی خواہش یہ ہے کہ حضور کے سامنے یہ لکھے وہ اس طرح کہ حضور اپنے دست مبارک سے اس تختی پر لکھ دیں اس کو دیکھ کر یہ لکھے۔حضرت مخدوم نے یہ درخواست قبول فرمائی اور اپنے دست مبارک سے یہ چار حروف آپ نے لکھا۔ا، ب، ت، ث۔اس کے بعد اس بچہ کو ان چار حرفوں کی تعلیم اس طرح فرمائی کے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھایا۔اس نے پڑھا، پھر چاروں حروف پڑھائے جس طرح آپ نے پڑھایا بچہ نے اسی طرح پڑھا۔اس کے بعد کہا الحمد اللہ پھر یہ دعا دی کہ حق سبحانہ تعالیٰ تجھ کو عالم بنائے بعد اس کے فرمایا کہ الف با تا سے آدمی کہاں سے کہاں تک پہنچتا ہے۔اس خوشی میں اس وقت کچھ کھانا بھی لائے تھے۔دستر خوان چنا گیا، ایک کاک، تھوڑی شیرینی، حضرت مخدوم نے اٹھایا اور اس بچہ کو کھلانا شروع کیا اور فرمایا کہ جو کام تم اپنے ہاتھ سے کرتے اس کو ہم کرتے ہیں۔اس کے بعد فرمایا کہ لڑکا جس وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اس وقت تین آدمی بخشے جاتے ہیں، ماں، باپ اور معلم۔

شادی بیاہ کے رسم و رواج

حضرت مخدوم جہاںؒ سے دریافت کیا گیا کہ آج کل (دور مخدوم میں) شادی بیاہ میں جو رسم و رواج ہیں مثلاً عورتوں مردوں کا اجتماع ہوتا ہے وغیرہ کیا یہ رسم و رواج حضرت نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے وقت میں بھی تھے یا نہیں؟ حضرت مخدوم جہاں نے فرمایا یہ سب تو تھا لیکن اس طرح پر نہیں جیسا اس زمانہ میں ہے۔اجتماع ہوتا جو کچھ موجود ہوتا وہ پیش کیا جاتا۔کچھ دیر نشست و برخواست ہوتی پھر فرصت ہو جاتی لیکن آج کل جس درجہ بڑھا ہوا ہے ایسا نہ تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کو آخرت کا غم گھیرے ہوئے تھا اگر ان کے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو اس کی محبت کی خوشی ان پر غالب نہیں ہوتی۔ان حضرات کو ہر لمحہ موت، قبر اور قیامت کی فکر دامن گیر رہتی تھی۔اس زمانہ کی عورتوں کو بھی آخرت کی فکر دامن گیر ہوتی تھی۔آج کل دلوں میں آخرت کا وہ غم نہیں ہے اسی لیے شادی بیاہ کے رسوم میں تکلفات اور مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے۔

Marfat.com

دنیاوی ذمہ داری کی ادائیگی

حضرت مخدوم کی تعلیمات میں دنیا تج کرنے کی بات نہیں۔ قاضی شمس الدین حاکم چوسہ کی منصبی ذمہ داری میں کوتاہی سے بچنے کے لیے ہی حضرت مخدوم نے ان کی تعلیمات کے لیے ان کی استدعا پر 'مکتوبات صدی' تحریر فرمایا۔ آپ نے اپنے ایک مکتوب میں لوگوں کی حاجت پوری کرنے کی اہمیت واضح کرنے کے لیے ایک بزرگ کا قصہ سنایا۔ فرمایا ایک دفعہ ایک بزرگ سے کسی نے کہا اس ملک کا بادشاہ شب بیداری کرتا ہے اور رات بھر نفل نمازیں پڑھا کرتا ہے۔ بزرگ نے فرمایا بیچارہ نے اپنی راہ کھودی ہے اور دوسروں کے کام کی راہ اختیار کی ہے۔ اس بادشاہ کے لیے خدا تک پہنچنے کی راہ یہ ہے کہ وہ اپنی دولت اور انواع واقسام کی نعمتوں سے بھوکوں کو کھانا کھلائے ننگوں کو طرح طرح کے کپڑے پہنائے، برباد و پریشاں دلوں کو شاد و آباد کرے، حاجت مندوں کی حاجت برآری کرے۔ نفل نمازوں کی مشغولی اور شب بیداری درویشوں، فقیروں کا کام ہے، ہر شخص کو اپنے مناسب کام کرنا چاہئے۔ الغرض دنیا کے کام بھی کرنے ہیں، اس ذمہ داری کو بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے احسن طریقہ سے سرانجام دے۔

حاجت براری

کسی نے حضرت مخدوم جہاںؒ سے ذکر کیا کہ آج کل خواجہ ممن ملتانی مسلمانوں کے بہت کام آتے ہیں اور ان کے کاموں کو انجام دیتے ہیں۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے فرمایا کہ یہ بہت اچھا کام ہے اور بہت بڑی دولت ہے۔ سیکڑوں نماز اور روزے ایک طرف اور مومن کی حاجت روائی ایک طرف۔ مسلمانوں کے کاموں کو انجام دینا اور مخلوق کے کاموں کے لیے کوشش بڑی دولت ہے۔ یہ پیغمبروں کی سنت ہے اس کے بعد حضرت مخدوم نے اپنا واقعہ سنایا کہ جب میں حجرہ قدیم میں تھا اس زمانہ میں یہاں ایک حاکم تھا جس کا سلوک لوگوں کے ساتھ بہتر نہیں تھا۔ اکثر لوگ میرے پاس آتے کہ میرا کام کرا دیجئے۔ اور میرے لیے سفارش کر دیجئے۔ میں ہر ایک کے لیے سفارش کرتا اور سفارشی خط لکھ دیتا یہاں تک کہ اس کام کے لیے لوگوں کا ہجوم امڈ آیا۔ کبھی کبھی بشریت کی وجہ سے میں تنگ آ جاتا۔ شیخ زادہ چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں یہیں تھے۔ جس وقت لوگوں کا ہجوم امڈ آیا اتفاق سے وہ میرے پاس ہی تھے۔ جب انہوں نے دیکھا یہ کام میرے لیے مشکل ہو جاتا ہے اور میں تنگ آ جاتا ہوں تو آپ نے برداشت کرنے کا مشورہ دیا اور اس سلسلہ میں حضرت خواجہ مودود حق چشتیؒ کا ایک واقعہ سنایا کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس کو کسی آدمی سے ایک ضرورت پھنس گئی تھی اس نے بہتیرا کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا تھا۔ حضرت خواجہ سے اپنا حال بتایا اور کہنے لگا کہ حضرت اگر اس کے پاس چلنے کی زحمت کریں تو میرا کام بن جائے گا۔ حضرت خواجہ فوراً تیار ہو گئے، مصلی اٹھایا اور ساتھ ہو لئے۔ آپ کے رفقا بھی ساتھ ہو لئے۔ سفر لمبا تھا دن گزر گیا۔ بہرصورت اس شخص کے پاس پہنچے اور اس سے سفارش کی مگر اس نے نہ سنی۔ آپ نے

Marfat.com

فرمایا ہم نے اپنا کام کر دیا باقی اللہ کی مشیت۔ حاجت مند نے کہا ٹھیک ہے واپس چلتے ہیں۔ جب آپ واپس آ چکے تو اس شخص کو جس سے حاجت پھنسی ہوئی تھی اس کے لوگوں نے سمجھایا کہ دیکھو حضرت نے تم کو نہ کسی سے کہلوایا نہ خط لکھا بلکہ بہ نفس نفیس خود تشریف لائے اور تم نے ان کی بات نہ سنی۔ اب اس کو احساس ہوا، کہنے لگا کہ ٹھیک ہے اب پھر آئیں گے تو مان لوں گا۔ حاجت مند کو خبر ہوئی، پھر حضرت خواجہ کے پاس آیا اور بتایا کہ اگر آپ پھر زحمت کریں تو کام بن جائے گا۔ آپ پھر تیار ہو گئے اور اس شخص کے پاس پہنچے۔ حاجت مند کی حاجت پوری ہو گئی۔ مریدوں نے کہا حضرت آپ کے خود تشریف لے جانے کی کیا ضرورت تھی، آپ نے اگر خط لکھ دیا ہوتا تو کام ہو جاتا۔ خواجہ نے فرمایا اس نے خط کے لیے تو نہیں کہا، چلنے کے لیے ہی کہا تھا اسی لیے چلا گیا۔ اس واقعہ کو بیان کر کے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ مسلمان بھائیوں کے کاموں کو انجام دینا بڑی خدمت ہے۔

عوام الناس کی تعلیم

ایک معاشرہ کی روزمرہ کی زندگی کا ترجمان تو عام اور متوسط طبقہ ہوتا ہے جس کو علوم کی دقیق نکتہ سنجیوں سے بحث نہیں ہوتی۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے اس طبقہ کے لیے ضروری ہدایتوں کو سہل انداز میں بیان فرمایا تا کہ یہ طبقہ بھی مستفیض ہو اور معاشرہ پر مجموعی حیثیت سے اعلیٰ اخلاق کی چھاپ نظر آئے جو اسلامی معاشرہ کی پہچان بن جائے۔ ان تعلیمات پر مبنی ملفوظات کا ایک بڑا مجموعہ فوائد المریدین ہے۔ اس کتاب سے کچھ ماخوذ مضامین، حقوق العباد کے حوالہ سے، درج ذیل ہیں:

فرزندوں پر والدین کے حقوق

ماں کا حق باپ سے بڑا ہے، ماں کے حق میں رعایت کرنی واجب ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہشت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ماں باپ کی خوشنودی اولاد کے لیے بڑی دولت ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس مومن سے ماں باپ خوش ہیں اس کو جنت کی بشارت ہے اگر چہ گنہگار بھی ہو۔ مگر اگر والدین خوش نہیں ہیں تو دوزخ کی وعید بھی ہے۔ اگر والدین زندہ ہیں اور ان کی اولاد صبح آ کر ان کی خدمت کرتی ہے تو اس کو جنت کی بشارت ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوگی۔ والدین کی خدمت سے اولاد کو تنگ نہیں آنا چاہئے اگر چہ والدین کافر ہوں، ان کے لیے اسلام لانے کی دعا کرنی چاہئے۔ کسی دوسرے کے والدین کو گالی دینا منع ہے، کیونکہ یہ ایک طرح سے اپنے والدین کو گالی دینے کے برابر ہے چونکہ سننے والا بولنے والے کے والدین کو جواباً گالی دے سکتا ہے۔ ماں باپ کے حقوق میں یہ ہے کہ ان کی نماز جنازہ پڑھے اگر مومن ہیں، ان کی مغفرت کی دعا کرے، ان کے کئے ہوئے وعدہ کو وفا کرے، ان کی وصیتوں کو پورا کرے، اور ان کے رشتہ داروں کے حقوق کا خیال رکھے، ان کے دوستوں سے ملاقات کیا کرے، اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ والدین کی زیارت نصیب ہوگی۔ تابعین میں سے بعض نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی دن میں پانچ دفعہ والدین کے لیے دعا کرے تو اس سے والدین کا حق ادا ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اگر کسی کے والدین ناخوش انتقال کر گئے ہوں تو ان کو خوش اور راضی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول پارسائی اختیار کرے، دوئم ماں باپ کے قرابتمندوں کے ساتھ لگا رہے، اور ان کے دوستوں کے ساتھ دوستی بجالائے، سوئم یہ کہ ان کے لیے دعا کرتا رہے اور ان کے لئے صدقہ وخیرات کرتا رہے۔

ماں باپ پر اولاد کے حقوق

باپ پر بھی اولاد کے حقوق ہیں اور وہ یہ کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کا اچھا سا نام رکھیں، قرآن مجید کی تعلیم دیں تا کہ مسائل ضروریہ سے اس کو آگاہی ہو، اور جب بچہ بالغ ہو تو اس کی شادی کر دیں۔

حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک صاحب آئے اور اپنے بچہ کی شکایت کی کہ یہ نافرمانی کرتا ہے۔ امیر المومنین بچہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا باپ کی نافرمانی سے ڈر کیونکہ باپ کا حق بہت بڑا ہے۔ لڑکے نے کہا کہ اے امیر المومنین کیا باپ پر بیٹے کا بھی حق ہے؟ امیر المومنین نے فرمایا کہ ہاں ہے، پہلا یہ کہ کم ذات عورت کو بیوی نہ بنائے، اولاد کو لوگوں کے سامنے برا بھلا نہ کہے، لڑکے کا اچھا نام رکھے، اور اس کو قرآن مجید کی تعلیم دلوائے۔ لڑکے نے کہا کہ امیر المومنین میری ماں ہندوستانی ہے جو چار دینار میں خریدی گئی تھی، میرا نام جُعَل (بد ہیئت جھگڑالو) رکھا گیا ہے، اور مجھے قرآن مجید کی ایک آیت بھی نہیں پڑھائی گئی۔ امیر المومنین نے باپ کو کہا کہ اول نافرمانی تو تم نے کی ہے۔

والدین بچوں کے ساتھ بچپن میں جو برا سلوک کرتے ہیں بعد میں بچے ان کے ساتھ وہی برا سلوک کرتے ہیں۔

جب بچہ بولنے لگے تو پہلے اس سے کلمہ طیبہ کہلوایا جائے، اس کو سات بار تلقین کریں، پھر **فتعال اللہ الملک الحق المبیں لا الہ الا ھو رب العرش الکریم** پڑھائیں پھر آیۃ الکرسی سکھائیں اور اس کے بعد آخر سورہ حشر **ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو** تا آخر سورہ یاد کرائیں۔ جب بچہ داہنے اور بائیں ہاتھ کی تمیز کرنے لگے تو داہنے ہاتھ سے اچھے کام کرنے کی عادت لگائیں۔ جب بچہ سات سال کا ہو تو نماز پڑھنے کی تاکید کریں اور جب دس سال کا ہو تو نماز کے لیے تنبیہ کریں اور اس کا بستر الگ رکھیں اور تمام اولاد کے درمیان میوہ، پھل، ہدیہ اور سلوک کی بہتری اور مہربانی میں مساوات کا خیال رکھیں۔ بازار سے یا باہر سے خواہ پھل یا کوئی کھانے کی چیز لائیں تو پہلے لڑکیوں سے دینا شروع کریں اور اولاد کے لئے ہمیشہ اچھی دعا کریں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اولاد کے حق میں باپ کی دعا ایسی ہے جیسی پیغمبر کی دعا امت کے لیے۔ کسی وقت بھی اولاد کے لیے بد دعا نہ کریں کیونکہ اگر یہ قبول ہوگئی تو اولاد کی بربادی کا سبب ہو جائے گی۔ دوسروں کی اولاد کو بھی بد دعا نہ دیں کیونکہ اس کا اثر اس کی اپنی اولاد پر پلٹتا ہے۔

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہراس شخص پر رحمت فرماتا ہے کہ جو اپنی اولاد کی مدد اور ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔ایک بزرگ اپنی اولاد کو کسی کام کے کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے اس خیال سے کہ اگر اس سے تعمیل نہ ہوسکی تو وہ گنہگار ہوگا اور دوزخ کا مستحق ہوگا اور مجھے یہ گوارا نہیں ہے۔

رشتہ داروں کے حقوق

رشتہ داروں سے رشتہ داری منقطع کرنا گناہ کبیرہ ہے، اس لیے کہ ایسے شخص سے اللہ تعالےٰ رحمت روک لیتے ہیں اور اس شخص سے بھی جو اس کی صحبت میں رہتا ہو۔ رشتہ داروں سے سلوک ومحبت قائم رکھنا واجب ہے، رشتہ داروں میں وہ لوگ شامل ہیں جن سے نکاح جائز نہیں۔ حدیث میں ہے کہ رشتہ داروں سے برتاؤ اور سلوک کرتے رہو اگرچہ سلام کے ذریعہ ہی ہو، حدیث میں یہ بھی ہے کہ رشتہ داروں سے سلوک ومحبت کرنا عمر کو دراز کرتا ہے اور تقدیر اگر بدل سکتی ہے تو دعا سے۔ روایت ہے کہ عرفہ کی رات صحابہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کی شب رشتہ داری ترک کرنے والے کی بخشائش نہیں یعنی ثواب نہیں۔ ایک صحابی اٹھے اور باہر گئے، تھوڑی دیر کے بعد لوٹے تو حضور ﷺ نے پوچھا کہاں گئے تھے، فرمانے لگے میری خالہ مجھ سے رنجیدہ تھیں۔ آپ ﷺ نے جو فرمایا تو میں ان کے پاس گیا تھا اور ان سے اپنی صفائی کرلی۔ خالہ خوش ہوئیں اور دعا دی، میں نے بھی ان کے لیے دعا کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بہت اچھا کیا۔

ترک رشتہ داری سے وہ جماعت بھی اللہ تعالےٰ کی رحمت سے محروم ہوجاتی ہے جس میں ترک کرنے والا رہتا ہے، اور انسانوں کو روزی سے محروم نہیں کیا جاتا مگر ان گناہوں کی وجہ سے کہ رشتہ داروں سے ملاقات کو نہ جائے، ان پر مال صرف نہ کرے اور ان سے قطع تعلق کرلے۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، بندہ کا قدم جو وہ زمین پر رکھتا ہے ان قدموں سے زیادہ افضل نہیں جو وہ فرض کی ادائیگی کے لیے اٹھاتا ہے یا پھر رشتہ داروں کی زیارت اور ملاقات کے لیے۔

پڑوسیوں کے حقوق

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ پڑوسی تین ہیں، ایک وہ پڑوسی جس کا ایک حق ہے اور وہ ایسا پڑوسی ہے جو غیر مسلم ہے، دوسرا وہ پڑوسی جس کا دوحق ہے اور وہ مسلمان غیر رشتہ دار ہے اور تیسرا وہ پڑوسی جس کے تین حق ہیں اور وہ ایسا ہمسایہ کہ جو مسلمان بھی ہے اور رشتہ دار بھی۔ اس کا تین حق یوں ہے کہ یہ ہمسایہ بھی ہے، مسلم بھی ہے، اور رشتہ دار بھی ہے۔ حق ہمسائیگی چالیس گھر تک ہے اسی بنا پر بعض بزرگوں نے اپنے داہنی طرف چالیس گھروں پر ایثار فرمایا ہے اور بائیں طرف کے چالیس گھروں پر نفقہ فرمایا ہے۔

خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ پڑوسی کا حق یہ ہے کہ جب وہ قرض مانگیں تو ان کی مدد کی جائے، جب مدد کو پکاریں تو مدد کی

Marfat.com

جائے، بیمار ہوں تو مزاج پرسی کی جائے، اگر ان کو قوت نہ ہو اور مدد مانگیں تو سہارا دیا جائے، جب ان کو کوئی حادثہ پیش آئے تو تعزیت کی جائے، جب ان کے یہاں خوشی کا موقع ہو تو مبارکباد پیش کی جائے، جب وہ انتقال کر جائیں تو جنازہ میں شرکت کی جائے، گھر پر موجود نہ ہوں تو گھر والوں کا خیال رکھا جائے، پکے ہوئے کھانے سے ان کو کچھ دیا جائے اور کسی طرح بھی ان کو رنج اور تکلیف نہ پہونچائی جائے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے مجھے تین چیزیں بتائیں، اول یہ کہ کچھ سالن پکاؤ تو اس میں تھوڑا پانی زیادہ دے دو اور ہمسایوں کو پہنچاؤ اور اگر ہمسایہ ضرورت مند ہو تو ضرور دو، دوسرا یہ کہ بادشاہ کی فرمانبرداری کرو اگر چہ عیب دار ہو، اور تیسرے یہ کہ ہمسایہ جو بھی ہو جب وہ مرے اس کے جنازہ پر آؤ اگر مسلمان ہے، اس کے لیے غم کرو اگر اچھا آدمی تھا، اور اس سے خوشدل ہو جاؤ تا کہ اللہ پاک اس کو بخش دیں۔

ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے پڑوسی کو ناحق رنج و تکلیف پہنچائی تو حق تعالےٰ بہشت کی بو اس پر حرام فرمادے گا اور اس کی جگہ دوزخ میں ہوگی۔

اللہ تعالےٰ ہمسایوں کے متعلق سوال کرینگے۔ حق ہمسائیگی یہ ہے کہ اگر وہ کوئی دیوار اٹھائے تو کوئی رکاوٹ پیدا نہ کی جائے اور اگر وہ کوئی معمولی چیز پانی یا برتن وغیرہ مانگے تو انکار نہ کرے۔

بیوی پر شوہر کے حقوق

حدیث شریف میں ہے کہ یقیناً ایسی عورت جو پانچوں وقت نماز پڑھتی ہو، رمضان کے روزے رکھتی ہو، اپنے خواہشات کو برے کاموں سے روکتی ہو اور شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہو جس دروازہ سے چاہے بہشت میں داخل ہو جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کے ماسوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو عورتوں کو شوہروں کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا۔ بیوی پر شوہر کے حق کے سلسلہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیوی پر شوہر کا یہ حق ہے کہ اپنے شوہر سے باز نہ رکھے اگر چہ وہ اونٹ کے پالان پر کیوں نہ ہو، بغیر اجازت شوہر کے نفلی روزے نہ رکھے اور نہ گھر سے باہر نکلے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بیوی پر شوہر کا حق اس طرح جیسا میرا حق تم لوگوں پر، جس نے شوہر کا حق ضائع کیا اس نے خدائے عزوجل کا حق ضائع کیا۔ عورتوں کو چاہئے کہ اگر ان کا مال شوہر پر خرچ ہوا ہو تو اس کا احسان نہ جتائیں اور شوہر سے طلاق کی درخواست نہ کریں۔ فاقہ، تنگ دستی، بدحالی میں شوہر کے سامنے منہ میلا نہ کریں، اپنی پریشانیاں، دشواریاں شوہر کے سامنے زیادہ بیان نہ کریں، شوہر کی خدمت میں کوتاہی نہ کریں، محبت سے پیش آئیں، شوہر کے لیے بناؤ سنگھار کریں، شوہر سے چیخ کر نہ بولیں، اور بلا اجازت شوہر کے ماں باپ اور رشتہ داروں کے گھر نہ جائیں۔

Marfat.com

شوہر پر بیوی کے حقوق

شوہروں کو چاہیے کہ جو خود کھائیں وہ اپنی بیویوں کو کھلائیں، جیسا خود پہنیں ویسا پہنائیں، ان کو نہ تو ڈرائیں نہ مار پیٹ کریں، اور جب اللہ رب العزت فراخی عطا فرمائیں تو اس سے بیوی کو منتفع کریں اور ہمیشہ ان کو اچھے کاموں کی وصیت کرتے رہیں۔
حضرت ام المومنین بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب گھر میں ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ ہمیں لوگوں میں ہیں۔ ام المومنین کی دلجوئی کے لیے ان کی ہی سطح پر آکر ان کی دلبستگی کا سامان فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ان کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ فرمایا، ایک دفعہ وہ جیت گئیں اور دوسری دفعہ آپ ﷺ جیت گئے، پھر فرمایا چلو ایک دفعہ تم جیت گئیں اور ایک دفعہ ہم جیت گئے، بازی برابر ہو گئی۔ امت کے مردوں کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عائشہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو عورتوں کے بارے میں وصیت کی ہے یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ ان کو طلاق دینا حرام ہو۔ اے عائشہ جو مرد اپنی جانب سے اپنے اہل کا حق روکتا ہے یہ سچ اور صحیح ہے کہ اللہ رب العزت بہشت کی نعمتیں اس سے قیامت کے دن روک دے گا۔ اے عائشہ جس مرد کے پاس دو بیویاں ہیں اور ان دونوں کے درمیان خرچ اور خوراک اور خواب گاہ، کپڑے اور کھانے میں مساوات وعدل نہ کرے اور وہ دو نظر سے دیکھے تو اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور تمام آدمیوں کی لعنت ہوتی ہے۔

غلاموں اور خدمت گاروں کے حقوق

پیغامبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے خطبہ کے اندر فرمایا کہ لوگو اللہ رب العزت سے ڈرو، غلاموں اور محتاجوں کو اچھی طرح رکھو۔ جو خود کھاتے ہو ان کو کھلاؤ، جو خود پہنتے ہو ان کو پہناؤ اور ان کی طاقت اور بساط سے زیادہ کام کا ان کو حکم نہ دو کہ یہ لوگ بھی تمہارے طرح پیدا کیے ہوئے بندے ہیں۔

روایت ہے کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے غلام کی گوش مالی کی تھی، پشیمان ہوئے، غلام سے کہا کہ تو بھی میرا کان مل دے۔ اس نے کان نہ ملا، لیکن امیر المومنین نے اس وقت تک اس غلام کو نہیں چھوڑا جب تک کہ کان نہ ملوالیا۔

نقل ہے کہ ایک دن ابوذر غفاریؓ نے اپنے غلام کے چہرہ پر طمانچہ مارا، غلام حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور شکایت کی، پیغمبر ﷺ نے ابوذر غفاریؓ کو تنبیہ کی کہ نمازی کے منہ پر نہ مارا کرو اور فرمایا کہ جو خود کھاؤ وہ ان کو دو، جو خود پہنو ان کو پہناؤ اور اگر تم ان سے بدگمان ہو تو بیچ ڈالو (یعنی علیحدہ کردو)۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو لوگ اپنے زیر دستوں (محتاجوں، کمزوروں، غلاموں) کو ستاتے ہیں اور ان کے ساتھ بھلائی نہیں کرتے وہ بہشت میں داخل نہیں ہونگے۔

Marfat.com

روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ ہم نے اپنے زیر دستوں، محتاجوں کے ساتھ جو گناہ کئے ہیں اس کے لیے کتنی دفعہ توبہ کروں فرمایا روزانہ ستر بار توبہ کرو۔

اخوت بین المسلمین

حضرت مخدوم جہاںؒ نے صحابہ کرام کی طرز زندگی کے حوالے سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ فرماتے ہیں کہ صحابہ جب ایک دوسرے سے ملتے اور ایک دوسرے کا حال پوچھتے تو ان کی مراد یہ ہوتی کہ تمہارا معاملہ رب کے ساتھ کیسا ہے۔ اگر پوچھتے کہ سلامتی کے ساتھ ہو تو مراد ہوتی کہ تمہارا دین سلامت ہے؟ الغرض مقصد بس دین تھا۔ جذبہ ایثار بھی انوکھا تھا۔ ایک حکایت ہے کہ دو صحابی کی ملاقات ہوئی ایک خوب خندہ پیشانی سے ملے، دوسرے نے ذرہ برابر خندہ روئی نہیں دکھائی اور اسکی توجیہ میں نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کا ذکر کیا جس کے مطابق جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو اللہ کی سو رحمت ان پر نازل ہوتی ہے، نوے اس پر جو زیادہ خندہ پیشانی سے ملتا ہے اور دس دوسرے پر، چنانچہ میں نے چاہا کہ ساری رحمت تمہارے حصہ میں آئے۔ اسی طرح کی ایک حکایت ایک بزرگ کی بھی ہے کہ ایک دفعہ وہ بیمار پڑے، ان کی عیادت کے لیے دوستوں نے دیر کی۔ وجہ معلوم کی تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ اُن بزرگ کے مقروض ہیں اور اس لیے شرمندہ ہیں کہ کیسے منہ دکھائیں۔ بزرگ نے فرمایا کہ ہلاک ہو وہ مال جو بھائی کو بھائی سے ملنے سے باز رکھے، اور آپ نے تمام قرض معاف کرنے کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح صحابہ مسلمان بھائی کی غیبت سے پرہیز کرتے تھے۔ جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رسول اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ یکا یک مردار کی بو آنے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بو ان لوگوں کی ہے جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کے زمانے میں غیبت مردار کی بدبو سے ظاہر ہو جاتی تھی۔ البتہ بعد میں جب معاشرہ اس میں زیادہ ملوث ہو گیا تو یہ بدبو کا ہونا ختم ہو گیا۔

خوش خلقی

حضرت مخدوم جہاںؒ کی تعلیم و طرز زندگی میں خوش خلقی نمایاں نظر آتی ہے۔ زہد خشک نظر نہیں آتا۔ اگرچہ آپ کو گرسنگی پسند تھی مگر ایسا نہیں تھا کہ آپ کے حلقہ مریدان و متوسلان و عقیدت مندوں کے لیے تواضع کا اہتمام نہیں تھا۔ ملفوظات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مغرب کے بعد آپ کے یہاں دستر خوان چنا جاتا تھا۔ اسی طرح بعد نماز عید بھی آپ کے یہاں تواضع کا اہتمام ہوتا تھا۔ پھر آپ لوگوں کی دعوت بھی قبول فرماتے تھے۔

مباح رسم و رواج کو آپ جائز قرار دیتے تھے، اور زہد خشک کا انداز آپ کی تعلیم میں یا زندگی میں نظر نہیں آتا۔ اس سلسلہ میں حضرت مخدوم جہاںؒ نے قوت القلوب کا حوالہ (یہ کتاب عہد رسالت سے بہت قریب مرتب ہوئی اور معتبر کتاب ہے) دیا جس میں یہ لکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں کچھ ایسی رسمیں رائج ہو گئی ہیں جن کو اسلامی رسمیں کہتے ہیں۔ حضرت مخدوم سے سوال کیا گیا

Marfat.com

کہ عورتیں جو سیندور لگاتی ہیں یہ دوسری قوم کی مشابہت کے تحت گرفت میں تو نہیں آتا (**حدیث من تشبة بقوم فھو منھم**) حضرت مخدوم جہاںؒ نے فرمایا کہ اگر سیندور لگانا کفر ہوتا تو کنز المسائل میں وہ بزرگ ضرور بیان فرماتے۔ اس پر قاضی اشرف الدین نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں علماء نے بہت چھان بین کی ہے مگر کہیں سے یہ پتہ نہیں چلا کہ سیندور لگانا کافروں کے مذہب میں مخصوص ہے۔ یہاں پر حضرت مخدوم نے یہ کلیہ بتایا کہ اگر کافروں کے مذہب میں کوئی چیز مخصوص ہو اور اس کے مشابہت میں کام کیا جائے تو کفر ہوگا ورنہ نہیں۔ اس کی وضاحت یوں کی کہ کافر کھاتے پیتے ہیں، سوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تو ہمارا کھانا پینا، سونا وغیرہ تشبہ کے زمرے میں نہیں آتا۔ البتہ ابیر بازی کے سلسلہ میں حضرت مخدوم نے فرمایا کہ یہ تشبہ کے زمرے میں آتا ہے کیونکہ یہ ان کے مذہب میں آیا ہے۔

حضرت مخدوم نے مزاح کو جو درویشوں میں رائج ہے اس کی سند حضور اکرم ﷺ کی سنت اور صحابہ کا طریقہ بتایا۔ ایک روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں ام المومنین عائشہؓ اور سودہؓ بنت ربیعہ آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔ حریرہ یا خر پزہ کا برتن سامنے رکھا تھا۔ بی بی عائشہؓ نے بی بی سودہؓ سے فرمایا کہ حریرہ کھاؤ، بی بی سودہؓ نے انکار کیا۔ بی بی عائشہؓ نے چند دفعہ کہا مگر بی بی سودہؓ انکار کرتی رہیں۔ بی بی عائشہؓ نے فرمایا کہ کھاؤ اگر نہیں کھاؤ گی تو حریرہ تمہارے چہرہ پر مل دونگی۔ بی بی سودہؓ نے پھر بھی انکار کیا۔ اس پر بی بی عائشہؓ نے حریرہ بی بی سودہؓ کے چہرہ پر مل دیا۔ نبی کریم ﷺ اس پر ہنس پڑے۔ آپؐ نے بی بی سودہؓ سے فرمایا کہ تم بھی لو اور بی بی عائشہؓ کے چہرہ پر مل دو۔ حضرت بی بی سودہؓ نے ایسا ہی کیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ پہلے سے زیادہ ہنسے۔ ٹھیک اسی موقع پر حضرت صدیق اکبرؓ تشریف لے آئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جلدی بھاگو اپنے چہروں کو دھو ڈالو۔ بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس پر مجھ پر ایسی ہیبت طاری ہوئی جو چند دنوں تک باقی رہی یہ ہیبت حضرت صدیق اکبرؓ کی تھی۔ حضرت ابوبکر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ ایک دوسرے پر خر پزہ کے چھلکے پھینکتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ چلو ہم دونوں پانی میں غوطہ لگاتے ہیں دیکھیں کون زیادہ دیر تک دم مارتا ہے۔

الغرض صحابہ سے مزاح ثابت ہے اور بزرگان دین اسی کی اتباع میں مزاح کرتے تھے (واضح رہے کہ طنز نہیں کرتے تھے) اور اعتدال کا لحاظ رکھتے تھے۔ مگر حضرت مخدوم نے فرمایا کہ عوام الناس کا اعتدال سے تجاوز کر جانے کا احتمال رہتا ہے۔ چنانچہ عوارف میں یہ مذکور ہے کہ سعید بن عاصؓ نے اپنے صاحبزادہ کو کہا کہ ہنسی مزاح میں کمی کیا کرو کیونکہ اس کی زیادتی خوبیوں کو ختم کر دیتی ہے اور اس پر دلیری حماقت اور برائی کو بڑھاتی ہے۔ اس کا بالکل ترک کرنا موانست یعنی انس و محبت رکھنے والوں کو ناخوش کرتا ہے اور اہل محبت کو وحشت میں ڈالتا ہے۔ اسلئے ہنسی مزاح کا بالکل ترک کرنا بھی مذموم ہے اور اس میں حد سے تجاوز کرنا بھی مذموم ہے۔ حضرت مخدوم نے فرمایا کہ یہ بزرگوں نے کہا ہے کہ مزاح ہر شخص سے نہیں کرنا چاہئے، ہاں اس شخص سے جس سے تمہاری شناسائی ہو، آپس میں میل و محبت ہو اور اس کے اخلاق و کردار سے واقفیت ہو تو پھر درست ہے۔

Marfat.com

تعبیر خواب

ہر شخص خواب دیکھتا ہے اور اس کی تعبیر میں دلچسپی رکھتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ سچا خواب نبوت کا چھٹا حصہ ہے۔ خواب کی تعبیر بتانا ہر کسی کا کام نہیں ہے۔ تعبیر خواب بتانے میں ابن سیرینؒ کو کمال حاصل تھا۔ حضرت مخدوم جہاںؒ بھی اپنے وقت کے ابن سیرین تھے۔ حضرت مخدوم جہاںؒ سے لوگ اپنا خواب بیان کرتے تھے اور حضرت مخدوم اس کی تعبیر بیان فرماتے تھے۔ ملفوظات میں ایسے بہت سے واقعات مذکور ہیں۔ معدن المعانی میں تو ایک پورا باب خواب کی تعبیر پر موجود ہے۔ مختلف لوگوں کے خواب کی تعبیریں جو ملفوظات میں مذکور ہیں ان کا بیان تو یہاں پر کرنا ممکن نہیں، البتہ خواب کے بیان کرنے کے سلسلہ میں کچھ ہدایتیں اور تعبیر خواب کے کچھ اصول جو حضرت مخدوم نے بتائے ہیں ان کا بیان درج ذیل ہے۔

خواب دیکھنے والے کو ہر کسی سے خواب بیان نہیں کرنا چاہئے بلکہ کسی صالح اور متقی شخص کو بتانا چاہئے۔ اگر کوئی برا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین دفعہ تھوک دیں اور تین مرتبہ **سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر** پڑھیں تو خواب کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ برا خواب بھی دوسرے سے بیان نہ کریں۔ کہتے ہیں کہ **الفال علی ماجِری** (جو فال کہی جاتی ہے وہ ہو جاتی ہے) کے پیش نظر اگر فال کی تعبیر اچھی کی جائے تو اچھی ہی تعبیر ہوگی۔ اسی لیے بعضوں نے کہا کہ اول تو ہر کسی کے سامنے خواب بیان نہ کیا جائے، مگر اگر کوئی بیان کر ہی دے تو سننے والا کہے کہ اس کی تعبیر اچھی ہے۔ ایک ہی خواب اگر دوبارہ دیکھے تو ضروری نہیں کہ تعبیر ایک ہی ہو۔ ایک عورت کا واقعہ ہے کہ اس نے ایک خواب دیکھا کہ ایک کڑی اس کے چھت کی گر کر ٹوٹ گئی ہے وہ عورت حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور خواب بیان کیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا راہ میں تو نے خواب کسی سے بیان تو نہیں کیا؟ اس نے کہا جی نہیں، پھر حضور ﷺ نے پوچھا تیرا کوئی شخص تجھ سے جدا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا اس کا شوہر سفر میں گیا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ صحیح سلامت تیرے پاس آجائے گا۔ پھر اسی عورت نے دوبارہ یہی خواب دیکھا۔ پھر سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں تعبیر معلوم کرنے کے لئے چلی۔ راستہ میں صدیق اکبرؓ مل گئے۔ پوچھا کہاں جا رہی ہو، عورت نے خواب بیان کیا اور کہا اس کی تعبیر معلوم کرنے کے لیے حضور ﷺ کی خدمت میں جا رہی ہوں۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا وہاں جانے کی ضرورت کیا ہے، تعبیر یہ ہے کہ تیرا شوہر مر جائے گا۔ عورت نے سوچا خواب وہی ہے مگر تعبیر الگ، چلیں حضور ﷺ سے ہی پوچھ لیں۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، خواب بیان کیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ راستہ میں تو نے کسی سے یہ خواب بیان تو نہیں کیا۔ عورت نے کہا کیا ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کیا تعبیر بتائی۔ عورت نے کہا کہ یہ بتایا کہ شوہر مر جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا الفال علی ماجری (جو فال کہی جاتی ہے وہ ہو جاتی ہے)۔ دو الگ الگ مرتبہ کے لوگ اگر ایک ہی قسم کا خواب دیکھیں تو تعبیر ایک ہی نہیں ہوتی۔ حضرت ابن سیرینؒ سے چند ایک حکایتیں ایسی مذکور ہیں کہ خواب دیکھنے والے نے کسی دوسرے

Marfat.com

کو ابن سیرین کے پاس اپنے خواب کی تعبیر کے لیے بھیجا مگر اسے ہدایت کی کہ خواب اپنی طرف سے بیان کرنا۔ حضرت ابن سیرینؒ نے فوراً کہا یہ خواب تیرا نہیں ہے، اگر ہے تو فلاں بزرگ کا ہے کہ ایسا خواب وہی دیکھ سکتے ہیں۔

خواب کی تعبیر گوئی کے چند اصول حضرت مخدوم نے بتائے ہیں۔ ایک تو ہے، تعبیر بہ فعل سائل، یعنی یہ کہ خواب بیان کرنے والے پر نظر رکھے کہ بیان کرنے کے وقت ہاتھ کی جنبش کدھر ہے۔ اگر داہنے طرف یا آسمان کی طرف ہے تو تعبیر اچھی ہے اگر بائیں طرف یا نیچے کی طرف ہوتی ہے تو تعبیر بری ہے۔ اس طرح کی تعبیر کا انحصار خواب دیکھنے والے کی حرکات پر ہے۔

دوسرا طریقہ تعبیر کرنے والے کی طرف سے ہے، مثلاً تعبیر برسمع، یعنی یہ کہ خواب بیان کرنے والا جب خواب بیان کر رہا ہو تو معبر کان لگائے رکھے کہ کیسی آواز سنائی دے رہی ہے، اگر کوئی ایسی چیز سنے جس کا سننا فال نیک و مبارک ہو جیسے اذان کی آواز یا تلاوت کلام پاک کی آواز یا ذکر خدا یا تذکرہ انبیاء و اولیاء تو ایسی صورت میں اچھی تعبیر بیان کرے اور اگر ایسی آواز سنے جس کا سننا نیک فال نہیں ہے جیسے گالی بکنے کی آواز یا رونے کی آواز تو تعبیر بری ہوگی۔ اسی طرح 'تعبیر بر بصر' بھی ہے اور یہ بھی معبر کی جانب سے ہے یعنی خواب دیکھنے والے کے بیان کے وقت معبر غور سے دیکھے' اگر ایسی چیز دیکھے جس کا دیکھنا فال نیک ہو مثلاً کسی خوبصورت اور صاحب جمال پر نظر پڑے یا اسی طرح کی کوئی اور چیز دیکھے تو اس وقت تعبیر اچھی ہوگی اور اگر بری چیز دیکھے تو تعبیر بری ہوگی۔

مناسبت اور لگاؤ

روزمرہ کی زندگی میں ایسی باتوں کا ذکر یا مشاہدہ ہوتا ہے جس کے لیے کوئی عقلی دلیل سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کا واسطہ بھی معاشرہ میں بہت لوگوں کو پڑتا ہے۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے ان چیزوں کا ذکر فرمایا ہے اور فرماتے ہیں کہ ان کو مطلقاً رد نہیں کرنا چاہئے، اکثر ایسی باتوں کے پیچھے کوئی وجہ ہوتی ہے (وجہ سے مراد عقلی توجیہ نہیں ہے بلکہ دو چیزوں کا آپس کا تعلق جیسا کہ مشاہدہ میں آتا ہے)۔

حضرت مخدوم نے فرمایا کہ مشہور ہے کہ ٹوٹی ہوئی کنگھی استعمال کرنے سے افلاس آتا ہے، یا ایک ہی کنگھی کو دو شخص استعمال کر رہے ہوں تو دونوں میں مفارقت پیدا ہوتی ہے۔ یا گھر میں پیاز اور لہسن کے چھلکے کے جلانے سے اور گھر کے دروازہ کی چوکھٹ پر بیٹھنے سے بھی نکبت آتی ہے۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں کہ پہلے وہ بھی ان کو لائق اعتناء نہیں سمجھتے تھے، مگر بعد میں ان میں کی بعض چیزیں کہیں تحریر میں نظر آ گئیں۔ حضرت مخدوم کا ان امور کے متعلق موقف یہ ہے کہ وہ چیزیں جو مسلمانوں میں مشہور ہوگئی ہیں ان کو رد نہ کریں اور دوسروں کو منع نہ کریں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس کی کچھ نہ کچھ اصل ہو۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں: ''چنانچہ میں نے خود مسلمانوں کے یہاں چند چیزیں ایسی دیکھیں جو پہلے تو مجھے مکروہ معلوم ہوئیں کہ یہ عمل کہاں سے کرتے ہیں بعد میں ان کے متعلق روایتیں مل گئیں۔ مثلاً عورتوں میں مشہور ہے کہ لہسن پیاز کے چھلکے کو گھر میں نہیں جلانا چاہئے پہلے تو مجھے تعجب ہوتا تھا کہ اس کی سند کہاں سے ہے کہ نہیں جلانا چاہئے آخر جن کاموں کے کرنے سے افلاس اور غربت آتی ہے اس کے باب کو دیکھا تو وہاں یہ تحریر موجود تھی کہ لہسن پیاز کا چھلکا

Marfat.com

جلانا افلاس لاتا ہے۔ اسی طرح میں نے سنا کہ دروازہ کی چوکھٹ پر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اس سے بھی غربت آتی ہے تعجب ہوا کہ اس کی سند کیا ہے۔ آخر کار اسی باب میں دیکھا جس میں افلاس اور غربت کے اسباب کو بیان کیا ہے اس میں یہ موجود ہے کہ جو گھر کے دروازہ (چوکھٹ) پر بیٹھتا ہے وہ غربت کو دعوت دیتا ہے۔ اسی طرح گھروں میں اور دوسری جگہوں میں سنتا تھا کہ رات کے وقت جھاڑو نہیں لگانا چاہئے یہ بھی اسی باب میں مرقوم ہے کہ جو رات کے وقت گھر میں جھاڑو لگاتا ہے وہ گھر میں غربت کو لاتا ہے''۔

اسی طرح سحر کا معاملہ ہے کہ چند قسم کے الفاظ اور طریقہ سے سحر کیا جاتا ہے اور اس کے اثرات ہوتے ہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ پر سحر کیا گیا تھا۔ اس کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے معوذتین نازل ہوئیں اور جیسا کہ روایت میں آتا ہے سحر کے عمل کے لیے جو گڑیا استعمال ہوئی تھی اس میں سات گرہیں تھیں اور ان میں سات سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں۔ جب ان گرہوں اور سوئیوں کو کھولا گیا اور معوذتین کی تلاوت کی گئی تب ہی آپ کو کلی شفا ہوئی۔ غور طلب بات ہے کہ معوذتین کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس گڑیا کے دھاگے کی گرہیں اور سوئیاں بھی نکالی گئیں، صرف تلاوت سے ازالہ نہیں کیا گیا۔ اسی طرح سے بہت سے اعمال ہیں جن سے مخصوص فائدے ہوتے ہیں۔ حضرت مخدوم کے بیان کردہ ایسے دو اعمال یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا عمل: حضرت مخدوم فرماتے ہیں ''اس کی قدرت کے عجائبات کے سامنے اہل علم اور اہل عقل سرگردان اور حیران ہیں۔ چنانچہ یہ شکل نوشتہ میں آئی ہے کہ مٹی کے دو سفالی جو کوری ہو (یعنی استعمال شدہ نہ ہو) اس پر لکھا جائے اور ولادت کے وقت حاملہ کے ہاتھوں میں دیا جائے کہ دونوں آنکھوں سے اسے دیکھے پھر قدموں کے نیچے رکھ کر ذرا زور لگائے بہ آسانی ولادت ہو جائے گی ☆

☆ تسہیل ولادت کے لئے ایک اور عمل یوں ہے کہ درج ذیل دعاء کاغذ پر لکھ کر کپڑے میں لپیٹ کر جب درد لاحق ہو تو بائیں ران پر باندھ دیں۔ ولادت ہو جائے تو تعویذ فوراً نکال لیں اور اسکو گہرے پانی میں ڈال دیں۔ اس دعاء کو گڑ پر دم کر کے بوقت ولادت کھلانے سے بھی فائدہ ہوگا۔ دعاء یہ ہے
وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ (یہ سورۃ الشقاق کی آیۃ ۴۔۵ ہے)

Marfat.com

یہ شکل نو خانہ ہے اور حروف جمل بقاعدہ ابجد ہے جس طرف سے شمار کریں پندرہ آئے گا۔ جملہ علماء وحکماء اگر یہ چاہیں کہ معلوم کریں کہ یہ خاصیت کس سبب سے ہے اور اس کی خاصیت میں مناسبت کیا ہے تو نہیں جان سکتے اور وہ شکل یہ ہے:

مطبوع نسخہ میں			قلمی نسخہ میں		
ب	ط	د	۲	۹	۴
ز	ہ	ج	۷	۵	۳
و	ا	ح	۶	۱	۸

(یہ نقش عسر ولادت کے لئے ہے اور مجرب ہے)

دوسرا عمل: حضرت مخدوم نے فرمایا ''یہ روایت آئی ہے کہ اگر کسی کو سانپ کاٹ لے تو اس آیۃ کو پڑھ کر پانی پر تین دفعہ دم کر کے اس شخص کو پلا جائے اگر ایک قطرہ پانی بھی اس کے حلق میں چلا گیا تو وہ اچھا ہو جائے گا وہ آیۃ کریمہ یہ ہے:

قال القھایاموسی فالقھا فاذاھی حیة تسعیٰ ہ قال خذھا ولاتخف سنعید ھا سیرتھا الاولیٰ ۔(سورۃ طٰہٰ، آیات ۱۹ تا ۲۱)

سفر آخرت

ہر کسی کو اس کا سامنا ہے۔ قبر کی منزل کا نقشہ بڑا ہولناک ہے اور اسی لیے موت کو ہر لمحہ یاد کرنا چاہئے۔ علماء کرام اور بزرگان دین کا اس پر اتفاق ہے کہ کامیاب وہ ہے جس کا خاتمہ بخیر ہو یعنی جس کی موت ایمان پر ہو۔ حکم یہ ہے کہ مرنے والے کو کلمہ کی تلقین کریں اور اس کے سامنے آخرت کی خوش خبریوں کا ذکر کریں نہ کہ عذاب اور دشواریوں کا۔ ہر مسلمان کو اس کا غم لگا رہتا ہے کہ نکیرین سے کیسا معاملہ ہوگا۔ حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اگر ایمان کا معاملہ درست ہے یعنی 'ایمان اگر بہ گور بری صد کرامت است' کا معامہ ہے تو کامیابی ہے۔ حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اہل سعادت کے حق میں ملک الموت کی نموداری دہشت وخوف کے ساتھ نہیں ہوتی ،ان خوش نصیبوں کے حق میں فرشتہ کو اس طرح ظاہر کرتے ہیں کہ ان کو اس میں راحت، انس، خوشی اور مسرت ہوتی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ جس دن سے حضورؐ نے منکر نکیر کی خوفناک خبر دی ہے اور ضغطہ قبر بیان فرمایا ہے اس کے بعد مجھے کوئی چیز اچھی نہیں لگتی ہے، پیغامبر ﷺ نے فرمایا اے عائشہ مومنوں کے کان میں منکر نکیر کی آواز ایسی معلوم ہوگی جیسے فرزند اپنی ناں سے کہے اے ماں میرے سر میں درد ہے پھر اس کی ماں شفقت سے اس کا سر آہستہ آہستہ دبائے۔ منکر نکیر جب مومن سے سوال کرتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے، تمہارے پیغمبر کون ہیں اور تمہارا دین کیا ہے تو جب مومن ان کا صحیح جواب دے دیتا ہے تو منکر نکیر سن کر بہشت کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ اپنی جگہ دیکھ لو پھر اس سے کہتے ہیں کہ سو جاؤ اس طرح جیسے

Marfat.com

ناز ونعمت کے ساتھ دلہن سوتی ہے۔ یہ تمام خوش خبریاں تو اسی کے لیے ہیں جنہیں ہر لحہ دین کا غم لگا رہتا ہے، گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور عاقبت کی فکر رکھتے ہیں۔ یہیں سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو زندہ ہیں وہ اپنے گزرے ہوؤں کو اگر یاد رکھتے ہیں تو یہ خود بھی فکر عاقبت کی دلیل ہے۔ چنانچہ چاہئے کہ زندہ لوگ گزرے ہوئے لوگوں کے لیے دعا کریں، دعائے مغفرت کریں، صدقہ وخیرات کریں، ایصال ثواب کریں کہ ان سے خود ان کا ہی فائدہ ہے اور جو لوگ گزر چکے ہیں ان کی مغفرت اور بلندی درجات کا یہ ذریعہ ہے۔ حضرت مخدوم نے فرمایا کہ مردہ کے لیے پہلی شب سب سے مشکل ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کے عزیزوں کو چاہئے کہ اس شب خوب صدقہ خیرات کریں اور دو رکعت نماز اس طریقہ سے پڑھیں کہ پہلی رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور دس بار سورہ تکاثر اور دس بار سورہ اخلاص اور اسی طرح دوسری رکعت میں پڑھیں اور اس نماز کا ثواب مردہ کو بخش دیں۔ عام دنوں میں ایصال ثواب کرتے رہیں، دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھ کر بخشنے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اسی طرح بوقت تدفین قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے قرآنی آیۃ پڑھیں اور مردہ کی تلقین کے لیے اللہ تعالےٰ کی تحمید وتمجید کریں اور قرآنی آیتیں پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔ حضرت مخدوم جہاںؒ کے ملفوظات معدن المعانی کے پچپنواں (۵۵) باب اور مکتوبات صدی کے اکیسویں مکتوب کا مطالعہ اس سلسلہ میں مزید تفصیل کے لیے مفید ہوگا۔

ایمان، اسلام، اور شریعت

عقیدہ توحید: ایمان کی بنیاد عقیدہ توحید باری تعالیٰ ہے۔ توفیق الٰہی سے جب راہ ہدایت نصیب ہوتی ہے تو توحید باری تعالیٰ پر کامل یقین ہوتا ہے اور یہ عقیدہ راسخ اور تصورات باطلہ سے منزہ جبھی ہوتا ہے جب ایمان کی روشنی رسالت کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ اور رسول کا فرمان قبول کرنا ہی دین ہے۔ اس کا اندازہ گزشتہ صفحات میں علم کلام اور فلسفہ سے متعلق علمی بحث سے بخوبی ہو جاتا ہے کہ عقیدہ کی صحت کا انحصار بس قرآن وسنت پر ہے ورنہ

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے پر سرا ملتا نہیں

حضرت مخدوم جہاںؒ نے توحید کے چار درجے بتائے ہیں پہلا درجہ یہ ہے کہ زبان سے **لاالہ الااللّٰہ** تو کہا جائے مگر دل سے رسالت اور توحید حق کا انکار ہو۔ یہ منافقوں کا حال ہے اور ایسے توحید سے قیامت میں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ دوسرے درجہ کی دو شاخیں ہیں ایک شاخ سے متعلق گروہ زبان سے **لاالہ الااللّٰہ** کہتا ہے اور دل سے اس پر یقین رکھتا ہے اللہ کو ایک سمجھتا ہے اور اس کا کسی کو شریک نہیں گردانتا۔ یہ عقیدہ تقلیداً ماں باپ میں اپنایا ہوتا ہے اور اس پر ثابت قدم رہتا ہے۔ عام مسلمانوں کا تعلق اسی گروہ سے ہے۔ دوسری شاخ سے متعلق گروہ متکلمین کا ہے کہ وہ بھی زبان سے لا اللہ الا اللہ کہتے ہیں اور دل سے اس پر یقین

Marfat.com

رکھتے ہیں اور مزید یہ کہ اس کے متعلق بے شمار دلیلیں بھی رکھتے ہیں۔ عام مسلمین اور متکلمین کی توحید وہ توحید ہے کہ شرک جلی سے نجات پانا اس سے وابستہ ہے۔ سلامتی آخرت سے ملحق ہے۔ خلود دوزخ سے رہائی اور بہشت میں داخل ہونا اس کا ثمرہ ہے۔ تیسرے درجہ میں عارفوں کا گروہ شامل ہے کہ یہ موحد مومن بہ اتباع پیر طریقت مجاہدہ وریاضت میں مشغولیت کی وجہ سے ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ گیا ہے کہ اس کے دل میں نور بصیرت پیدا ہوگئی ہے اور اس نور سے اس کو یہ مشاہدہ حاصل ہے کہ فاعل حقیقی بس اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ اور توحید کے چوتھے درجہ میں کثرت اذکار واشغال وریاضت ومجاہدہ سے سالک ترقی کرکے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ بعض بعض وقت شش جہت میں اللہ تعالےٰ کے ماسوا اس کو کچھ اور نظر ہی نہیں آتا۔ تجلیات صفاتی کا ظہور اس شدت سے اس کے دل پر ہوتا ہے کہ ساری ہستیاں اس کی نظر میں گم ہو جاتی ہیں، اس کیفیت کو فنافی التوحید کہتے ہیں۔ درجہ چہارم میں سالکوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں۔ کسی پر فنافی التوحید کی کیفیت ہفتہ میں ایک دو لمحہ ہوتی ہے کسی پر ہر روز سات دو ساعت ہوتی ہے۔ فنافی التوحید کا ایک اگلا مرتبہ الفناء عن الفناء ہے اس کا تعلق بھی چوتھے درجہ سے ہے۔ اس مرتبہ میں سالک کو کمال استغراق کی وجہ سے اپنی خبر بھی نہیں رہتی اور نہ اس کو یہ آگاہی رہتی ہے کہ وہ فنا ہو گیا ہے یہاں تک کہ جمالی اور جلالی تجلی کا فرق بھی نظر نہیں آتا۔

حقیقت توبہ

عقیدہ توحید تو ایمان کی شرط ہے اس پر استقامت کے لیے توبہ کرنا اور توبہ کرتے رہنا ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے

توبوا الی اللّٰہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون (یعنی اے مومنو تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو شاید تمہاری بہتری ہو جائے)۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے مکتوبات صدی کے دوسرے ہی خط میں توبہ کی اہمیت کا بالتفصیل ذکر فرمایا ہے۔ آپ مندرجہ بالا آیۃ کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ یہ آیۃ صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی شان میں نازل ہوئی۔ وہ حضرات تو ہمہ تن تائب تھے۔ کفر سے سخت بیزار، ایمان سے نہایت رغبت ودلچسپی رکھنے والے، گناہ پر ان حضرات نے لات ماری ہوئی تھی اور طاعت وعبادات میں مشغول تھے، پھر بھی ان کے لیے توبہ کا حکم کیا معنی؟ ایک بزرگ نے اس کا جواب یوں فرمایا کہ توبہ ادنیٰ، اعلیٰ سب پر فرض ہے ہر آن اور ہر ساعت۔ مگر ہر محل میں توبہ کی صورت بدل جاتی ہے۔ کافر پر کفر سے توبہ کرنا اور ایمان لانا فرض ہے۔ عاصیوں پر گناہ سے توبہ کرنا اور عبادت میں مشغول ہونا فرض ہے۔ محسنوں پر فرض ہے کہ افعال حسن سے احسن کا قصد کریں۔ واقفان راہ پر فرض ہے کہ وہ ایک مقام پر ٹھہرے نہ رہ جائیں روش سالکانہ اختیار کریں۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خود رسالت مآب ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ہر روز ستر بار استغفار کرتے ہیں (کسی روایت میں سو بار بھی آیا ہے) اس کا سبب یہ تھا کہ آپ کو ہر ساعت ترقی مقام ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبہ پر پہنچتے تھے۔ مرتبہ اول کو مرتبہ دوم سے کمتر سمجھتے تھے اس لیے آپ استغفار کرکے صواب سے اصوب کی طرف رجوع فرماتے تھے۔ یہیں سے یہ جو مشہور ہے کہ **حسنات الابرار سیئات المقربین**

Marfat.com

(ابرار کے حسنات مقربین کے سیئات ہیں) اس کا مفہوم بھی واضح ہو جاتا ہے۔توبہ کے اصل معنی رجوع کرنے کے ہیں۔ اور اس رجوع کی کیفیت کا انحصار اس پر ہے کہ آدمی کس مقام میں ہے۔عوام کی توبہ کا مقصد یہ ہے کہ گناہ جو سرزد ہو گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور اس پر جو عذاب کی وعید ہے اس سے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔خاص لوگوں کی توبہ اس لیے ہوتی ہے کہ جس قدر نعمتیں عطا ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں اس اعتبار سے خدمت اور اطاعت نہ ہو سکی۔خاص الخاص لوگوں کی توبہ اس لیے ہوتی ہے کہ ہم نے اپنے کو صاحب طاقت وقوت کیوں سمجھا۔ہم نے اپنے کو موجود کیوں سمجھا۔عاجز و نیست کیوں نہیں سمجھا۔توبہ کے سلسلہ میں ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ توبہ کرکے آدمی یہ سمجھ بیٹھے کہ اس پر استقامت ہو گئی اور پھر گناہ نہیں ہوں گے۔ بیشک نیت تو یہی ہونی چاہئے کہ پھر اس گناہ کا اعادہ نہ ہوگا۔مگر بشریت سے مغلوب ہو کر اگر پھر گناہ سرزد ہو جائے تو بددل نہ ہو بلکہ پھر صدق دل سے توبہ کرے۔ عام لوگوں کا کیا کہا جائے، بزرگان دین سے بھی توبہ کے بعد پھر گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔حضرت مخدوم جہاںؒ ایک بزرگ کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ توبہ کرنے کے بعد وہ پھر معصیت میں گرفتار ہو گئے۔نہایت نادم ہوئے اور دل میں خیال کہ اب اگر ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتے ہیں تو نہ جانے کیا عتاب ہوگا۔اس خیال میں تھے کہ ہاتف نے آواز دی او[illegible] تعالیٰ کا پیغام سنایا کہ تو نے میری اطاعت کی میں نے تجھے اس کا اچھا بدلہ دیا۔پھر بے وفائی تو نے کی اور مجھ کو چھوڑ دیا۔میں [illegible] کو مہلت دی۔اب اگر تیرے جی میں ہے کہ رجوع کرے تو تجھے میں صلح کے ساتھ قبول کرلوں گا۔

اب سوال یہ ہے کہ طاعت و گناہ کا معیار کیا ہے؟ جواب تو واضح ہے کہ جیسا حضرت رسالت مآب ﷺ [illegible] وہی ہے اور اس کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی اسلام ہے۔مگر یہ بھی کیسے محقق ہوگا؟ یعنی دین کے ماخذ کیا ہیں؟ یعنی اللہ کے [illegible] (شریعت) کیسے معلوم ہوں؟ جماعت سنت والجماعت کے یہاں دین کے ماخذ چار ہیں۔یعنی قرآن، سنت، اجماع ا[illegible] [illegible]صل میں تو دو ہی ہیں یعنی قرآن اور سنت، اجماع اور قیاس کی دلیل بھی انہی دو اصل ماخذ سے قائم ہے۔قرآن و سنت [illegible] حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے، اس سلسلہ میں حضرت مخدوم کی تعلیمات کا کچھ بیان کرنا مناسب ہوگا۔

کلام اللہ

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق یہ بھی فرمایا گیا کہ **ومتکلم بکلام واحد ازلی قائ[illegible] بذاته لیس من جنس الحروف والاصوات** (یعنی وہ اپنے ازلی واحد کلام کے ساتھ متکلم ہے جو اس کی [illegible] کے ساتھ قائم ہے جو حروف و آواز کی جنس سے نہیں ہے بلکہ مضمون ہے) حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کلام خدا [illegible]ق نہیں ہے۔حضرت مخدوم جہاںؒ نے **ارجع الی القران فی جمیع الاحکام** (تمام حکموں میں قرآن [illegible] رجوع کرو) جو شیخ الشیوخ کا قول ہے کی وضاحت کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ جب کوئی مسئلہ ہو تو پہلے قرآن میں تلاش کرو اس [illegible] ؤ تو قرآن کے

Marfat.com

بتائے ہوئے اصول پر ڈھونڈو یعنی سنت میں تلاش کرو۔ اگر سنت میں نہ ملے تو حسب ہدایت سنت اجماع میں تلاش کرو۔ اور اگر اجماع میں نہ ملے تو اجتہاد کی طرف رجوع کرو بشرطیکہ مجتہد کی صفت تم میں ہو۔

تفسیر قرآن بیان کرنا ہر کسی کا کام نہیں۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں کہ تفسیر بیان کرنے کے لیے عربی لغت، جیسا کہ وقت نزول رائج تھا، سے واقفیت اور شان نزول سے واقفیت ضروری ہے۔ حضرت عمر خطابؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کے ہاتھ میں آپ نے قرآن دیکھا، اس میں ہر آیۃ کے نزدیک اس کی تفسیر لکھی ہوئی تھی۔ آپ نے قینچی منگا کر اس کو کاٹ ڈالا۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے قرآن شریف میں اپنی رائے کو دخل دیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ اسی لیے صحابہ کرام تفسیر بیان کرنے سے گریز کرتے تھے اور ان صحابہ کے پاس رجوع کرنے کے لیے کہتے تھے جنہیں صحابہ کے درمیان علم تفسیر میں کمال حاصل تھا مثلاً ابن عباسؓ۔ ایک سوال کے جواب میں حضرت مخدوم نے فرمایا کہ قرآن شریف لوح محفوظ کے مطابق جمع کیا گیا ہے نہ کہ ترتیب نزول کے اعتبار سے۔ جب وحی آتی تو نبی کریم ﷺ اسی وقت لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق اس کی کتابت کروا دیتے تھے اور صحابہ اسی ترتیب سے یاد کرتے تھے۔

حضرت مخدوم جہاںؒ کو تفسیر میں تفسیر زاہدی بہت پسند تھی اور فرماتے تھے کہ ضروریات دین کے لیے جتنی باتیں ضروری ہیں وہ سب اس تفسیر میں موجود ہیں۔ ساری ضروری چیزیں بیان کردی ہیں مگر اتنا طول بھی نہیں دیا ہے کہ طبیعت پر بوجھ پڑے۔ حضرت مخدوم نے ایک دفعہ تفسیر کبیر مطالعہ کے لیئے منگوائی ایک جلد پڑھ کر یہ فرمایا کہ اس تفسیر میں بحث اندر بحث بہت ہے جس سے بیان اتنا طویل ہو جاتا ہے کہ اتنی باتوں کا یاد کرنا مشکل ہوتا ہے۔ آپ نے قاضی اردل قاضی بدرالدین کے حوالہ سے مولانا شمس الدین یحیٰؒ، جو اپنے وقت کے مشہور عالم اور بڑے بزرگ تھے اور حضرت نظام الدین اولیاؒ کے خلیفہ تھے، کے متعلق یہ فرمایا کہ اگرچہ مولانا شمس الدین کے پاس عربی زبان میں بہت سی تفسیریں تھیں مگر آپ بھی اکثر تفسیر زاہدی ہی کی طرف رجوع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس میں جو لذت اور شیرینی ہے وہ دوسری تفسیر میں مجھے نہیں ملی۔

تفسیر زاہدی کے متعلق ایک روایت حضرت مخدوم نے یوں بیان فرمائی کہ جب یہ تفسیر تصنیف ہوگئی تو امام زاہد نے اپنے شاگردوں کو کہا کہ اس مسودہ کو دریائے دجلہ میں ڈال آؤ۔ شاگردوں کو بڑا تردد ہوا کہ امام کا اتنی محنت سے تیار کردہ مسودہ تو تلف ہو جائے گا، چنانچہ اپنے پاس رکھ لیا۔ امام کے پوچھنے پر کہ آیا دریا میں ڈال دیا، شاگردوں نے کہا کہ ہاں ڈال دیا۔ آپ نے پوچھا کہ پھر کیا دیکھا۔ اب شاگردوں کے پاس جواب نہ تھا۔ پھر امام نے فرمایا کہ اب جاؤ اور ڈال آؤ۔ شاگردوں نے جب ڈالا تو دیکھا کہ پانی ہٹ گیا اور ایک صندوق نمودار ہوا جس میں یہ کتاب بند ہوگئی۔ پانی اپنی جگہ پر آ گیا۔ دوسرے دن امام نے پھر بھیجا کہ جاؤ اور کتاب کو لے آؤ۔ شاگرد گئے کتابیں دریا کے کنارے پڑی تھیں۔ وہ لے آئے اور امام کو پیش کر دیا۔ یہ چار جلدیں تھیں۔ ان میں جن غلطیوں کی نشاندہی حضرت خضر علیہ السلام نے کی تھیں انہیں تصحیح کردی گئی (حضرت خضر علیہ السلام سے حضرت امام زاہد نے وعدہ

Marfat.com

لیا تھا کہ وہ غلطیوں کی نشاندہی کر دینگے)۔حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اس کتاب کی مقبولیت اور شیرینی اسی وجہ سے ہے۔اس تفسیر کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اس میں بہت سی تفاسیر کی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں امام زاہد کا انداز بیان کچھ یوں ہوتا ہے کہ 'اس آیۃ کی تفسیر مشکل ہے۔مختلف لوگوں نے کچھ نہ کچھ لکھا ہے۔ان تحریروں میں جہاں کہیں بھی اصول شریعت کے معیار پر پرکھنے سے جو غلطی واضح ہوئی ہے اس کی نشاندہی کر دی گئی ہے اور غلطی کو واضح الفاظ میں غلط بتا دیا گیا ہے'۔ایسی بے شمار غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے، ان میں حضرت زید اور بی بی زینب سے متعلق واقعہ طلاق بھی ہے جس میں بعض نے یہ لکھ دیا ہے کہ حضرت محمد مصطفے ﷺ نعوذ باللہ یہ چاہتے تھے کہ حضرت زید طلاق دیدیں تا کہ آپ حضرت بی بی زینب سے نکاح کرلیں مگر ظاہراً کہتے یہ تھے کہ طلاق مت دو۔امام زاہد نے اس کو غلط بتایا ہے اور حقیقت واضح کر دی ہے کہ از روئے شریعت یہ نبی کریم ﷺ پر اتہام ہوگا اور یہ ممکن نہیں۔اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق بعض جگہ یہ لکھا ہوا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام چالیس دن تک سلطنت کے زوال میں مبتلا رہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی زوجہ ایک بت لے آئی تھیں اور چالیس دنوں تک اس کی پرستش کرتی رہیں۔امام زاہد نے کہا کہ یہ بھی غلط ہے کہ جب ہم جیسے لوگوں کے لئے کسی کافرہ بیوی کو گھر میں رکھنا جائز نہیں تو ایک نبی کے لئے کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

قرآن سے استفادہ کے طریقے

تلاوت قرآن پاک سے متعلق حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی وصیت میں مذکور ایک عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مخدوم جہاں نے فرمایا کہ ظاہراً سے مراد ہے کہ زبانی پڑھے، ناظراً سے مراد ہے کہ دیکھ کر پڑھے، سراً وعلانیۃً سے مراد ہے کہ خلا ملا پڑھے (یعنی کبھی آہستہ اور کبھی جہراً پڑھے) بالفھم سے مراد ہے کہ معنی خوب سمجھ کر پڑھے، تدبر سے مراد یہ ہے کہ تلاوت قرآن کے وقت اگر کسی آیۃ میں ذوق پیدا ہو، مثلاً وعدہ کی آیۃ سے انبساط پیدا ہو یا وعید کی آیۃ سے خوف وحزن پیدا ہو، تو اس آیۃ کی تکرار کرے۔ایک سوال کے جواب میں کہ اگر کسی میں نہ فہم ہو نہ تدبر ہو نہ حزن وبکا کی چوٹ دل پر لگی ہو تو ایسا آدمی قرآن پڑھے یا نہ پڑھے، حضرت مخدوم نے فرمایا کہ ضرور پڑھے کیونکہ اس سے کم از کم زبان ہی ایک نیک کام میں مشغول رہے گی اور یہ بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

حضرت امام احمد حنبلؒ سے منقول ایک روایت کا حضرت مخدوم نے ذکر فرمایا اور وہ اس مسئلہ میں تھا کہ آیا قرآن سمجھ کر پڑھے یا بغیر سمجھے پڑھے حضرت امام احمد حنبلؒ نے ایک شب اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ کون سا عمل بہتر ہے جو تیری بارگاہ میں تقرب کا سبب ہے، ارشاد ہوا وہ میرا کلام ہے۔امام نے سوال کیا کلام پاک کے معنی سمجھ کر پڑھنا چاہئے یا بغیر سمجھے۔ارشاد ہوا دونوں طرح۔حضرت علیؓ سے بھی یہ روایت ہے کہ جب کوئی شخص نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھتا ہے تو ہر حرف کے بدلہ سو نیکیاں

Marfat.com

لکھی جاتی ہے اگر بیٹھ کر پڑھتا ہے تو پچاس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ باوضو تلاوت کرنے میں ہر حرف پر پچیس نیکیاں اور بے وضو تلاوت کرنے پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہے۔

آداب تلاوت میں حضرت مخدوم جہاںؒ کا یہ بھی فرمانا ہے کہ اگر کوئی نمازی نماز پڑھ رہا ہو تو برابر میں تلاوت کرنے والا آہستہ تلاوت کرے تاکہ نماز میں خلل نہ ہو۔ اگر کلام پاک کے اوراق بوسیدہ ہو جائیں تو انہیں پاک زمین میں دفن کر دینا چاہئے (یا گہرے پانی میں مثلاً تالاب، دریا، سمندر وغیرہ میں غرق کر دینا چاہیے)۔ آداب قران شریف میں یہ بھی ہے کہ قرآن شریف اگر کوئی دے تو اسے دونوں ہاتھوں سے قبول کرنا چاہئے۔

سنت نبی کریمؐ

قرآن کے بعد دین کا دوسرا ماخذ سنت نبی کریم ﷺ ہے اور سنت کا علم احادیث سے حاصل ہوتا ہے اور اب احادیث ہی سنت کے مترادف کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ قرآن وحی جلی ہے کہ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی اور وحی خفی بغیر واسطہ حضرت جبرئیل امین نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی، اس کو حدیث کہتے ہیں[۱۱]۔ مگر احادیث کے اصل ماخذ تو صحابہ کرام ہی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے قول، فعل اور تقریر سے امت کو باخبر کیا۔ اور یہ علم روایتاً آگے بڑھا اور ان کو تحریری شکل میں لانے کا باقاعدہ کام دوسری اور تیسری صدی ہجری میں شروع ہوا اور تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں اس میں کمال پیدا ہوا۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے فرمایا کہ ''حدیث کا علم ایک مشکل علم ہے قرآن کی ساری باتیں اس میں موجود ہیں جب تک ان سب کو نہیں جانے گا کسی ایک حدیث کے بھی معنی بیان نہیں کر سکتا۔ ہاں! حدیث کے معنی وہی بیان کر سکتا ہے جو قرآن کے معانی اور مطالب پر حاوی ہو۔ اگر کوئی حدیث اس کے سامنے آجائے تو اس کو قرآن سے دیکھے اگر قرآن کے موافق پائے تو قبول کرے اور اگر قرآن کی مخالف ہو تو اسے قبول نہیں کرے گا۔ جو شخص قرآن کے معنی اور تفسیر ہی کو نہیں جانتا وہ اس سے مقابلہ کیسے کرے گا''۔ روایت کے اعتبار سے حضرت مخدوم جہاںؒ نے احادیث کی تین قسمیں بتائی ہیں، متواتر، مشہور اور احادیث (حضرت مخدوم جہاںؒ نے شاید استنباط احکام شریعہ کے حوالہ سے مختصراً تین قسمیں بتائی ہیں ورنہ اصول حدیث میں زیادہ وضاحت کی گئی ہے اور چار قسمیں بتائی گئی ہیں۔ متواتر، مشہور، عزیز اور غریب۔ اور مشہور، عزیز اور غریب اجمالاً احاد کہلاتے ہیں)۔ حضرت مخدوم متواتر کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ سے ایک جماعت روایت کرے اور اس جماعت سے دوسرے طبقہ کی بھی جماعت روایت کرے اور مختلف مسکن اور شہروں سے یہ نقل کی جاتی رہیں۔ ایسی احادیث کا درجہ قرآن کے برابر ہے اور اپنے تمام احکام میں ان پر ایمان لایا جائے گا اور اعتقاد رکھا جائے گا۔ اس کا قبول کرنا عین ایمان ہے اور اس کا رد کفر ہے۔ حدیث مشہور بھی متواتر کی ہی طرح ہے مگر فرق یہ ہے کہ عصر اول میں یہ احاد ہی تھی مگر عصر ثانی، ثالث اور رابع میں روایت کے اعتبار سے یہ

Marfat.com

بھی متواتر کے درجہ میں ہوگئی۔ بہرصورت اپنی اصل میں تو یہ بھی احاد ہے اس لیے اس کا منکر کافر نہیں ہوگا۔ اس لیے ایسی احادیث ایمانیات کے لیے حجت نہیں مگر عمل کے لیے ہیں۔

فقہ

تمام امور دین میں مسائل کے استنباط کے لئے قرآن اور احادیث ہی اصل ماخذ ہیں اور پھر اجماع امت بھی۔ اگر کسی مسئلہ میں ان تینوں سے بات واضح نہ ہو سکے تو پھر قیاس کریں گے اور یہ اجتہاد ہوگا۔ اجتہاد کرنے کا حق ہر کسی کو حاصل نہیں ہے۔
حضرت مخدوم جہاںؒ نے اپنے زمانے کے ان نااہل لوگوں کی اس دلیری پر تاسف کیا ہے کہ جو علم سے نابلد ہیں مگر اجتہاد کرتے ہیں۔ کسی نے حضرت مخدوم جہاںؒ سے کسی صاحب کا ذکر کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ انہوں نے فتویٰ لکھا ہے کہ ریشمی سربند پہنا حرام ہے۔ حضرت مخدوم نے فرمایا:

''ایسے لوگوں کی بات کا کیا اعتبار۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ ایسے لوگ روایت کو سمجھتے بھی ہیں جو ان کی بات کوئی قبول کرے۔ جو صاحب دین ہیں، مقتدائی اور رہبری کے لائق ہیں، اور قابل اعتماد ہیں ان کی بات قبول کرنے کی ہیں لیکن ہر شخص کی بات اعتبار کی نہیں ہوتی۔

اب تو یہ حال ہے کہ ہدایہ اور بزودی پڑھ کر مفتی بن گئے ہیں اور فتویٰ لکھنے لگے۔ اگر ایسے لوگوں سے عقیدہ اور معرفت کا کوئی مسئلہ پوچھے تو جواب دینے سے قاصر رہیں گے۔ نہ ان کے دین کا ٹھکانہ نہ ان کو دانشمندی حاصل پھر ایسے لوگوں کا اعتبار ہی کیا۔''

حضرت مخدوم سے سوال کیا گیا کہ کیا زمانے کے بدلنے سے فتویٰ بدل جا سکتا ہے؟ حضرت مخدوم نے فرمایا کہ ہاں بدل جا سکتا ہے:۔
وہ مسائل جن میں اجتہاد سے کام لیا جا سکتا ہے عہد اول میں ان کے لیے جو فتویٰ صادر ہوا وہ دوسرے تیسرے عہد والوں کے لیے مشکل بن گیا۔ ایسے فتاویٰ دوسرے اور تیسرے عہد میں بدل دیئے گئے۔ **یتغیر الفتوی بتغیر الزمان** سے یہی مراد ہے۔
اپنے استاد حضرت شرف الدین ابوتوامہؒ کے تبحر علمی کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ حضرت مولانا کو سبق پڑھانے کے وقت اگر کسی مسئلہ میں مشکل ہو جاتی تو غور و فکر میں ڈوب جاتے۔ اس وقت اپنے سربند کو کندھے پر ڈال لیتے اور ہاتھ میں لے کر اس سے شغل کرتے یہاں تک کہ وہ مشکل مسئلہ حل ہو جاتا۔ اس کے بعد یہ شغل چھوڑ کر سبق پڑھاتے۔ جو اصحاب دین ہیں قرآن وحدیث کے معانی سے واقف ہیں وہ یہ جان سکتے ہیں کہ یہ روایت کس جگہ ہے اور اس کا اطلاق کہاں ہوگا۔ اس زمانہ میں اگر مفتیوں سے حدیث پوچھئے تو یہ جواب دینے سے قاصر رہیں گے۔ اور اصل بات یہی ہے کہ تفسیر و احادیث پر عبور اور نظر ہونی چاہئے اس وقت وہ فتویٰ لکھ سکتا ہے۔ فتویٰ وہی ہے جو قرآن اور احادیث سے اخذ کیا گیا ہو''۔

حضرت مخدوم جہاںؒ کا مقام تو مجتہد کا تھا مگر عملاً حنفی المذہب تھے۔ فقہی احکام میں حضرت مخدوم کا قول یہ تھا کہ جہاں

Marfat.com

تک سہل کا راستہ ممکن ہو اختیار کیا جائے۔ البتہ بزرگان دین کا طریقہ یہ ہے کہ مشکل راستہ اختیار کرتے ہیں تاکہ تہذیب نفس میں مدد ملے۔ مختلف فقہوں میں جہاں تعارض پایا جائے اس سلسلہ میں مقلدوں کے لئے حضرت مخدوم کا مشورہ یہ ہے کہ، عبادات کے باب میں، جہاں تک ممکن ہو یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ جس میں سب پر عمل ہو جائے۔ مثلاً اگر کسی فقہ میں وضو کے لیے چوتھائی سر کا مسح ضروری ہے اور کسی میں پورے سر کا مسح ضروری ہو تو پورے سر کا مسح کیا جائے۔ (البتہ عبادات کی حد تک تو ممکن ہے جیسا کہ تصریح کردی گئی ہے۔ معاشرت سے متعلق مسائل میں مشکل ہو جائے گی، اس لیے ان امور میں مقلد کا اپنی فقہ پر کار بند رہنا ہی مناسب ہے) حضرت مخدوم فرماتے ہیں کہ مجتہد کے لیے دوسرے مجتہد کی تقلید مناسب نہیں البتہ بعض حالتوں میں مجتہدین نے ایسا کیا بھی ہے۔

شریعت

اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کو شریعت کہتے ہیں۔ ان کی دل سے تصدیق کرنا اور زبان سے انکا اقرار کرنا ایمان ہے۔ پیغمبروں کا وحی کی طرف لوگوں کو بلانا دعوت کہلاتا ہے اس دعوت پر سر تسلیم خم کرنا اسلام ہے۔ شریعت کے اوامر ونواہی کا علم کس طرح حاصل ہوتا ہے اس کا ذکر اوپر کیا گیا۔ اب ایک مسلمان ان اوامر ونواہی پر کیسے عمل کرے اور اس کو فروغ دے (یعنی دین کی دعوت دے) اس کا جاننا بھی ضروری ہے۔

ائمہ مجتہدین نے احکام شریعت کا بیش بہا سرمایہ مرتب کیا۔ شریعت مطہرہ کے علم کا یہ بڑا ذریعہ ہیں، انہی سے اوامر ونواہی کا پتہ چلتا ہے۔ اور سنت نبی کریم ﷺ کا پتہ بھی اسی سے چلتا ہے۔ حضرت مخدوم جہاںؒ شریعت پر مکمل کار بند تھے، سر مو انحراف نہیں فرماتے اور یہی تعلیم فرماتے تھے۔ مسائل دین میں سنت کی پابندی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ راہ سلوک کے چلنے والے کے لئے شریعت اور سنت پر عمل کرنا ضروری قرار دیتے تھے۔ اس ضمن میں حضرت مخدوم کی تعلیمات کے چار پہلو سے یہاں پر کچھ گفتگو ہوگی۔ پہلا عقیدہ توحید کے سلسلہ میں شرک جلی اور شرک خفی کا فرق، دوسرا اطاعت گزاری میں عوام اور خواص کے غلط تصورات، تیسرا اتباع سنت اور چوتھا تبلیغ اوامر ونواہی کے طریقے۔

شرک جلی اور شرک خفی

آج کل بہت سے لوگ قرآنی آیات کی اپنی توجیہ کرتے ہیں۔ ہر چھوٹی بڑی بات پر شرک کا فتویٰ دے دیتے ہیں اور اس طرح عوام کے عقائد میں ایک تذبذب کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں۔ ان حضرات کو شرک جلی (یعنی برملا شرک) اور شرک خفی (پوشیدہ شرک جو آیۂ قرآنی کی تاویل کر کے ثابت ہو) کا فرق بھی نہیں معلوم۔ لطف یہ ہے کہ خود میں ہزاروں صفتیں شرک خفی کی موجود ہوتی ہیں مگر وہ ان کی نظر سے اوجھل ہوتی ہی اور دوسروں کو خوب خوب لعن طعن کرتے ہیں۔ حضرت مخدوم جہاںؒ شرک کی ان قسموں کو بہت واضح کر کے یوں بیان فرماتے ہیں:

Marfat.com

''مجلس شریف میں شرک خفی کا ذکر آ گیا۔ مولانا آدم حافظ مجلس شریف میں حاضر تھے۔ انہوں نے سورہ کہف کا آخری حصہ پڑھا، سننے کے بعد حضرت مخدوم کو زبردست گریہ تھا، مولانا آدم نے عرض کی: **فمن کان یرجولقاء ربه فلیعمل عملا صالحاولایشرک بعبادۃربه احدا**۔ اس آیۃ کی تفسیر کیا ہے، حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اہل قریش کی بت پرستی معلوم ہے۔ کعبہ شریف میں بت لاکر رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس کا اقرار کرتے ہیں کہ عبادت اللہ کے لیے ہے اور اسی کی عبادت ہم کرتے ہیں مگر ہمارے یہ قبلہ حاجات بھی معبودیت میں شریک ہیں۔ اس وقت اس آیۃ کا نزول ہوا۔ نزول کا سبب یہی واقعہ ہے مگر اہل اشارت اور اہل فقہ جس طرح شرک جلی کی تردید اس سے کرتے ہیں جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہے شرک خفی کی بھی تردید فرماتے ہیں۔ معنی کے اعتبار سے اس کے بعد حضرت مخدوم عظمہ اللہ نے فرمایا کہ شرک کی دو قسمیں ہیں۔ شرک ظاہر (شرک جلی) وشرک خفی۔ شرک ظاہر اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن کفار کے حق میں یہ آیۃ نازل ہوئی ہے، یعنی اللہ تعالےٰ کے سوا بھی معبود ماننا **افرایت من اتخذ الھا ھواہ**، اور شرک خفی یہ ہے کہ خدا کو بھول کر دوسروں سے ڈرنا، خدا کے ماسوا دوسرے سے امید رکھنا، یہ تفسیر اہل طریقت کے معنی کے اعتبار سے ہے، ورنہ کون آدمی ایسا ہے کہ اس کے قول اور فعل سے شرک خفی ثابت نہیں ہوتا۔ اسی لیے صوفیائے کرام جب اس قسم کی آیۃ پڑھتے ہیں تو سر پیٹنے لگتے ہیں، اور کیوں نہ ہو اس آیۃ شریف کو دیکھو کہ مطلوب ومقصود جو شے ہے یعنی لقائے باری تعالےٰ وہ دو شرطوں پر مشروط کر دی گئی ہے، ایک عمل صالح، دوسرے عدم شرک۔ شرک خفی سے معناً ہم لوگ بری نہیں ہو سکتے۔ البتہ انبیاء علیہم السلام کی ذات پاک معصوم ہے۔ اور عمل صالح کا حال یہ ہے کہ ریا اور عجب سے وہ بھی خالی نہیں۔ اب ہم اگر اپنے آپ کو اس لائق سمجھتے ہیں تو بجز غرور و پندار کیا کہا جا سکتا ہے، مجرد دعویٰ ہی دعویٰ ہے، ہم نیکوکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس کی خبر نہیں کہ بجائے نیکی برائی ہو رہی ہے۔ قرآن شریف گواہی دے رہا ہے **وھم یحسنون انھم یحسنون صنعا**۔ ایک جماعت مسلمان ہونے کا دعویٰ کر رہی ہے۔ ایک گروہ مومن ہونے کا مدعی ہے مگر اس کی خبر نہیں ہے کہ حقیقت حال کیا ہے۔ ایسا سمجھنا کہ ہم بھی کسی لائق ہیں اور اچھا کام کر رہے ہیں یہ پندار کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس مسلمانی اور مومنی کی حقیقت اس وقت کھل جائے گی: **فکشفنا عنک غطاءک فبصرک لیوم حدید** اس موقع پر آپ نے یہ بیت پڑھی۔

خواجہ پندارد کہ دارم حاصلے　　　حاصلِ خواجہ بجز پندار نیست

(یعنی جناب سمجھتے ہیں کہ عمل صالح کی پونجی رکھتے ہیں اور ہم بھی کچھ ہیں حالانکہ آپ کی جھولی میں سوا عجب وریا کے کچھ بھی نہیں) اور فرمایا کہ اس شرک خفی سے کوئی خالی نہیں۔ یہ سن کر آدم حافظ نے عرض کی کہ دنیا اس شرک خفی میں مبتلا ہو تو ہو مگر حضرت مخدوم یقینی اس سے پاک ہیں، حضرت مخدوم نے تبسم فرمایا اور کہا کہ شرک خفی تو بڑی چیز ہے اے کاش شرک ظاہر سے خدا بچائے رکھے۔ اتنے

Marfat.com

مجاہدے اور ریاضتیں جو بزرگوں نے کی ہیں اور جان پر کھیلے ہیں وہ صرف اسی لیے تا کہ شرک خفی کی پلیدی دور ہو جائے۔ اس پر بھی اگر اپنے میں نقصان پایا ہے تو بعضوں نے زنار پہن لی ہے تا کہ لوگوں کا حسن ظن جاتا رہے۔ جب اپنے خیال میں شرک باقی ہے تو اس کو ظاہر کر دینا مناسب ہے کہ نفاق کی آلائش سے تو بچے رہیں''۔ مکتوبات صدی کے مکتوب چوالیس (۴۴) میں ہے:

''جو شخص سوائے خدا کے کسی اور سے ڈر گیا یا غیر خدا سے اس نے امید باندھی اگر چہ حقیقتاً وہ شرک کا مرتکب نہیں ہوا لیکن خوف اور امید کے معاملے میں وہ مشرک ہو جائے گا۔ اور دوسری صفتیں بھی اس پر قیاس کر لو۔ اور یہاں سے سمجھو کہ جس کسی نے اپنے کو عبادت کے ذریعہ واصل بحق سمجھا اور گناہوں سے الگ تھلگ جانا تو گویا اس نے وصل اور جدائی غیر خدا کے ذریعہ دیکھی۔ یہ بھی شرک ہو گیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ ایمان کی ڈینگ نہ ہانکے جب تک اس کی صفتیں ویسی ہی نہ ہو جائیں۔ **کُلُّهٗ من الحق وبالحق وللحق والی الحق** (اس کا سب خدا ہی سے ہے، خدا ہی کے ساتھ ہے، خدا ہی کے لیے ہے، اور خدا ہی کی طرف سے)''۔

مختصراً یہ کہ شرک خفی ناقص ایمان نہیں ہے، البتہ کمال ایمان میں نقص ضرور ہے۔ اور یہ باتیں کاملین کے لیے ہیں نہ کہ عوام الناس کے لیے اگر عوام الناس حالت گرسنگی میں کھانا طلب نہ کریں اور بیماری میں دوا سے دفع مرض کی کوشش نہ کریں اور اپنے کو ہلاکت میں ڈالیں تو گناہگار ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے جو اسباب و علل کی یہ دنیا بنائی ہے، وہ ہمارے ہی لیے بنائی ہے۔ ایمان یہ ضرور ہے کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھے اور اسباب کو خود بالذات حاجت روا نہ سمجھیں۔

غلط گاہ عوام و خواص

عبادت و طاعات کی ادائیگی کے سلسلہ میں بعض عوام کو اور بعض خواص کو بھی یہ مغالطہ ہو جاتا ہے کہ ان کی ضرورت نہیں۔ عوام الناس میں ایک گروہ کا یہ خیال ہے کہ خدائے عز و جل طاعت خلق سے بے نیاز ہے، اس کو ہمارے عمل کی حاجت نہیں۔ طاعت و معصیت اس کی بے نیازی کی بارگاہ میں سب کے سب مساوی و برابر ہیں، پھر خواہ مخواہ ہم اپنے کو مشقت میں کیوں ڈالیں اور نماز روزہ کی تکلیف کیوں برداشت کریں۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے ایسے خیالات فاسدہ کی سختی سے تردید فرمائی ہے۔ اور یہ سمجھایا کہ ایسے خیالات کی بنیادی غلطی یہ ہے کہ یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عبادات و طاعات میں، نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ ہے۔ یہ خیال فاسد اور باطل ہے، عبادات و طاعات میں تو بس بندہ کا ہی فائدہ ہے کہ اس سے نفس سرکش قابو میں رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرنے کا یہ سلیقہ اللہ تعالیٰ نے ہی بتا دیا اور ان کو قبولیت کی بشارت دے دی ورنہ اللہ تعالیٰ کی کن کن نعمتوں کا بندہ کس طرح شکر ادا کر سکتا تھا۔ یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کریم و رحیم ہیں اس لیے طاعات کی ضرورت نہیں تو یہ بھی غلط فہمی پر مبنی بات ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کریم و رحیم ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے اور بھی القاب ہیں، قہار، جبار اور صمد بھی اس کے القاب ہیں۔ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے اس دنیا کو دارالاسباب بنایا ہے تو جس طرح بھوک کے لیے غذا، بیماری کے لیے دوا اور اس طرح دوسرے اسباب بنائے ہیں اسی طرح دین کی سعادت کے لیے بھی اسباب بنائے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ ایمان لاکر بندہ چوری کرے، جھوٹ بولے، بدکاری کرے، اور پھر بھی یہ امید رکھے کہ اللہ رحیم و کریم ہے، وہ معاف فرما دے گا۔ یہ بڑی کج فہمی اور خطا ہے۔

اسی طرح کچھ سالکوں کو بھی شیطانی دھوکہ ہو جاتا ہے۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں [۲۱] کہ صوفیوں کی ایک جماعت ایسی بھی ہے کہ ریاضت شاقہ کر چکی ہے اور خواہشات نفسانی سے کوسوں دور ہے۔ ایک مدت تک خلوت نشینی اس کا کام رہا ہے، دل کا یہ حال ہو گیا ہے کہ اسم ذات اللہ اللہ کے سوا کسی طرف رخ نہیں کرتا۔ نگہبانی دل میں اس قدر بلیغ کوشش کی ہے کہ سوائے ذکر خداوند عزوجل کے کوئی خطرہ دل میں نہیں گزرنے پاتا۔ کشف احوال ہوا کرتے ہیں۔ اصحاب کرامت ہیں، غیب کی خبر دیتے ہیں۔ بیمار پر توجہ کرتے ہیں تو شفا ہو جاتی ہے۔ دشمن پر نظر کرتے ہیں تو ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسے کمالات کے حصول کے بعد شیطان کے ایک جال میں پھنس جاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اب یہ خیال گزرتا ہے کہ مقصد طاعات تو حاصل ہو گیا۔ اب اس کی کیا ضرورت ہے؟ چنانچہ عبادات و طاعات سے فراغت حاصل کر لیتے ہیں۔ حضرت مخدوم جہاںؒ ان کے اس خلل دماغ کو واضح کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ عبادات و طاعات کے مقاصد صرف یہی نہیں ہیں کہ جو سالک کو حاصل ہو گئے بلکہ ان میں بیشمار اور حکمتیں اور فائدے ہیں اور ان میں ایک یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری سے کسی لحہ غافل نہ ہونا چاہئے ورنہ ایسے پندار میں مبتلا ہو جائے گا جیسا کہ ابلیس کو ہوا اور جو انکار سجدہ آدم کی وجہ بنا۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں کہ واقعہ ابلیس میں لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور وہ یہ کہ بندہ کیسا ہی مقرب ہو فرمانبرداری میں تقصیر نہ کرے۔ اور جیسا کہ بزرگوں کا کہنا ہے شریعت کی راہ میں چلنا عین حق طلبی ہے اور اس سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔

اتباع سنت

حضرت مخدوم جہاںؒ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

''اے بھائی! مشائخ جو لوگوں کے پیشوا اور مقتدا ہیں ان کا طریقہ کار سنت اور جماعت کے اصول پر رہا ہے۔ ظاہری کاموں میں جیسے طہارت، نماز، روزہ، حج اور جن کا تعلق ظاہری اعمال سے ہے ان میں شرع کے ظاہری اصول پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور سب کو ظاہری شرع پر بجالاتے ہیں۔ اس خوف سے کہ کہیں وسوسوں میں نہ پڑ جائیں اس لیے کہ کہتے ہیں کہ جو وسوسہ میں مبتلا ہوا وہ ہاویہ (دوزخ کے گڈھے) میں گر پڑا ایسا کہ وہاں سے باہر آنا مشکل ہے۔

گر درے خواہی کی بکشاید ترا — وآنچہ جوئی روئے بنماید ترا

از در پیغمبر آخر زمان — ہمچو حلقہ سر مگردان یک زمان

Marfat.com

(اگر تو چاہتا ہے کہ تجھ پر دروازہ کھول دیا جائے اور جس حسن کی تجھے تلاش ہے اس روئے انور کی تجلی تجھ پر ہو تو حضور پیغامبر آخر الزماں ﷺ کے در اقدس سے زنجیر کی طرح لگا رہ ایک لمحہ کے لئے بھی الگ نہ ہو۔)

روایت آتی ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے برتن سے وضو کیا ہے اگر چہ شراب ان لوگوں کے یہاں حلال ہے اور ان کے گھروں کے برتن شراب سے کم ہی خالی رہے ہوں گے۔ اس کے باوجود امیر المومنین نے ظاہری حکم پر عمل کیا، یہ نہیں سوچا برتن ان کا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس میں شراب رکھی گئی ہو۔ اور کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے گزرے ہیں جو ننگے پاؤں پھرتے تھے اور اسی حال میں نماز ادا فرماتے تھے، یہ نہیں خیال کرتے تھے کہ ننگے پاؤں جا رہا ہوں شاید کہ نجاست لگ گئی ہو نماز کیسے پڑھوں؟ جب کہ ظاہراً کسی طرح کی آلودگی نہ تھی تو ظاہر شریعت کے حکم کو کافی سمجھا اور اس طرح کی کافی روایتیں صحابہ، تابعین، متقدمین اور متاخرین سے منقول ہیں مکتوب میں کتنا لکھا جائے"۔

اس کے بعد حضرت مخدوم فرماتے ہیں کہ اصل چیز دل کی کدورت دور کرنا ہے اور خود کو بری صفتوں سے پاک کرنا ہے، یعنی ظاہر میں شریعت کی پاسداری اور باطن میں دل کی پاسداری ضروری ہے۔ حضرت مخدوم جہاںؒ اتباع سنت پر اتنا زور دیتے تھے کہ چھوٹی چھوٹی جزیات پر بھی نظر رکھتے تھے۔ آپ کے وفات نامہ میں آپ کے تجدید وضو کا واقعہ تو پچھلے صفحات میں تحریر ہو چکا ہے۔ وضو کے طریقہ کی تفصیل بتاتے ہوئے لوگوں کی بد احتیاطی کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:

"پس چاہئے کہ پہلے وضو میں حضور دل کی کوشش کرے اور غیر کے ساتھ مشغول نہ ہو تا کہ نماز میں حضوری حاصل ہو اور یہ جو کہا گیا **الوضو الفصال** یعنی غیر سے منقطع ہونا اور وہ جو کہا گیا **والصلوۃ اتصال** یہ اشارہ اس جانب ہے **لی مع اللّٰہ وقت** (مجھ کو میرے رب کے ساتھ ایک خاص وقت ہے)۔ آج کل دیکھنے میں آ رہا ہے کہ وضو بھی کر رہے ہیں اور لوگوں سے گفتگو بھی ہو رہی ہے۔ جس بات کا خیال رکھنا چاہئے اس کا خیال ہی نہیں رکھتے، اور بعض لوگوں کو وضو کرتے دیکھتا ہوں اور حیران رہ جاتا ہوں، وضو کرنا اس طور پر ہے کہ جب ہاتھ پر پانی ڈالیں تو انگلیوں کے سرے پر ڈالیں اور انگلیوں سے ہوتا ہوا پانی ہاتھ پر آ کر کہنی پر گرے اور اس بیان کو اپنے دست مبارک کو دکھلا کر تعلیم فرمایا کہ اس طرح دھونا چاہئے۔ اور فرمایا کہ آج کل یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ کہنی سے پانی ڈالتے ہیں اور انگلیوں کی طرف سے گراتے ہیں اور یہ منع ہے۔ اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ وضو کرانے کے لیے کہتے ہیں، پانی دوسرا ڈالتا ہے، وہ وضو کرتے ہیں، یہ بھی نہیں چاہئے۔ یہ اس لیے کہ استعانت (مدد) ہوتی ہے، ہاں مگر ایسی صورت ہو کہ کوئی نیکی کمانے کی نیت سے آئے اور سہارا دے اور وضو کرائے تو یہاں پر منع نہیں کرنا چاہئے تا کہ اس کی یہ نیک نیت پوری ہو جائے اور چند بار زبان مبارک سے اس کلمہ کو دہرایا کہ نماز میں حضور دل وضو میں حضور دل کے بعد ہی ہے"۔

تبلیغ اوامر ونواہی: شریعت کے احکام اوامر ونواہی کو لوگوں تک پہنچانے اور ان پر کاربند ہونے اور کرانے کی ذمہ

Marfat.com

داری اور طریقہ پر حضرت مخدوم کی تفصیلی ہدایت ملفوظات میں مذکور ہیں۔ معدن المانی کے باب انچاس (۴۹) اور پچاس (۵۰) میں بالترتیب 'تذکیر وعظ' اور 'امر معروف ونہی منکر' کے سلسلہ میں بڑی تفصیل ملتی ہے۔

تبلیغ دین کا ایک معروف طریقہ تو وعظ ہے جس میں واعظ حضرات لوگوں کو حق کی جانب دعوت دیتے ہیں اور نصیحت فرماتے ہیں۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے ذکر کی مجلسوں کو بہشت کے باغ سے تعبیر فرمایا۔ آیۃ کریمہ **ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنه** کی وضاحت میں حضرت مخدوم نے فرمایا کہ اس کا مطلب لوگوں کو حق تعالےٰ کی طاعت بندگی پر آمادہ کرنا ہے اور ان کو حق تعالےٰ کے احکام کی مخالفت سے روکنا ہے اور بلانا ہے حکمت کے ساتھ۔ موعظت حسنہ کے لئے واعظ کے لئے لازمی ہے کہ وہ خود جو کہتا ہو اس پر عامل بھی ہو اور اس کے قول وفعل میں تضاد نہ ہو۔ پھر یہ کہ وعظ سے علم اور خیر کا صدور ہو، خود واعظ کو بھلائی اور نرمی حاصل ہو اور واعظ خود سختی، ملامت، غصہ، شرمندگی اور ندامت وغیرہ سے پاک ہو کیونکہ لوگوں کو اللہ کی اطاعت کی طرف بلانا نبیوں کی نیابت کرنا ہے۔

وعظ کے مضامین کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک قول حضرت مخدوم نے نقل فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنینؓ نے فرمایا: ''عالم وہ ہے کہ لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ کرے اور اللہ کے کرشموں کی گرفت سے بے خوف بھی نہ بنادے، واعظوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ ضرورت کے مطابق خوف اور امید دونوں کو اپنے وعظ میں بیان کریں جس طرح ایک معالج دوا ضرورت اور حاجت کے مطابق تجویز کرتا ہے نہ کہ اس ابلہ اور نادان معالج کی طرح جو یہ سمجھے کہ ہر دوا مریض کے لیے ہر موقع پر مفید ہوگی''۔

حضرت مخدوم نے فرمایا کہ امام ثوری رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کب آدمی اس لائق ہوتا ہے کہ لوگوں کے جلسے میں وعظ ونصیحت بیان کرے، فرمایا کہ ''جب معنی کا فہم خدا تعالےٰ کی جانب سے کرے تب ہوسکتا ہے کہ اس کے بندوں کو سمجھا سکے اور اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے معنی کا فہم نہیں کرتا ہے تو ایسے واعظ کی تقریر سے شہروں میں خرابی عام ہوگی اس لیے کہ جب اس کی باتوں میں معنی کا صدور ہوگا تو اس کی گفتگو ٹھیک جگہ پر پڑے گی اور اگر کوئی مشکل مسئلہ آجائے تو اسے حل کردے گا اور سننے والے کو نجات ملے گی اور اگر اس کی تقریر وگفتگو صرف ظاہری الفاظ پر مبنی ہوگی اور معنی سے خالی تو ایسا کلام ٹھیک جگہ پر نہیں پڑے گا اور اگر مسائل مشکلہ آجائیں گے تو اس کا حل بھی نہ کرسکے گا پس خود بھی ہلاک ہوگا اور سننے والے بھی ہلاکت میں پڑیں گے''۔

جب واعظ وعظ کرنے کی شرط سے متصف ہوتا ہے تو اس کا وعظ پرتاثیر ہوجاتا ہے اس سلسلہ کا ایک واقعہ آپ نے بیان فرمایا ''ایک دن ایک مذکر تذکیر کہہ رہے تھے یعنی وعظ کررہے تھے تمام سننے والے رو رہے تھے ایک فاحشہ عورت اس راہ سے گزر رہی تھی اس نے پوچھا کیا رونا دھونا ہے لوگوں نے کہا واعظ صاحب وعظ کررہے ہیں سامعین اپنے گناہوں پر گریہ وزاری کررہے ہیں۔

Marfat.com

وہ عورت ہنسی، اس نے کہا ابھی جا کر ان تمام لوگوں کو ہنسا دیتی ہوں۔ جیسے ہی اس نے مسجد میں جھانکا اور سر داخل کیا اس کا دل پگھل گیا۔ واعظ صاحب سے اس نے کہا میں ایک گنہگار عورت ہوں میرا گناہ آسمان وزمین سے بھی بڑھا ہوا ہے اگر میں توبہ کروں تو خداوند تعالیٰ میرے گناہوں کو بخش دے گا؟ مقرر نے کہا تیرا گناہ ثعبانہ کے گناہ سے بڑا نہیں ہے اور یہ عورت خود ثعبانہ ہی تھی۔ جیسے ہی مذکرے یہ بات سنی نہایت ہی شکستگی اس کے دل میں پیدا ہوئی اور اسی جگہ اور اسی وقت اس نے توبہ کی اور وہ زرین پوشاک جو پہنے ہوئے تھی اسی وقت اس نے فقیروں کو دے دیا پھر چالیس سال تک گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرتی رہی۔ اس توبہ کے بعد کسی نے بھی اس کو بالاخانہ پر نہیں دیکھا''۔

حضرت مخدوم جہاںؒ سے سوال کیا گیا کہ اہل علم اگر کسی کو شرع کے خلاف کرتے دیکھیں تو امر معروف ونہی منکر کس طرح کریں۔ حضرت مخدوم نے جواب دیا کہ زور وطاقت سے پہلے برائی کو روکے یہ نہیں کر سکتا تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی ممکن نہیں تو کم از کم دل سے برا جانے اور یہ ادنیٰ ایمان ہے، مگر دل سے بھی برا نہ جاننے کی شرط ہے اور وہ یہ ہے کہ اس شخص کو برائی سے نفرت ہو اور اس کا اظہار اس کے عمل سے بھی ہو۔ بعضوں نے یہ کہا کہ قوت سے روکنا امیر شرع کا کام ہے زبان سے روکنے کا کام علماء کا ہے اور دل سے برا جاننے کا کام عوام الناس کا ہے شاید آج کے دور میں یہی طریقہ مناسب ہے۔

حضرت مخدوم نے فرمایا کہ عالم کو ایسا ہونا چاہئے کہ اول خود عمل کرے پھر دوسروں کو اس کا حکم دے تاکہ **لم تقولون مالا تفعلون** کی وعید کے تحت نہ آجائے۔ یہاں پر حضرت مخدوم نے اس سلسلہ میں دو رایوں کا ذکر کیا ہے، ایک رائے تو یہی ہے کہ دوسروں کو حکم دینے سے پہلے آدمی کا خود اس پر عامل ہونا ضروری ہے، دوسری رائے یہ ہے کہ یہ شرط ضروری نہیں فروعی ہے۔ حضرت مخدوم یہ فرماتے ہیں کہ حکم دینے والے سے یہ تقاضہ نہیں کیا جاسکتا کہ وہ معصوم ہو کیونکہ اس شرط پر تو صحابہ بھی نہیں اترتے (صرف رسول کی ذات معصوم ہے) اس سلسلہ میں حضرت انس بن مالکؓ کی ایک روایت کا ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ آپؓ (انسؓ) نے حضور اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا کہ کیا ہم لوگ امر معروف نہ کریں جب تک کہ خود عمل نہ کریں اور نہی منکر نہ کریں جب تک تمام منہیات سے خود اجتناب نہ کرلیں۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے ''بلکہ تم بھلائی کا حکم دو اگرچہ تم پورے طور پر اس پر عمل پیرا نہ ہو اور ناپسند باتوں سے روکو اگرچہ تم پورے طور پر گریز نہ کرتے ہو'' اسی مفہوم کی بات سعید بن جبیرؓ سے مروی ہے کہ یہ کہنا کہ امر معروف اور نہی منکر کوئی نہ کرے جب تک وہ شخص خود ارتکاب گناہ سے بچا ہوا نہ ہو، تو ایسی صورت میں تو کوئی شخص بھی امر معروف نہیں کرے گا کیونکہ گناہ سے کلیتاً تو کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔ البتہ وعظ کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ واعظ نصیحت یافتہ ہو کیونکہ واعظ کے گناہ کی اطلاع اگر لوگوں کو ہوگئی تو وعظ کا دلوں پر اثر نہ ہوگا۔ اور بات اسی حد تک ہے یعنی ایسا واعظ **آیتہ لم تقولون مالا تفعلون** کے تحت ماخوذ نہیں ہوگا، ہاں ماخوذ ہوگا جب کہ جھوٹ بولے۔

Marfat.com

تبلیغ دین (امر بالمعروف ونہی عن المنکر) کے سلسلہ میں حکمت سے کام لینا اشد ضروری ہے۔اس حکمت کے کچھ تقاضے ہیں اور کچھ احتیاطی پہلو ہیں۔تقاضے تو یہ ہیں کہ موقع محل کا اندازہ کر لینا چاہئے کہ سننے والے کا مزاج اس وقت کس کیفیت میں ہے، دوسری بات یہ ہے کہ انداز تبلیغ مشفقانہ ہو اور اپنی کوئی غرض وابستہ نہ ہو۔احتیاط یہ ہے کہ تبلیغ کرنے والا کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے اور نہ اس کو کسی قسم کی خفت ہو۔مزید یہ کہ کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ذیل میں ان کی وضاحت کی جارہی ہے۔

حضرت مخدوم نے فرمایا کہ فقیہ ابواللیثؒ کی بستان میں ہے کہ امر معروف یعنی نیک کام کی ہدایت کرنے کے چند طریقے ہیں۔اگر اپنی پختہ رائے کی بنا پر یہ جان لیں کہ اگر اس موقع پر امر معروف کرتا ہوں تو لوگ قبول کر لیں گے اور اس کے قبول کرنے سے نہیں رکیں گے تو ایسے موقع پر امر معروف واجب ہے اور اس کا ترک کرنا درست نہیں۔اور اگر خود یہ سمجھتا ہے کہ لوگ گالیاں دیں گے اور قبول نہیں کریں گے تو ایسی صورت میں امر معروف نہ کرنا افضل ہے۔اور اگر اس کا اندیشہ ہو کہ لوگ نہ صرف یہ کہ قبول نہیں کریں گے بلکہ تشدد کریں گے یہاں تک کہ قتل کرنے کا بھی اندیشہ ہے جس کا برداشت کرنا بس میں نہ ہوگا تو بھی ترک ہی افضل ہے۔اور اگر درمیانی صورت یہ ہے کہ گمان یہی ہے کہ لوگ قبول تو نہیں کریں گے مگر تشدد بھی نہیں کریں گے تو اختیار ہے کہ ترک کر دے مگر عزیمت یہ ہے کہ امر معروف ونہی منکر کرتا رہے۔

حضرت مخدوم نے فرمایا کہ مبلغ کو اول تو علائق کم کرنا چاہئے، دوئم لالچ کسی طرح کے دل میں نہ رکھے اور خوشامد کی کیفیت پیدا نہ ہو۔اس سلسلہ میں حضرت مخدوم نے ایک حکایت بیان کی۔فرمایا کہ ایک بزرگ کے پاس ایک بلی تھی۔پڑوس میں ایک قصاب تھا جوان کی بلی کے لئے تھوڑا چھیچھڑا روزانہ لایا کرتا تھا۔ایک دن بزرگ نے قصاب کو کسی مناہی میں مبتلا دیکھا۔بزرگ گھر آئے اور بلی کو گھر سے باہر کر دیا۔اب قصاب کو خلاف شرع کام کرنے سے منع کیا۔اس قصاب نے کہا کہ آپ کی بلی کے لیے اب کچھ نہ دیا کروں گا۔بزرگ نے فرمایا میں نے بلی پہلے ہی باہر کر دی ہے تجھ سے ایسی کوئی طمع مجھے نہیں ہے۔اسی لیے تجھے نصیحت کرنے آیا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ حضرت مخدوم نے فرمایا کہ امیرالمومنین کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا کہ اس پر حد جاری کی جائے۔اس نشہ باز نے حضرت عمرؓ کو گالی دی۔آپؓ کو غصہ آیا مگر حد یعنی سزا روک دی اور فرمایا کہ اگر اس کو کوڑا لگواتا ہوں تو اس سزا میں میرا غصہ بھی شامل ہو جائے گا۔آپؓ کا ایک دوسرا واقعہ یوں ہے کہ آپ کو خبر ملی کہ ایک شخص گھر میں بند ہو کر خلاف شرع کام کرتا ہے۔آپ اس گھر پر آئے کہ نہی منکر کریں مگر دروازہ کو مقفل پایا۔آپ دیوار پھاند کر گھر میں داخل ہو گئے اس گھر والے نے کہا کہ اگر میں نے خلاف شرع کام کیا تو امیرالمومنین نے بھی خلاف شرع کام کیا۔امیرالمومنین نے پوچھا یہ کیسے؟ اس نے جواب دیا کہ پہلے تو آپ نے تجسس کیا جبکہ حکم ہے ولا تجسسو، دوسرے یہ کہ آپ دیوار پھاند کر گھر کے اندر داخل ہوئے جبکہ

Marfat.com

حکم ہے کہ **واتو البیوت من ابوابھا** (اور گھر میں آؤ دروازے سے)، تیسرے یہ کہ بغیر اجازت اندر آ گئے جبکہ حکم ہے کہ اے ایمان والوتم اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل مت ہو جب تک اجازت نہ لے لو۔ امیر المومنین واپس لوٹ گئے اور اس سے یہ فرمایا کہ بہتر ہے کہ تو توبہ کر لے۔

نصیحت کرنے والے کے دل میں جذبہ شفقت ہونا چاہئے۔ ایک دن ایک واعظ خلیفہ مامون کو نصیحت کر رہے تھے اور لہجہ سخت استعمال کیا ہوا تھا۔ خلیفہ مامون نے فرمایا کہ ذرا نرمی سے بات کیجئے کہ حق سبحانہ وتعالےٰ نے ایک ہم سے بدتر قوم کے درمیان ایک ایسی ہستی کو بھیجا جو سب سے اعلیٰ اور ارفع تھی اور ارشاد باری تعالیٰ ہوا **فقولا له قولا لینا** (ان سے نرمی سے بات کیجئے)۔ ایک بزرگ کا قصہ تذکرۃ الاولیاء کے حوالہ سے حضرت مخدوم نے بیان فرمایا۔ ایک بزرگ سے ایک صاحب مرید ہوئے۔ مرید ہونے کے بعد فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے بزرگ کو یہ خبر لوگوں نے پہنچادی۔ ایک دن یہ بزرگ اپنے کچھ مریدوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ ان کی نظر اس مرید پر پڑی، مرید بھاگا، بزرگ اس کے پیچھے بھاگے یہاں تک کہ اس کو ایک بند گلی میں پالیا۔ مرید نے شرم سے اپنا منہ ایک دیوار سے لگالیا۔ بزرگ اس کے پاس گئے اور فرمایا بیٹے سنا ہے تم فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے ہو تو سنو برے کام دوسروں کے سامنے تو نہ کیا کرو، اگر کرنا ہی ہے تو میرے مکان میں آ کر کرو۔ مرید سخت شرمندہ ہوا اور کلیتہً تائب ہو گیا۔

اوامر و نواہی سے ہی متعلق ایک اہم مسئلہ حرام اور حلال کھانے کا ہے۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے حرام سے پرہیز کے چار درجے بتائے ہیں:

۱۔ پہلا درجہ ورع عدل کا ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کیا جائے جن کو فقہا نے حرام قرار دیا ہے۔

۲۔ دوسرا درجہ ورع صلحا کا ہے کہ ان چیزوں سے پرہیز کیا جائے جو حرام کی طرف مائل کرتی ہوں اگرچہ فقہا نے ان کا کھانا درست قرار دیا ہو۔

۳۔ تیسرا درجہ ورع متقیان کا ہے کہ ان چیزوں سے بھی پرہیز کی جائے کہ اگرچہ فقہا نے ان کو جائز قرار دیا ہو اور ان کے حلال ہونے میں کسی قسم کا احتمال بھی نہ ہو مگر پھر بھی خوف ہو کہ حرام کی طرف راغب نہ کر دے۔

۴۔ چوتھا درجہ ورع صدیقاں کا ہے کہ اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں جن کا کھانا اللہ کے لیے نہیں ہو، اگرچہ اس کھانے میں نہ حرام کا اندیشہ ہو نہ حرام کی طرف راغب کرنے کا اندیشہ ہو۔

حرام حلال کے سلسلہ میں حیلہ شرعی کا ذکر آ گیا تو حضرت مخدوم نے ارباب طریقت کے لیے اس کو مناسب نہیں بتایا۔

Marfat.com

ایک دلچسپ حیلہ شرعی جو آج کے حالات میں بھی قابل توجہ ہے وہ زکوٰۃ سے متعلق ہے۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے حول حولان (پورے سال بھر کا گزرنا) شرط ہے۔ کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ گیارہ مہینہ کے بعد جس چیز پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس کو ایک معمولی رقم کے عوض اپنی بیوی سے بیچ دیتے ہیں۔ اس طرح اس چیز پر زکوٰۃ واجب الادا نہیں رہتی۔ اور پھر شوہر صاحب بیوی سے کہتے ہیں کہ اتنا روپیہ نفع لے لو اور میرے ہاتھ بیچ دو۔ اس طریقہ سے وہ چیز خرید لیتے ہیں اور اس طرح سے اس چیز پر زکوٰۃ واجب الادا نہیں رہتی۔ ہر سال یہی کرتے ہیں۔ ایسے حیلہ شرعی کے متعلق حضرت مخدوم فرماتے ہیں کہ یہ کیسا حیلہ ہے کہ جو کام خدا کے لیے کیا جائے اس میں حیلہ بہانہ کیا جائے۔ ہاں ایسے وقت میں کہ ناچاری اور مجبوری ہو یا حرام میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ بالکل قریب ہو ایک دو عذر شرعی کریں تو ہو سکتا ہے لیکن جو کام صرف خدا کے لیے کرنا ہے اس میں کیا حیلہ اور خدا کے ساتھ کیا حیلہ۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا حیلہ مناسب نہیں ہے، ارباب طریقت کے لیے تو بالکل ہی نامناسب بلکہ ناجائز ہے۔

حیلہ شرعی کی بنیادی وجہ یقین کی کمی ہے۔ یقین ہی ایمان کی قوت ہے۔ یعنی قوت ایمان اور ضعف ایمان یقین کی قوت اور یقین کی صعف کے مقدار کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ یقین کے تین درجے ہیں: علم الیقین، حق الیقین اور عین الیقین۔ علم الیقین کو یقین خبری، حق الیقین کو یقین استدلالی اور عین الیقین کو یقین عیانی بھی کہتے ہیں۔ عین الیقین کی بنیاد یہ ہے کہ کسی چیز کا علم مشاہداتی طور پر ہو جائے تو اس چیز پر شک وشبہ نہیں رہتا اور اس پر پختہ یقین ہو جاتا ہے۔ عرفاء اور اولیاء اللہ کو عین الیقین حاصل ہوتا ہے۔ خبری اور استلالی یقین میں شبہ کی گنجائش رہتی ہے۔ طریقت کا راستہ اختیار کرنا اسی لیے مناسب ہے کہ آدمی خبری اور استدلالی یقین سے آگے بڑھ کر عینی یقین حاصل کر لیتا ہے پھر تو دینی احکام کو اس کی روح کے مطابق اختیار کرتا ہے اور حیلہ شرعی میں پناہ نہیں لیتا۔

Marfat.com

تصوف وراہ سلوک

تصوف کی اصل: تصوف تو روح اسلام ہے۔ یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اس کی بنیاد آیۃ قرآنی **ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون** (اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ سے کام لیتے ہیں اور احسان پر عمل کرتے ہیں) ہے۔ اس آیۃ کے تحت 'احسان' روحانی ترقی کی اعلیٰ ترین منزل ہے۔ لفظ احسان کی وضاحت میں ایک حدیث وارد ہوئی ہے جس کا ترجمہ ہے: احسان اس کا نام ہے کہ عبادت کرو اللہ کی اس طرح کے گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو، پس اگر یہ مقام مشاہدہ حق کا تم کو حاصل نہ ہو تو پھر عبادت کرو اس طرح کہ یہ تصور رہے کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ مقام احسان کے حصول کا علم تصوف ہے۔ جو شخص اس پر عامل ہے وہ سالک کہلاتا ہے، جس راہ سے چل کر جاتا ہے وہ راہ سلوک ہے اور جو طریقہ اپناتا ہے وہ طریقت ہے۔ کچھ لوگوں کو لفظ تصوف سے یہ اشتباہ ہوتا ہے کہ اس کا ذکر قرآن وحدیث میں نہیں ہے اس لیے یہ خارج از اسلام طریقہ ہے۔ لوگوں میں اس علم پر شک کرنے کی ایک وجہ بیشک یہ بھی رہی ہے کہ اس کے بہت سے مدعیوں نے اپنی روش سے بھی اس کو بدنام کیا ہے۔ مسلمانوں کی بدعملی سے جس طرح اسلام موردالزام نہیں قرار پاسکتا اسی طرح مدعیان تصوف کی غلط روش سے تصوف مذموم قرار نہیں پاسکتا۔ ذرا تامل کریں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ فن اور علم کے لیے نام تجویز کرنا دنیائے علم کا معمول کا طریقہ ہے۔ مثلاً احادیث نبوی ﷺ سے استفادہ کرنے کے لیے اصول حدیث وضع ہوئے اور اس فن میں بے شمار اصطلاحات وضع ہوئیں مثلاً حدیث متواتر، مشہور، عزیز، غریب وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح احکام فقہ میں حرام حلال کے ماسوا واجب، مستحب، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی وغیرہ وغیرہ۔ تعلیم علم دین کے لئے درس نظامی فروغ پایا۔ یہ تمام باتیں چونکہ صرف علمی تھیں یعنی ان کا عمل سے تعلق نہیں تھا اس لیے ان اصطلاحات پر کوئی اعتراض نہیں رہا۔ تصوف چونکہ حقیقت میں عملی علم ہے اس لیے اس کے مدعیان پر لوگوں کی ناقدانہ نظر رہتی ہے۔

بہرصورت اس علم یا طریقہ کے لیے لفظ تصوف کیوں اختیار کیا گیا اس پر بھی کچھ لوگوں نے روشنی ڈالی ہے اور ایک وجہ یہ بتائی ہے کہ اس لفظ کی اصل لفظ 'صوف' ہے جس کے معانی اون کے ہوتے ہیں، اونی لباس پہننے والا صوفی کہلایا اور اونی لباس (کملی) کا پہننا انبیاء کی روش رہی ہے اس لیے صوفی انبیاء کی روش پر چلنے والے قرار پائے۔ ایک وجہ یہ بھی کہی جاتی ہے کہ صوفی صفائے باطن میں کوشش بلیغ کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے جب آدمؑ کو مقام اصطفا عطا فرمایا تو فرمایا: ان اللہ اصطفی

Marfat.com

ادم یعنی بے شک اللہ نے آدم کو کمال تصفیہ عطا فرمایا۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے اصل تصوف پر اپنے ایک مکتوب میں ذرا تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مگر یہ لفظ تصوف کی تحقیق کے حوالہ سے نہیں ہے، بلکہ اہل تصوف کے عمل کی جو تمثیل انبیاء کے اعمال میں پائی جاتی ہے اس بنا پر اسکے اسلامی تصور ہونے کے لیے دلیل قائم کی گئی ہے۔ حضرت مخدوم کی تحریر سے کچھ اقتباس درج ذیل ہے۔

''سمجھو کہ تصوف کا ضابطہ اور قانون دیرینہ ہے۔ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ اس پر پیغمبروں اور صدیقوں کا عمل رہا ہے۔ بری عادتیں اور زمانے میں جو خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں ان کی وجہ سے زمانے والوں کی آنکھوں میں صوفیوں کا حال برا دکھائی دیتا ہے۔ ان کی پاک دامنی پر دھبے لگانے کا خاص سبب یہی ہے کہ خود صوفیوں نے اپنی روش بدل دی ہے اور خلاف اصول عادتوں میں مبتلا ہو کر تصوف کو بدنام کر دیا ہے۔ ورنہ تصوف تو دین وایمان کی جان ہے۔ اہل طریقت کے یہاں تصوف کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ صوفی، ۲۔ متصوف، ۳۔ متشبہ، صوفی وہ ہے جو اپنی ہستی فنا کر چکا ہے اور اللہ کے ساتھ باقی ہے۔ خواہشات نفسانی کے قبضے سے باہر اور حقائق موجودات کا ماہر ہے۔ متصوف کی یہ شان ہے کہ ریاضت ومجاہدہ میں اس لیے مصروف اور سرگرم رہتا ہے کہ صوفیوں کے مراتب حاصل کر سکے اور قدم قدم ان کی راہ چل کر اپنے معاملات ان کے ساتھ درست کرنا چاہتا ہے۔ اور متشبہ کی یہ حالت ہے کہ اس میں صورۃً تو صوفیوں کے اکثر عادات ہوں، مگر معنیً نہیں۔ روزہ نماز، وردووظائف، ذکر اشغال یا کوئی عمل وہ اس غرض سے نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ سے ملے بلکہ ان تمام آرائشوں کا مقصد جاہ طلبی اور حظوظ نفسانی ہے۔ بدنام کنندہ نکونامے چند۔ نیک نام لوگوں کو بدنام کرنے والے ہیں۔ اس کے باوجود امید کی جاتی ہے کہ ان لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہو جائے۔ اور ان کے سایہ دولت میں دو جہاں سے گزر جائے .... بہر صورت اگر تصوف کی ابتدا پر غور کرو گے تو اس کو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہی پاؤ گے۔ اس عالم میں پہلے صوفی آدم علیہ السلام ہیں۔ ان کو حق تعالیٰ نے خاک سے پیدا کیا پھر اجتباء اور اصطفاء کے مقام پر پہنچایا۔ خلافت عطا فرمائی۔ پھر صوفی بنایا۔ ان خاص معاملات کو اشارات کے طور پر سنو کہ کس طرح صوفی بنائے گئے۔ مرید کو آغاز ارادت میں چلہ کرنا پڑتا ہے۔ اول اول طائف ومکہ کے درمیان چلہ کیا۔ **خمرت طِینَۃَ ادم بیدی اربعین صباحا**۔ میں نے اپنے ہاتھ سے آدم کی مٹی کو چالیس دنوں میں خمیر کیا۔ جب یہ تجرید کا چلہ ختم ہو چکا تو حق سبحانہ اللہ نے اس میں رُوح عنایت کی۔ اور عقل ودانش کا چراغ اس کے دل میں روشن کر دیا۔ پھر کیا، دل سے زبان تک وہ باتیں آنے لگیں کہ منہ سے انوار واسرار کے پھول جھڑنے لگے۔ جب آپ نے اپنا یہ رنگ دیکھا تو مستی میں جھوم گئے۔ خدا کا شکر واحسان بجالائے۔ حضرت سرکار دو عالم ﷺ نے

Marfat.com

بھی ارشاد فرمایا ہے **من اخلص اللّٰہ اربعین صباحا اظھرہ اللّٰہ ینا بیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ۔**
جس نے خلوص قلب کے ساتھ چالیس دن خدا کے لیے خاص کر دیئے اللہ تعالیٰ اس کی زبان اور دل سے حکمت کے چشم جاری فرمائے گا...... صوفیوں کا یہ بھی معمول ہے کہ کسی خاص جگہ پر بیٹھ کر آپس میں مل جل کر راز و نیاز کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ صوفی صافی حضرت آدم علیہ السلام کی اس خلوت در انجمن کے لیے خانہ کعبہ کی بنیاد پڑی۔ یعنی دنیا میں پہلی خانقاہ کعبہ مکرم ہے۔ اس سے پہلے کسی خانقاہ کا وجود نہ تھا۔ خرقہ اور خانقاہ کی اصل حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے قائم ہوئی۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام نے دنیا میں صرف ایک کمل پر اکتفا کیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود ہمیشہ وہی ایک کمل رکھا جو پہلی ملاقات میں حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کو عنایت فرمایا تھا۔ طریقت میں پیر کے لیے بہت بڑی شرط یہ ہے کہ مرید کو اپنا خرقہ پہنانے کے لائق بنا دے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ جامہ صوف پہنا کرتے تھے۔ پھر جب دور مبارک حضرت سیدنا و نبینا سلطان الاولیاء و انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا آ پہنچا حضور ﷺ نے اسی طرح کمل اختیار کیا۔ **ملۃ ابیکم ابراھیم** (تمہارے باپ ابراہیمؑ کا یہی طریقہ رہا اور ان کی روش بھی یہی رہی) اور اسی خانقاہ کعبہ کا قصد کیا۔ علاوہ اس کے خود مسجد نبوی میں ایک گوشہ معین کر دیا۔ اصحاب میں وہ گروہ جو سالکان راہ طریقت بعنوان خاص تھا، ان سے وہیں راز کی باتیں ہوا کرتیں۔ اس خاص جماعت صوفیہ کے لوگ قریب قریب ستر اشخاص تھے۔ حضرت مہتر عالم ﷺ کا یہ بھی معمول تھا کہ جب کسی صحابہ کی عزت و تکریم فرماتے تو ان کو ردائے مبارک یا اپنا پیراہن شریف عنایت فرماتے، صحابہ میں وہ شخص صوفی سمجھا جاتا تھا۔ اب تم جان سکتے ہو کہ تصوف اور طریقت کی اول اول ابتدا حضرت آدمؑ سے ہوئی اور اس کا تتمہ جناب رسول مقبول ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

راہِ ہدایت کے روشن مینار

ایک مرتبہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ (میں اللہ سے محبت کرتا ہوں) آپ نے فرمایا اِسْتَعِدْ لِلْبَلَاءِ (بلا کے لیے تیار رہو) ایک دوسرا شخص اٹھا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اِنِّیْ اُحِبُّکَ (حضور میں آپ سے محبت کرتا ہوں) ارشاد ہوا اِسْتَعِدْ لِلْفَقْرِ (پھر فقر کے لئے تیار رہو)

غور کرو۔ ایک جگہ فرمایا بلا کے لئے تیار رہو۔ دوسری جگہ فرمایا۔ فقر کے لئے تیار رہو۔ یعنی بلا میں ڈالنا یا آزمائش میں مبتلا کرنا مولی کی صفت ہے اور فقر اختیار کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف میں سے ہے۔ ہر کو اپنی اپنی صفت سے لگاؤ ہے۔

ماخوذ از مکتوبات

مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحیی منیری

Marfat.com

شب و روز کے وظائف کا دستور العمل

ماخوذ از

اوراد شرفی

مشتمل پر تعلیمات

سلطان المحققین مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ

ناشر

بزم فردوسیہ ٹرسٹ کراچی

اشاعت سوم: یکم اگست 2009

Marfat.com

شب وروز کے وظائف کا دستور العمل

حضرت مخدوم جہاںؒ نے وردووظائف کے سلسلے میں تین رسائل لکھے ہیں، اورادکلاں، اورادواوسط، اورادخرد۔ ان کے ماسواءآپ نے اپنے خطوط اور ملفوظات میں بہت سے وظائف ودعا کی تعلیم دی ہے۔ حضرت مخدوم کے اوراد پر مشتمل رسائل کی تلخیص بعنوان اورادشرفی خانقاہ معظم سے حضرت جناب سید شاہ وصی احمد عرف براتیؒ نے مرتب کر کے چھپوائی تھی۔ یہ فارسی میں تھی اوراس کا اردوترجمہ آپ کے چھوٹے بھائی جناب حافظ سید محمد شفیعؒ نے کیا جو ۱۳۵۵ھ میں طبع ہوااور پھر پچھلے دوتین دہائی سے اس کے مسلسل ایڈیشن کچھ اضافے کے ساتھ چھپ رہے ہیں۔ حضرت مخدوم جہاںؒ نے اپنے ایک مکتوب میں اپنے مرید خاص جناب شمس الدینؒ کو شب وروز کے وظائف کا ایک دستور العمل بتایا ہے۔ اگرچہ وظائف کی تفصیل کیلئے تو اورادشرفی کی طرف رجوع کرنا چاہئے، مگران کے انوار سے فیضیاب ہونے کیلئے بہت سی باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ یہ مکتوب ان ہی امور سے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔ اس لیے اہم ہے اور اس کا ذکر مناسب ہے۔ یہ مکتوبات صدی کے مکتوب اٹھائیس میں موجود ہے۔ اس مکتوب سے اقتباس پیش کیا جارہا ہے۔

"معلوم ہونا چاہئے کہ ایمان جب کامل ہوگیا اور توبہ درست ہوگئی تو مرید کو چاہئے کہ ہمیشہ باوضو رہے۔ ہرگز ہرگز ایک ساعت بے وضو نہ رہے۔ رات کا وقت جاڑے کا موسم سرد سے سرد پانی کیوں نہ ہو اور ہر وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو ضرور ادا کرے۔ اس کو فوت نہ ہونے دے۔ پانچوں وقت کی نماز باجماعت ادا کرے۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرتا رہے۔ اس لیے کہ **اَلْمُنْتَظِرُ لِلصَّلٰوۃِ کَاَنَّہٗ فِی الصَّلٰوۃ** (جو کوئی نماز کا انتظار کرتا ہے وہ ایسا ہے گویا نماز ہی میں ہے)۔ ہر نماز کے بعد وہ ورد اور وظیفہ جس کو خود اس نے اپنا معمول کرلیا ہے یا جس ورد کو اس کے پیر نے فرمایا ہے بحضور قلب پورا کیا کرے۔ اور سنو، جب مریدرات رہتے صبح کے وقت بیدار ہو، حوائج ضروری اور طہارت واجبی سے فرصت کر کے بعد وضو شکرانہ وضو کی نماز پڑھے اور سو بار کہے **اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ مِنَ الذُّنُوْبِ کُلِّھَاصَغِیْرِھَاوَکَبِیْرِھَاسِرِّھَاوَجَھْرِھَااَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ بِرَحْمَتِکَ** (میں اللہ سے توبہ مانگتا ہوں، اپنے کل گناہوں سے چھوٹے اور بڑے۔ ظاہر اور چھپے ہوئے۔ اے اللہ مجھ کو اپنی رحمت سے بخش دے)۔ اور جب صبح صادق ظاہر ہو دو رکعت نماز سنت فجر ادا کرے۔ پہلی رکعت میں قل یا ایھا الکافرون دوسری رکعت میں (بعد فاتحہ) سورہ اخلاص پڑھے۔ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ سنت کے بعد یہ دعا پڑھے۔ **اللھم انی اسئلک رحمته من عندک تھدی بھا قلبی** (اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری رحمت جو میرے قلب کو

Marfat.com

بتہ دکھائے) قوت القلوب میں مسطور ہے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کو پابندی کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔اور
تر بار کہے **استغفر اللّٰہ الذی لاالہ الاھوالحی القیوم اللھم انی اسئلک التوبہ**(میں توبہ مانگتا ہوں
ں اللہ سے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔اے اللہ میں تجھ سے توبہ کے لیے سوال کرتا ہوں)
ں کے بعد نماز فرض فجر بحضور قلب اور باجماعت ادا کرے۔نماز تمام کر کے قوت القلوب میں جو دعائیں آئی ہیں ان میں مشغول
و۔اسی قدر دعا کی عادت کرے جس کی پابندی ہو سکے۔ ہر وقت توبہ کرتا رہے۔توبہ کو کسی وقت نہ بھولے جس قدر عمر لہو ولعب میں
زری ہے اس کی مغفرت چاہتا رہے اور وقتوں میں زیادہ بڑ نہ لگایا کرے۔باتیں کم کیا کرے۔ہاں خدا اور رسول کے اوامر ونواہی
والبتہ کہہ سکتا ہے۔یا مسلمانوں کی اصلاح کے لیے دعا کر سکتا ہے۔یا ایسی بات کرے جسمیں برادران اسلام کا نفع ہو، یا ایسی بات
وجس سے بے علم کو علم حاصل ہو۔اس قسم کی باتیں ذکر کے درجہ میں ہیں۔جہاں تک ممکن ہو قبلہ رخ بیٹھا کرے۔اگر اس کا موقع نہ
ہو تو کسی صاحب دل کی زیارت یا پیر کی صحبت یا عالم ربانی کی مجالست میسر ہو سکے تو مصلے پر بیٹھ کر اوراد وغیرہ میں مشغول رہنے سے یہ
کہیں بہتر ہے۔اگر اس قسم کی دولت نصیب نہ ہو تو مصلے پر بیٹھ کر مسجد میں یا گھر میں ذکر کے ساتھ مشغول رہنا بہتر اور فاضل تر ہے
اور بھی سنو، جب آفتاب نکل کر تھوڑا بلند ہو جائے دو رکعت نماز اشراق پڑھا کرے۔کم سے کم اشراق کا یہ درجہ ہے۔نماز صبح کے بعد
جائے نماز پر اس وقت تک بیٹھنا کہ آفتاب نکل آئے اور طلوع کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا ان اعمال کی بہت فضیلت آئی ہے۔اور
جب آفتاب بہت زیادہ بلند ہو جائے تو نماز چاشت ادا کرے بہ اتباع سنت جس قدر اس نے اپنے لیے لازم کرلیا ہے اور دیکھ لے کہ
اس کو ہمیشہ نباہ بھی سکے گا۔ان کاموں کے بعد بزرگوں نے کہا ہے کہ مرید کو چاہئے کہ برادران اسلام کی حاجت براری کے لیے
اٹھے، جیسے بیمار کی عیادت یا جنازہ کی شرکت یا برو تقویٰ میں مدد کرنا۔اگر اس قسم کے کسی کام کا موقع نہ ہو تو قرآن شریف کی تلاوت کیا
کرے یا نماز نفل پڑھا کرے یا ذکر میں مشغول ہو جائے۔اگر اس کا بھی موقع نہ ہو تو **فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا**
فِی الْاَرْضِ (جب نماز ادا ہو جائے تو زمین پر پھیل جاؤ) پر عمل کرے یعنی فکر معاش میں مشغول ہو جائے۔کھانے کپڑے کا
سامان مہیا کرے اور اگر ان چیزوں کی بھی ضرورت نہ ہو تو **فی النوم سلامۃ** (سوجانے میں سلامتی ہے) پر عمل پیرا ہو۔یعنی
سورہے۔پھر جب نماز ظہر کا وقت آجائے تو جاگ اٹھے۔طہارت کرے۔پہلے چار رکعت سنت پڑھے اس کے بعد فرض ادا کرے
پھر اور پڑھے اور جائے نماز پر دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے۔اگر دل ماسوی اللہ سے فارغ ہو خدا کا شکر بجالاتا رہے۔یہاں
تک کہ عصر کا وقت آجائے اور دل فارغ نہ ہو تو فراغ دلی کی کوشش کرے کیونکہ فراغ دلی بھی عین ذکر ہے۔نماز فرض مسجد میں ادا کی
جائے اور نماز نفل گھر میں۔بعد اس کے چار رکعت فرض پڑھے۔ذکر وفکر میں مشغول ہو یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔عصر و
مغرب کے درمیان دنیاوی کام نہ کرنا عبادت میں مشغول رہنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص آخر شب میں اٹھے اور طلوع آفتاب تک عبادت

Marfat.com

کرتا رہے۔اور مرید کو چاہئے کہ نفس کے ساتھ محاسبہ کرے اور یہ کہے کہ ایک روز عمر تیری گزری تجھ کو کیا حاصل ہوا۔ایسا مبارک دن گزر گیا، تجھ کو کیا ملا؟ پھر نماز مغرب کی تیاری کرے۔ پہلے تین رکعت فرض بعدہٗ، دو رکعت سنت پڑھے۔اس کے بعد بیس رکعت صلوٰۃ الاوابین ادا کرے۔ اگر ممکن ہو تو بیسوں رکعت پڑھے ورنہ جس قدر ہو سکے مقرر کرے۔ **تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ** (ان کے پہلو بستر سے لگے رہتے ہیں) کے مصداق وہی لوگ ہیں جو درمیان مغرب وعشاء یادحق میں رہتے ہیں اور اس وقت کو زندہ رکھتے ہیں اور جب عشا کا وقت آ جائے چار رکعت سنت، پھر چار رکعت فرض ادا کرے اور دو رکعت سنت پڑھے۔ وتر کو آخر شب کے لیے اٹھا رکھے اگر اٹھ جانے پر قادر ہو اور جاگنے کا اعتماد ہو۔اور سمجھتا ہے کہ نیند ضرور ٹوٹ جائے گی اور اگر خوف سونے کا ہو تو عشاء کے ساتھ ساتھ وتر پڑھ لے۔اس طرح پر عمل درآمد جو شخص کرے گا وہ غافل نہ سمجھا جائے گا اور خاسروں میں اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اس کو حاضر باش سمجھیں گے۔ بعد عشاء قرآن شریف کی ان سورتوں کو پڑھے جن کا ذکر قوت القلوب میں ہے اور اگر اس کو ان سورتوں کا نام معلوم نہیں ہے یا وہ سورتیں یاد نہیں ہیں تو ڈھائی سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ لیا کرے۔ ہزار آیت اس حساب سے ہوتی ہے۔ بعد اسکے ذکر وطہارت کے ساتھ سو رہے مگر جب تک نیند کا غلبہ نہ ہو سونے کا قصد نہ کرے اور رات رہتے صبح ہونے کے قبل بیدار ہو جائے۔آخر حصہ رات کا استغفار کے لیے نہایت موزوں ہے اور سب وقتوں سے رات کے افضل ہے اور اگر مرید آخر شب میں نماز تہجد پڑھا کرے تو اور بہتر ہے۔کیونکہ اس نماز میں معنی استغفار اور معنی تلاوت قرآن دونوں موجود ہیں۔اس طرح پر جو شخص عمل کرے گا اور ثابت قدم رہے گا تو امید قوی ہے کہ برکت سے اس کے باطن کی راہ یعنی طریقت کی راہ اس پر کھل جائے گی اور مرید کو چاہئے کہ طریقت کی راہ شریعت کی موافقت میں چلے اور جس شخص کو ایسا دیکھو کہ مدعی طریقت ہو کر شریعت کے موافق نہیں چلتا تو سمجھ لو کہ اس کو طریقت سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا ہے۔اس لئے اسفل السافلین میں جا گرا ہے کہ اوپر آنا اس کا دشوار ہے۔یہ مذہب تو ملحدوں کا ہے کہ طریقت کا قیام بغیر شریعت کے وہ جائز رکھتے ہیں۔کہتے ہیں کہ جب حقیقت منکشف ہو جاتی ہے تو شریعت کی پابندی باقی نہیں رہتی۔ایسے اعتقاد پر خدا کی پھٹکار۔سنو، ظاہر اگر باطن کے مطابق نہیں ہے تو یہ نفاق کی علامت ہے یعنی ظاہر میں زہد وتقویٰ اور باطن میں دنیا طلبی اور ریاکاری۔اور باطن آراستہ ہو ظاہر خلاف حکم شریعت ہو یہ زندیقیت کی نشانی ہے۔اگر شریعت پر عمل ہے اور باطن طریقت سے بے بہرہ ہے ایسا شخص نقصان وتاوان میں ہے اور باطن کی درستگی چاہنا بغیر عمل ظاہر کے ہوس بے جا کرنا ہے۔ ظاہر باطن کے ساتھ ایسا شیر وشکر ہے کہ اس کو کوئی شخص جدا نہیں کر سکتا۔ **لاالٰہ الا اللّٰہ** حقیقت ہے **محمد رسول اللّٰہ** شریعت۔صحت ایمان جس کو قائم رکھنا ہے وہ ایک جملہ کو دوسرے جملہ سے علٰحدہ کر کے مومن باقی نہیں رہ سکتا۔ایسی خواہش اس کی بالکل باطل اور بے حاصل ہوگی۔ برادر عزیز، خلاصہ یہ ہے کہ طالب مرید کو چاہئے کہ، اس میں تم ہو یا کوئی دوسرا ہو، روز بروز نیت کی درستگی اور دل کی صداقت سے راہ طریقت کی منزلوں کو طے کرتا جائے۔ ہمت عالی رکھے۔سیرت اتنی

Marfat.com

پسندیدہ ہو جائے کہ مصفا نظر آئے۔ خصلت ایسی حسین دکھائی دے کہ مجلا معلوم ہو۔ ارباب سعادت اور بزرگان دین کی صحبت سے اپنے اخلاق کو درست کرے اور اس پر یقین رکھے کہ دارومدار اس کام کا ارادت اور ریاضت پر ہے۔ ارادت کی حقیقت یہ ہے کہ تھوڑا یا بہت جو کچھ پیر کا حکم وارشاد ہو اس کی مخالفت نہ کرے۔ اس لیے کہ پیر کے حکم کی بجا آوری برکات کا سبب ہے۔ اور ریاضت کی راہ یہ ہے کہ نفس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائے کیونکہ نفس امارہ کی موافقت سے ساری آفتیں برپا ہوتی ہیں اور فرائض کا جس طرح حکم دیا گیا ہے اسی طرح اس پر عمل کرے اور عادت پرستی چھوڑ دے۔ عبادت کو عبادت کی طرح انجام دے۔ تعلقات دنیاوی کو دل سے نکال پھینکے حواس ظاہرو باطن کی ہر طرح حفاظت کرتا رہے۔ کھانا کم کھائے۔ پانی کم پئے کم سویا کرے۔ یہ سب ریاضت میں داخل ہے ہرگز ہرگز ابتدائے ریاضت ومشاغل میں کوئی مرید کسی مقام کا طالب نہ ہو اور اس کو نہ دیکھے کہ کشف وکرامت ہم سے کیوں سرزد نہیں ہوتی اور فلاں فلاں مقصد میں جو مشکلات واقع ہیں وہ کیوں حل نہیں ہوتیں۔ یا یہ نہ سمجھے کہ ہم کو یہ حاصل ہوا وہ حاصل ہوا بلکہ ہر حال میں پیر مشفق کی طرف رجوع کرے اور اپنے خیال فاسد کو کنارے کر دیا کرے۔ جب مرید سلوک میں ثابت قدم اور صاحب استقامت ہو جاتا ہے تو ایسے شخص سے امید ہوتی ہے کہ مقام وصول وتمکین تک پہنچے گا...... اب ایک ایسی بات سنو جس کے سننے سے تمام ناامیدی پر پانی پھر جائے۔ وہ بات یہ ہے کہ طالب جہاں تک ہو کام کئے جائے۔ طالب کو بہت سی ایسی خرابی کا سامنا ہے۔ اس لیے اعضاو جوارح آلودہ معصیت ہیں۔ خیر، ہیں تو ہوا کریں۔ اس سے تم اپنی راہ کھوٹی کیوں کرتے ہو؟ چلے چلو، ہے ہے اس راز کو تم نہیں جانتے ہو۔ جوارح کی صفت اگر فسق وفجور ہے تو دل کی صفت ایمان وایقان۔ وہاں دل سے کام ہے جوارح نظر انداز۔ وہاں دل کا اعتبار ہے جوارح بے کار، وہاں دل منظور نظر ہے، جوارح مہجور و بے خبر، وہاں جو کچھ ہے دل ہے جوارح کچھ نہیں۔ **اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ** (اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں اور تمہارے کاموں کو نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے)"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سب حمد وستائش اللہ کے لیے جس نے طاعات کی توفیق دی اور ہر وقت اور ہر آن درود وسلام اس کے رسول **مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ** پر جو سرچشمۂ عبادات ہیں اور ان کے آل واصحاب پر کہ وہ لوگ حسنات وخیرات کی کان ہیں۔

فرمایا اللہ جل شانہٗ نے کہ میں نے پیدا نہ کیا اور عدم سے وجود میں نہ لایا جن وانس کو مگر اس لئے کہ وہ جان پہچان کر میری عبادت کریں۔ انسان کو چاہئے کہ اس عالم میں جس کی مثال ایک شکارگاہ اور کھیتی سے ہے دل ودماغ کو روح کا آلہ بنا کر قدر و معرف کاشت کرنے اور جوارح کو کاشتکاری کا آلہ سمجھ کر محبت کا بیج بونا چاہئے اپنے کو بیکار اور معطل نہیں رکھنا چاہئے تاکہ جب اس جہاں سے مراجعت کا وقت آئے اور اس کو یقینی آنا ہے کیونکہ وطن کی محبت بھی ایمان کا شعبہ ہے اس مقام میں پہنچ کر جہاں کھیتی کے

Marfat.com

ماحصل کا انبار ہوگا اور شکاروں کا ڈھیر لگے گا وہاں بمقابلہ جانباز یاروں کے اور تیر انداز شکاریوں کے اور ناموں کاشتکاروں کے شرم نہ ہونا پڑے اور حسرت وندامت ابدی وسرمدی کا بوجھ سر پر نہ آئے، آیۂ شریف:

یَاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَاللّٰهِ حَقٌّ فَلاَ تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاوقف وَلاَیَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّفَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ط اِنَّمَا یَدْعُوْاحِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحَابِ السَّعِیْرِ

اے لوگو! درحقیقت اللہ کا یہ وعدہ کہ تم مرو گے اور قیامت تک گور میں رہو گے اور اس کے بعد اٹھائے جاؤ گے یہ سچ ہے اور چشم ظاہر سے دیکھ رہے ہو اور دل کی آنکھ سے مشاہدہ کر رہے ہو پس یہ چندروزہ زندگی جو بدرجۂ موہوم اور تخیل ومعدوم ہے اس میں مغرور نہیں ہونا چاہئے اور اس پر ناز وخوشی نہیں کرنا چاہئے اور اپنے کو حی القائم اور ساکن اس مقام فانی کا نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ یہ غرور تمہارا اور یہ ناز بیجا وخوشی تمہاری خواب خرگوش ہے۔ باری تعالیٰ کے یہاں ایسے لوگوں کی جزا وسزا عذاب شدید وعذاب مدید ہے فی الحقیقت یہ غرور اور بیجا خوشی تمہاری نفس وشیطان کی محبت کی وجہ سے ہے اور دونوں کے دونوں تمہارے دشمن ہیں سے بہت زیادہ قوی ہیں اور ہلاک کرنے والے ہیں۔ صورتاً دوست بن کر تمہارے سامنے کھڑے ہیں اور تمہارا یہ حال کہ طرح کی محبت وتکریم کے ساتھ ان کی رضا جوئی میں رہتے ہو اور ان کا حکم بجالاتے ہو اور ان کا یہ حال ہے کہ طرح طرح کے تدبیر سے تمہارے فساد اور بطلان کی کوشش میں رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں عاقل وہی ہے کہ ایسے دشمنوں کو پہچانے اور ان سے پرہیز کرے اور مخالف اختیار کرے اور اپنے سے دور رکھے اور جس بات سے ان کو قوت حاصل ہو اور جس بات سے وہ خوش ہوں اس کو نہ کرے چاہے وہ طاعت ہو یا معصیت کیونکہ بندہ اور خدا کے درمیان سوائے نفس اور شیطان کے دوسرا حجاب نہیں۔ پہلے نفس کو چھوڑو جو تمہارا دربان ہے اور تمہارا یار بنا ہوا ہے **دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالْ** اس بات کا گواہ ہے یعنی نفس کو چھوڑو اور یہاں چلے آؤ۔ اس کا چھوڑنا کیا ہے اس کی مخالفت کرنا ہے ہزار تم سالہا سال طاعت کرو ریاضت کرو فائدہ نہ ہوگا جب تک ان چیزوں کو چھوڑو گے جن سے نفس کو الفت ہے اور جن سے نفس لذت لیتا ہے اور جو چیزیں نفس کو محبوب ومطلوب ہوں۔ پس تمہارا فرض ہے کہ ظاہر میں اپنے کو اوراد واشغال وظائف کا پابند کرو اور باطن میں اپنی فنا کے تفکر میں رہو اور عالم کو فانی سمجھو اللہ تعالیٰ کو باقی جانو اور اس کا یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور ہم کو محیط ہے اور اسی طرح عالم کے ساتھ بھی ہے اور محیط بھی ہے اور اس کی معیت اور احاطت میں ہمارا وجود اور عالم کا وجود نیست ہے اور معدوم۔ ظاہر میں بھی وہی ہے اور باطن میں بھی وہی ہے نہ ہمارا وجود ہے اور نہ عالم کا وجود کچھ ہے **هُوَالظَّاهِرُوَهُوَالْبَاطِنُ مَا فِی الْوَجُوْدِ اِلَّااللّٰهُ** یعنی وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے اور سوائے اللہ کے کسی کا وجود نہیں ہے اس مفہوم کو اپنے دل میں نقش کالحجر بنائے رہو جب یہ ہوگا تب ہستی حق کے ساتھ ارکان شریعت اور

Marfat.com

آداب حقائق کا ظہور ہوگا اور وہ تاج خلافت جو **اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ** کے خریطہ میں ہے اس کے سر کے لیے زیبا ہوگا اور اس وقت مردانِ راہ سے علم حاصل کرنے کا نتیجہ ظاہر ہوگا اور **فَسْئَلُوْآ اَھْلَ الذِّکْرِاِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. وَخُذُوا الْعِلْمَ مِنْ اَفْوَاہِ الرِّجَالِ**۔ یعنی سوال کرو صاحب ذکر سے اگر تم نہیں جانتے ہو۔ اور حاصل کرو علم کو زبانوں سے مردوں کے۔ اس کا راز کھلے گا۔ حاصل الامر یہ تو ناممکن ہے کہ آدمی دن رات اوراد واشغال میں لگا رہے مگر کم سے کم اصلاحِ قلب اور عاقبت کا خیال اتنا تو ہونا چاہئے کہ آدمی کا زیادہ وقت نیک کام اور اچھے خیال اور طاعت وعبادت میں صرف ہو۔ کیونکہ جس چیز کا زیادہ حصہ مصرف میں آتا ہے یا جس وقت کا زیادہ حصہ کسی کام میں لگایا جاتا ہے تو **کُلْ** کا **کُلْ** اسی حکم میں آجاتا ہے تم کو اپنا دستور العمل دین کی راہ میں اس طور پر بنانا چاہئے۔

آدابِ وضو

جب تہائی رات باقی رہ جائے تو اٹھ جاؤ۔ وضو کرو اور ہر عُضو کے دھونے کے وقت گناہوں سے توبہ کرو اور دل میں یہ خیال پیدا کرو کہ اپنے ظاہر کو پاک پانی سے اور ظاہری گناہوں سے پاک کر رہے ہو اور اپنے باطن کو بری صفتوں سے اور اللہ کے سوا جو کچھ مشاہدات اور حاضر میں ہے اس سے پاک کر رہے ہو۔ وضو کے وقت کی جو دعائیں ہیں ان کو پڑھتے جاؤ جب اس رعایت اور ترتیب کے ساتھ وضو کیا جائے تو کیا عجب ہے کہ **اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْن** (نماز مؤمنین کی معراج ہے) کی دولت نصیب ہو جائے۔

مشائخ دین کی اقتدا کرو اور وسواس کے ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھو تاکہ شیطان کے ہاتھوں میں نہ پڑ جاؤ اور اگر ایسا ہو گیا ہے تو اس کے بس سے نکلنے کی کوشش کرو اور اس کا علاج کرو۔ اسلئے کہ ابھی وقت باقی ہے۔

جب تم نماز کے لئے مصلّے پر قدم رکھو تو نیت سے پہلے چند بار یہ دُعا پڑھ لیا کرو:

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَ کَّلِ الْمُؤْ مِنُوْنَ .

(اللہ کے نام سے اور اللہ کے ذریعے اور اللہ سے اور اللہ کی طرف اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے)۔ اور جب بھی دل میں وسوسہ پیدا ہو تو سینہ پر ہاتھ رکھ کر **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** کی سورتیں پڑھ لیا کرو اور جب بھی وضو کرو تو وضو کے بچے ہوئے پانی سے ایک گھونٹ وسوسہ سے رہائی کی نیت سے پی لیا کرو۔ خواہ دس بیس بار وضو کیوں نہ کرو اور بغیر وضو کے ہرگز نہ کچھ کھاؤ اور نہ کچھ پیو۔ اور اس پر پابندی کے ساتھ عمل کرو۔ اس لیے کہ اس میں بے شمار فوائد اور برکتیں ہیں۔

Marfat.com

تحیۃ الوضوء

وضو کے بعد دو رکعت نماز شکر الوضو ادا کرو پہلی رکعت میں الحمد کے بعد وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَلَمُوْٓ اَنْفُسَهُمْ جَآءُ وْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں اور رسول انکی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے) اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءً ااَوْيَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِاللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (اور جو کوئی برا عمل یا اپنی جانوں پر ظلم کرلیں پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشش کرنے والا اور مہربان پائیگا) پڑھو۔ سلام کے بعد یہ درود خمسہ پڑھو۔

درود خمسہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍبِعَدَدِمَنْ صَلَّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍبِعَدَدِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ كَمَاتُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَايَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ كَمَااَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ (اے اللہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جو لوگ آپ پر درود بھیجتے ہیں اور ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جو آپ پر درود نہیں بھیجتے اور درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جیسا کہ تو چاہتا ہے۔ اور پسند کرتا ہے کہ آپ کے اوپر درود بھیجا جائے۔ اور درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جتنا تو مناسب سمجھتا ہے۔ اور درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جیسا کہ تو نے ہم کو حکم دیا)۔ اس درود کے بعد یہ دعاء پڑھو اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَاوَزَكِّهَااَنْتَ خَيْرُمَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَااَللّٰهُمَّ اَنْتَ لِيْ كَمَااُحِبُّ فَاجْعَلْنِيْ كَمَاتُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًامِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةًاَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُسْنَ الْاِخْتِيَارِوَصِحَّةَالْاِعْتِبَارِ وَصِدْقَ الْاِفْتِقَارِوَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (اے میرے اللہ دے تو میرے نفس کو اسکا تقویٰ اور اسکی پرہیزگاری تو ہی بہتر دینے والا ہے پرہیزگاری کا۔ تو اس کا ولی ہے اور اسکا مالک ہے اے اللہ نہ کر تو میرے لئے جس طرح میں چاہتا ہوں۔ اور کردے تو میرے لئے جیسا تو چاہتا ہے۔ اور تو راضی ہو جا۔ اے اللہ کردے تو میرے باطن کو بہتر میرے

Marfat.com

ظاہر سے اور میرے ظاہر کو نیک بنادے ۔اے میرے اللہ عطا کر مجھکو بہترین اختیار اور اعتماد کی صحت اور سچ کی محتاجی اور درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور آپ کی تمام ال پر اپنی رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے) ۔جس وقت بھی وضو کرو دن ہو یا رات یہ دو رکعت شکر الوضوادا کرو۔اور اس نماز کے بعد درود خمسہ (جو اوپر گذرا) ضرور پڑھو اور کسی وقت بے وضو نہ رہو اور بے وضو نہ کچھ کھاؤ نہ پیو اس بات کا اچھی طرح خیال رکھو اس لیے کہ وضو مومن کا حصار ہے اور گناہوں کو دھوتا ہے۔

جو باوضو مرتا ہے وہ شہید مرتا ہے جو باوضو اور پاک کپڑا پہن کر سوتا ہے اس کے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے جب وہ شخص ایک گھڑی کے لئے بھی جاگتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے اے اللہ اپنے اس بندہ کو بخش دے جو فلاں شخص کا بیٹا ہے اور یہ شخص پاک سویا ہے اور جو باوضو سوتا ہے اس کی روح کو معراج ہوتی ہے یعنی اس کی روح کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی قربت حاصل ہوتی ہے وہ روح اللہ کو سجدہ کرتی ہے حالانکہ وہ بندہ نیند میں رہتا ہے۔

اس کے بعد تسبیح روحانیاں پڑھو۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے تسبیح روحانیاں پڑھتا ہے وہ ہرگز کسی غم میں مبتلا اور گرفتار نہیں ہوتا اور جتنی مرتبہ پڑھتا ہے چالیس ہزار فرشتوں کی تسبیح کا ثواب پاتا ہے۔

نمازِ تہجد

اس کے بعد دو دو رکعت کر کے بارہ رکعت نماز تہجد ادا کرو۔ان نمازوں میں سورہ کی کوئی قید نہیں۔قرآن سے جو چاہو پڑھو۔

بعض نسخہ میں ایسا بھی ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی **خَالِدُوْن** تک اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد **اٰمَنَ الرَّسُوْلُ** ۔کافرین تک پڑھو۔بعض جگہ تہجد پڑھنے کا طریقہ بھی مرقوم ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اخلاص بارہ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ۔سلام کے بعد سو بار **یَا وَهَّابُ** پڑھو۔تیسری رکعت میں سورہ اخلاص دس مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورہ اخلاص نو مرتبہ۔سلام کے بعد سو بار **یَا فَتَّاحُ** پڑھو۔پانچویں رکعت میں سُورہ اخلاص آٹھ مرتبہ اور چھٹی رکعت میں سورہ اخلاص سات مرتبہ۔سلام کے بعد سو بار **یَا کَرِیْمُ** پڑھو۔ساتویں رکعت میں سورہ اخلاص چھ مرتبہ اور آٹھویں رکعت میں سورہ اخلاص پانچ مرتبہ۔سلام کے بعد سو بار **یَا غَفَّارُ** پڑھو۔نویں رکعت میں سورہ اخلاص چار مرتبہ اور دسویں رکعت میں سورہ اخلاص تین مرتبہ۔سلام کے بعد سو مرتبہ **یَا عَزِیْزُ** پڑھو۔گیارہویں رکعت میں سورہ اخلاص دو مرتبہ اور بارہویں رکعت میں سورہ اخلاص ایک مرتبہ۔

سلام کے بعد سو بار **یَا بُدُّوحُ** پڑھو۔اور اگر ہو سکے تو ہر دو رکعت ادا کرنے کے بعد اور اسمائے الٰہی پڑھنے سے پہلے ایک بار

Marfat.com

اَللّٰہُ حَاضِرِیْ' اَللّٰہُ نَاظِرِیْ' اَللّٰہُ شَاھِدِیْ' اَللّٰہُ نَاصِرِیْ' اَللّٰہُ مَعِیْ (اللہ میرے پاس موجود ہے، اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے، اللہ گواہ ہے، اللہ ہمارا مددگار ہے، اللہ میرے ساتھ ہے) بھی پڑھ لو۔

نمازِ تہجد کی فضیلت میں کہا گیا ہے کہ ہر دو رکعت ادا کرنے کے بعد بندہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اِنشاء اللہ پائے گا۔

اس نماز کے بعد پھر سو جاؤ اس لیے کہ تہجد دو نیند کے درمیان ہے پھر صبح کاذب کے وقت اُٹھ جاؤ۔ وضو کرو وضو سے بچا ہوا پانی تھوڑا اس نیت سے پی لو کہ اے اللہ ہمارے دل کو روشن کر دے۔ اس کے بعد اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں) پڑھو۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص وضو سے فارغ ہونے کے بعد اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھتا ہے اس کے لیے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

کلمۂ شہادت کے بعد تین بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھو۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو کے بعد ایک بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھے گا اس کے نام میں پچاس سال کی ایسی عبادت لکھی جائے گی جس میں دن کو روزے رکھے گئے اور رات کو قیام کیا گیا۔ جو دو مرتبہ پڑھے گا اس کو اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ دے گا جو نعمتیں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہما السلام کو عطا فرمایا اور جو تین مرتبہ پڑھے گا وہ جنّت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص ایک بار اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھے گا اس کا نام صِدّیقوں میں لکھا جائے گا جو شخص دو بار پڑھے گا اس کو شہیدوں کی فہرست میں رکھیں گے اور جو تین بار پڑھے گا اس کا حشر پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

Marfat.com

تسبیح روحانیاں

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ سُبْحَانَ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ سُبْحَانَ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ سُبْحَانَ الْكَرِيْمِ السَّتَّارِ سُبْحَانَ الْخَالِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سُبْحَانَ الَّذِىْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ۔ (پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے جبر کرنے والا۔ پاک ہے وہ ذات جو غالب ہے مغفرت کرنے والا۔ پاک ہے وہ ذات جو اکیلا ہے قہر کرنے والا۔ پاک ہے وہ ذات جو بلند ہے اور بڑا پاک ہے وہ ذات جو کرم کرنے وال ااور پردہ ڈالنے والا۔ پاک ہے وہ ذات جو پیدا کرنے والا رات اور دِن۔ پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ رہنے والا اور کبھی زائل نہیں ہوسکتا۔)

اس کے بعد اکتالیس بار یہ پڑھو اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ (مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ سے نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ جو ہمیشہ رہنے والا اور قائم رہنے والا ہے اور مغفرت فرمانے والا اور ہمارے عیبوں کو چھپانے والا ہے اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔) اس استغفار کی وجہ سے آسمان و زمین کے تمام فرشتے اس شخص کی مغفرت کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ اسی طرح صبح صادق تک استغفار اور تسبیح میں مشغول رہو۔

جب صبح ہو جائے تو سورہ انعام کی یہ تین آیتیں تلاوت کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ۵ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ط وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الْاَرْضِ ط يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ (سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے اور پیدا فرمایا اندھیریاں اور روشنی۔ اس پر کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھراتے ہیں وہی ہے جس نے تمھیں مٹی سے پیدا فرمایا اور پھر ایک میعاد کا حکم رکھا اور ایک مقررہ وعدہ اسکے ہاں ہے پھر تم لوگ شک کرتے ہو۔ اور وہی اللہ ہے آسمان اور زمین کا اسے تمہارا مخفی اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے وہ کام جانتا ہے جو تم کرتے ہو)۔

اس کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو دیو پری اور چغلخوروں کی شرارت سے حاسدوں کے حسد سے ناگہانی بلاؤں سے آخر زمانہ کے فتنہ سے اور ہر قسم کے رنج وغم سے محفوظ و مامون رکھے گا۔ چار ہزار حج و عمرہ کا ثواب دیا جائے گا اور دین و دنیا میں

Marfat.com

اس کی جو بھلائیاں ہیں وہ قبول کی جائیں گی۔

اس کے بعد ایک بار یہ درود شریف پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ حَنِّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا حَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(اے میرے اللہ درود بھیج تو محمد ﷺ پر اور آپ کی ال پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بیشک تو حمید ہے تو مجید ہے۔اے میرے اللہ رحم فرما تو محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے رحم فرمایا ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بے شک تو حمید ہے، تو مجید ہے۔اے میرے اللہ تو برکت دے محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت دی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بے شک تو حمید ہے تو مجید ہے۔اے میرے اللہ تو مہربان ہو جا محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو مہربان ہوا ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بے شک تو حمید ہے تو مجید ہے۔اے میرے اللہ تو سلامتی دے محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے سلامتی دی ابرہیم اور ابراہیم کی آل پر بے شک تو حمید ہے، تو مجید ہے۔)

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بعد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں۔اس لیے کہ یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا اور جو مجھ پر دس بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر سو بار درود بھیجے گا اور جو مجھ پر سو بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار درود بھیجے گا۔اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا اس کی رحمت ہے اور بعض نسخے میں ایسا بھی ہے کہ جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار بار درود بھیجتا ہے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

نمازِ فجر

اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ اور فجر کی سنت اس طرح ادا کرو کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اخلاص پڑھو۔ سلام کے بعد یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَاءِ وَمَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَآءِ وَمُرَافَقَۃَ الْاَنْبِیَاءِ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا صَادِقًا وَّیَقِیْنًا وَّاثِقًا لَیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ وَاَسْئَلُکَ رَحْمَۃً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔ (اے میرے اللہ بے شک میں سوال کرتا ہوں فیصلے کے وقت تجھ سے کامیابی کا اور شہداء کی منازل کا اور دشمنوں پر مددگاری کا اور انبیاء کی رفاقت کا، اے میرے اللہ دے مجھکو سچا ایمان اور بھروسے کا یقین کہ نہ ہو اسکے بعد کفر اور سوال کرتا ہوں میں تیری رحمت کا جسکے ذریعے میں پالوں تیری کرامت کا شرف، دین اور دنیا اور آخرت میں) اس کے بعد سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رَبِّیْ (مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے، پاک ہے اللہ اور اس کی تمام تعریفیں ہیں جو میرا رب ہے۔) پڑھو۔

سنت اور فرض کے درمیان جہاں تک ممکن ہو سکے کَلِمَۂ تَمْجِیْد یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کیلئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے) پڑھتے رہو یہاں تک کہ سفیدی غالب آجائے اس وقت فرض جماعت کے ساتھ ادا کرو اور جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تین بار یہ استغفار پڑھو۔

استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْخَطَاءً اَوْسِرًّا اَوْعَلَانِیَۃً وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ ذَنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنْ ذَنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے جو میں کروں جان بوجھ کر یا غلطی سے یا چھپ کر یا ظاہر ہو کر اور میں اسکی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسکو میں جانتا ہوں اور جسکو میں نہیں جانتا بے شک تو غیبوں کا جاننے والا

Marfat.com

ہے اور نہیں ہے طاقت اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ جو نہایت بلند اور عظیم ہے) اس استغفار میں اَتُوْبُ اِلَیْہِ کے بعد یَاغَفَّارُ غُفْرَاناً بھی آیا ہے۔ استغفار کے بعد ایک مرتبہ ان کلمات کو پڑھو لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ اِیْمَاناً بِاللّٰہِ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ اَمَانَامِّنَ اللّٰہِ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ اَمَانَۃً مِنْ عِنْدِاللّٰہِ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (نہیں ہے کوئی معبود ماسوا اللہ کے اور میں ایمان لایا اللہ پر، نہیں ہے کوئی معبود ماسوا اللہ کے، پناہ دینے والا اللہ ہے، نہیں ہے کوئی معبود ماسوا اللہ کے، امان ہے اللہ کی طرف سے، نہیں ہے کوئی معبود ماسوا اللہ کے، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔) ایک بار وہی درود خمسہ جو صفحہ نمبر ۱۹ پر لکھا ہوا ہے پڑھنے کے بعد یہ پنج گنج پڑھو۔

پنج گنج

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

﴿ ۱ ﴾ اَللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَاَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَاتَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَانَوْمٌ ط لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّابِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَاخَلْفَھُمْ ج وَلَایُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّابِمَاشَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَایَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ لَآاِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُمِنَ الْغَیِّ ج فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُوْءْ مِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ق لَاانْفِصَامَ لَھَا ط وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

(اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ ہے اور اوروں کو قائم رکھنے والا اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کرے بغیر اسکے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ اُن کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے کچھ بھی اُس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے اُس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین اور اسے بھاری نہیں اسکی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا، کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہوگئی ہے نیک راہ گمراہی سے جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے یا اس نے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں، اور اللہ سنتا اور جانتا ہے۔)

﴿ ۲ ﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآاُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وقف لَانُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وقف وَقَالُوْاسَمِعْنَا وَاَطَعْنَاغُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًااِلَّاوُسْعَھَا ط لَھَامَاکَسَبَتْ وَعَلَیْھَامَااکْتَسَبَتْ ط رَبَّنَالَاتُؤَاخِذْنَآ

Marfat.com

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَانَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وقف اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(رسول ایمان لایا اس پر جو اسکے رب کے پاس سے اس پر اترا۔ اور ایمان والے سب نے مانا، اللہ اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو (یہ کہتے ہوئے کہ) ہم اسکے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا۔ تیری معافی ہو۔ اے رب ہمارے اور تیری طرف پھرنا ہے۔ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ پھر اسکا فائدہ ہے جو اچھا کمایا۔ اور اسکا نقصان ہے جو بُری کمائی ہے۔ اے میرے رب ہمیں نہ پکڑ، اگر ہم بھولیں یا چوکیں۔ اے ہمارے رب اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہمارے اگلوں پر رکھا تھا۔ اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جسکی ہمیں طاقت نہ ہو۔ اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں کافروں پر مدد فرما۔

﴿ ۳ ﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔)

﴿ ۴ ﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط تُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (کہہ دیجئے کہ اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو ہی سب کچھ کرسکتا ہے تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے، اور جسے چاہے رزق دے بے گنتی۔)

﴿ ۵ ﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ صلے الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج

Marfat.com

رَبَّنَامَاخَلَقْتَ هٰذَابَاطِلاً ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَاعَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَالِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَآ اِنَّنَاسَمِعْنَامُنَادِیاً یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْابِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّاصلے ٥ رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَاذُنُوْبَنَاوَ کَفِّرْ عَنَّاسَیِّاٰتِنَاوَتَوَفَّنَامَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَاوَاٰتِنَامَاوَعَدْتَّنَاعَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَایَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَفَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍاَوْاُنْثٰی ج بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ ج فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْاوَاُخْرِجُوْامِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْاوَقُتِلُوْالَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًامِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ لَایَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ط مَتَاعٌ قَلِیْلٌ وقف ثُمَّ مَاْوٰلهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمِهَادُلٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْارَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَانُزُلاً مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ ط وَمَاعِنْدَاللّٰهِ خَیْرٌلِّلْاَبْرَارِوَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَااُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَااُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ لاَ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَناً قَلِیْلاً ط اُوْلٰٓئِکَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَرَبِّهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ یٰٓاَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوااصْبِرُوْاوَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وقف وَاتَّقُوااللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥

(بے شک آسمانوں اورزمین کی پیدائش اوررات اوردن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کیلئے جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اورزمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تونے یہ بیکار نہ بنایا، پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے رب ہمارے بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائیگا اسے ضرور رسوائی دی، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں، اے رب ہمارے ہم نے منادی کو سنا کہ ایمان کیلئے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے، اے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرمادے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر، اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ جسکا تونے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور قیامت کے روز رسوا نہ کر بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا تو ان کی دعاء سن لی ان کے ردب نے کہ کام کرنے والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک

Marfat.com

ہوتو نے جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے وہ میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں ضرور اُن کے سب گناہ اتارونگا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جنکے نیچے نہریں رواں ہونگی، اللہ کے پاس ثواب ہے اے سننے والے ،کافروں کا شہر میں اھلے گہلے پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے تھوڑا برتنا پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔اور کیا ہی برا بچھونا ہے لیکن جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں انکے لئے جنتیں ہیں جن کیلئے نہریں ہیں، ہمیشہ اِن میں رہیں، اللہ کی طرف کی مہمانی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کیلئے ہے سب سے بھلا اور بے شک کچھ کتابی ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو انکی طرف اترا انکے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے، اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں لیتے، یہ وہ ہیں جن کا ثواب انکے رب کے پاس ہے، اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے، اے ایمان والوں صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو، اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید کے ساتھ کہ کامیاب ہو۔)

پنج گنج کی فضیلت میں کہا گیا ہے کہ اس کا پڑھنے والا اگر درویش ہو تو نگر ہو جائے اگر تو نگر ہو درویشی کے خوف سے محفوظ رہے اگر قرض دار ہو قرض ادا ہو جائے اگر بیمار ہو صحت یاب ہو جائے۔آیتہ الکرسی کی فضیلت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ رسولِ خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت آیتہ الکرسی پڑھے وہ شام تک دیو اور پری کے شر سے محفوظ رہے اور جو رات کے وقت پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں رہے جو ہر فرض نماز کے بعد آیتہ الکرسی پڑھتا ہے اس کے اور بہشت کے درمیان موت کے سوا کسی طرح کا پردہ حائل نہیں ہوتا۔

پنج گنج کے بعد ایک بار سورۂ یٰسین پڑھو اور ایک بار یہ درود شریف پڑھو **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍفِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِسَيِّدِنَامُحَمَّدٍفِى الْاَجْسَادِوَصَلِّ عَلٰى قَبْرِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِوَصَلِّ عَلٰى تُرْبَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى التُّرَاب**

(اے میرے اللہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ کی روح پر تمام روحوں میں اور تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ کے جسم پر تمام جسموں میں، اور تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ کی قبر پر تمام قبروں میں، اور تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ کی تربت پر تمام تربتوں میں۔)

پنج گنج جو اوپر لکھا گیا ہر فرض نماز کے بعد ضرور پڑھنا چاہئے اور اگر اتنا نہ ہو سکے تو کم سے کم نماز فجر اور عصر کے بعد ضرور پڑھو اور باقی تین وقتوں میں آیتہ الکرسی پر اکتفا کرلو۔

Marfat.com

مسبعاتِ عشر

آفتاب نکلنے سے پہلے مسبعات عشر پڑھو۔اس میں دینی اور دنیوی فائدے بہت زیادہ ہیں لیکن اس کو کبھی ترک نہ کرو اس لیے کہ اس کو ترک کرنے سے انسان سخت بلاؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

مسبعاتِ عشر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط کے ساتھ درود شریف تین بار۔اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط کے ساتھ سورۂ فاتحہ، سورۂ فلق، سورۂ ناس، سورۂ اخلاص، سورۂ کافرون، آیۃ الکرسی اور کلمۂ تمجید سات سات بار پھر ایک بار عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَزِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَ مِلْءَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ (تعداد میں اسکی جو اللہ کے علم میں ہے اور وزن میں اسکی جو اللہ کے علم میں ہے۔اور بھری ہوئی جماعت میں جو اللہ کے علم میں ہے)

پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط کے ساتھ سات بار یہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَارْحَمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ رَبَّنَا اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(اے میرے اللہ تو درود بھیج محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی ال پر اور برکت دے اور سلامتی دے جیسا کہ تو نے درود بھیجا اور سلامتی بھیجی اور برکت بھیجی اور رحمت بھیجی اور مہربانی کی تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر اے ہمارے رب بے شک تو بہت ہی اچھا اور مجید ہے)

پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط کے ساتھ سات بار یہ دعائے ماثورہ پڑھو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا وَّاغْفِرْلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

(اے میرے اللہ تو مغفرت فرما میری اور میرے والدین کی جو پیدا کرتے ہیں رحم فرما تو اُن دونوں پر جیسا کہ رحم کیا انہوں نے مجھ پر جب میں چھوٹا تھا اور مغفرت فرما تو تمام مومنین اور مومنات کی اور مسلمین کی اور مسلمات کی، ان میں سے جو زندہ ہیں اور جو مر گئے انکی بھی، بیشک تو ہی دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے، اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔)

Marfat.com

پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط کے ساتھ اس دعا کو سات بار پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ يَارَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِهِمْ عَاجِلاً وَّاٰجِلاً فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ

(اے ہمارے رب کر تو ہمارے لئے اور اُن کے لئے جلدی یا دیر سے دین اور دنیا اور آخرت میں وہ جو تو اسکا اہل ہے، اے ہمارے مالک تو نہ کر ہمارے ساتھ وہ جسکے ہم اہل نہیں بے شک تو مغفرت کرنے والا ہے اور بخشش کرنے والا ہے۔)

اس کے بعد ایک بار یہ تسبیح پڑھو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الدَّیَّانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الشَّدِیْدِ الْاَرْکَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَشْغَلُهٗ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَنْ یَّذْهَبُ بِاللَّیْلِ وَیَاْتِیْ بِالنَّهَارِ

(پاک ہے وہ ذات اللہ جو ہمارے مذہب کا والی ہے، پاک ہے وہ ذات اللہ جو مہربانی کرنے والا اور احسان کرنے والا ہے۔ پاک ہے وہ ذات اللہ جو بہت سخت گرفت کرنے والا ہے، پاک ہے وہ ذات جو ہر جگہ میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات اللہ جو ہر زمانہ میں ہے، پاک ہے ہے وہ ذات جو ہر دِن میں ایک نئی شان میں ہوتا ہے، پاک ہے وہ ذات اللہ جس کو نہیں مشغول کرتی کوئی حالت کسی حالت سے پاک ہے اللہ جو لے جاتا ہے راتوں کو اور لاتا ہے دِن کو۔)

اس کے بعد تین بار درود شریف آخر میں بھی پڑھو۔

نمازِ عصر کے بعد بھی آفتاب غروب ہونے سے پہلے اسی طرح مسبعات عشر پڑھو۔ لیکن دعائے مذکورہ میں مَنْ یَّذْهَبُ بِاللَّیْلِ وَیَاْتِیْ بِالنَّهَارِ کی جگہ مَنْ یَّذْهَبُ بِالنَّهَارِ وَیَاْتِیْ بِاللَّیْلِ پڑھو۔

نمازِ شکر النّہار

جب آفتاب ایک دو نیزہ بلند ہو جائے تو دو رکعت نمازِ شکر النہار ادا کرو ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ بار، سلام کے بعد دس بار درود شریف، دس بار کلمۂ تمجید اور دس بار استغفار پڑھو۔

Marfat.com

نمازِ اشراق

اس کے بعد دو رکعت نمازِ اشراق اس طرح ادا کرو کہ دونوں رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ بار۔

اور بعض نسخے میں ہے کہ پہلی رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد **اٰمَنَ الرَّسُوْلِ**

پڑھے۔ سلام کے بعد تین بار یہ دعا **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حُسْنِ الصَّبَاحِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حُسْنِ الْمُبِيْتِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی حُسْنِ الْمَسَآءِ**

(تمام تعریفیں ہیں اللہ کے لئے بہترین صبح پر اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے بہترین رات گزارنے پر اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے بہترین شام گزارنے پر)

پڑھو۔ اس کے بعد درود شریف دس بار کلمۂ تمجید دس بار اور استغفار دس بار پڑھو۔

نمازِ چاشت

جب چوتھائی دن گذر جائے چار رکعت نمازِ چاشت ادا کرو یا نمازِ اشراق کے ساتھ ہی پڑھ لو۔ اس لیے کہ حضرت مخدوم جہاںؒ نے فرمایا ہے کہ کاروبار کی مشغولی کی وجہ سے اس کو ترک نہیں ہونا چاہیئے۔

نمازِ چاشت اس ترکیب سے پڑھو کہ ہر رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار ایک دوسرے طریقہ پر بھی اس کا پڑھنا آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد آیۃ الکرسی دوسری رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد **اٰمَنَ الرَّسُوْلُ** تیسری رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد **قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تابغَيْرِ حِسَابٍ** اور چوتھی رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد **اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا**۔

Marfat.com

(بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیلئے فردوس کے باغ اِن کی مہمانی ہے، وہ ہمیشہ اِن ہی میں رہیں گے، تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو جائے تو ضرور سمندر ختم ہو جائیگا، اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہونگی اگر چہ ہم ویسا ہی اور اسکی مدد کو لے آئیں تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں، تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جیسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اُسے چاہیئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے)

سلام کے بعد دس بار درود شریف دس بار کلمۂ تمجید اور دس بار استغفار پڑھو۔ اور سو بار یہ دعا پڑھو۔ **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ** (اے میرے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور تو میری توبہ قبول فرما اس لئے تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔)

اس نماز میں آخرت کے بے حساب ثواب ہیں اور دنیا کے بے شمار فائدے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ نمازِ چاشت فقر و فاقہ سے محفوظ رکھتی ہے۔

اور پانچ سو مرتبہ اس اسمِ اعظم **یَاحَمِیْدَالْفِعَالِ ذَالْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِکَ یَا حَمِیْدُ** (اپنے افعال میں اچھے احسان کرنے والے اپنی تمام مخلوق پر اپنے کرم سے اے حمید۔) کا ورد کرو بہت زیادہ فائدے حاصل ہوں گے۔ اس کے بعد اگر کاسب ہو یعنی کہیں ملازمت کرتے ہو یا کسی تجارت، زراعت، صنعت و حرفت سے تعلق ہے تو اس میں مشغول ہو جاؤ اگر ایسا نہیں ہے تو علم دین حاصل کرنے میں مشغول رہو یا اس کے مشابہ جو کام ہو اس کو کرو یعنی قرآن کی تلاوت اور اس کے درس میں لگ جاؤ یا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ جب آفتاب خطِ استوا کے قریب پہنچے تو کچھ دیر قیلولہ کرو اس لیے کہ یہ سنت بھی ہے اور صلحا کی روش بھی اور شب بیداری میں اس سے مدد ملتی ہے جب آفتاب ڈھل جائے اٹھو وضو کرو اور نماز فی الزوال ادا کرو۔

نمازِ فی الزّوال

چار رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھو کہ ہر رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد سورۂ اخلاص تین بار یا گیارہ بار یا پچاس بار پڑھو۔ اس کے بعد نمازِ ظہر کی تیاری میں لگ جاؤ۔

نمازِ ظہر اور اس کی دعائیں

جب ظہر کا وقت ہو جائے چار رکعت سنت اس طرح ادا کرو کہ پہلی رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد سورۂ کافرون دوسری

Marfat.com

رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد سورۂ اِذَا جَاءَ تیسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد سورۂ تَبَّتْ یَدَا اور چوتھی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھو اس کے بعد چار رکعت نماز فرض ادا کرو۔ پھر دو رکعت سنت اس ترکیب سے پڑھو کہ پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد سورۂ اخلاص جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تین بار وہی استغفار پڑھو جو فجر کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد ایک بار اَلْحَمْدُ (سورۂ فاتحہ) ایک بار آیۃ الکرسی دس بار سورۂ اخلاص اور دس بار حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلِ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرِ

(مجھے اللہ کافی ہے کیاہی اچھا مولٰی ہے اور کیاہی اچھامددگارہے) پڑھو۔

نمازِ عصر اور اس کی دعائیں

جب عصر کا وقت آ جائے چار رکعت سنت اس ترکیب سے پڑھو کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ دوسری رکعت میں الحمد کے بعد والعٰدیٰتِ تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اَلْقَارِعَةُ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۔اس کے بعد چار رکعت فرض ادا کرو' عصر کی نماز مستحب وقت میں یعنی آفتاب میں زردی آنے سے پہلے پڑھنی چاہیئے۔ اس لیے کہ آفتاب میں زردی آجانے کے بعد وقت مکروہ ہو جاتا ہے' جب نماز سے فارغ ہو ایک بار یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ یَادَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّةِ وَیَابَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّةِ وَیَاصَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِیَّةِ یَا دَافِعَ الْبَلَایَاوَالْبَلِیَّةِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍخَیْرِالْوَرٰی سَجِیَّةً وَعَلٰی اٰلِهٖ الْبَرَرَةِ تَقِیَّةً وَاغْفِرْلَنَایَاذَالْعُلٰی فِی هٰذَاالْعَصْرِوَالْعَشِیَّةِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍاَوَّلاًوَّآخِرًاوَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

(اے میرے اللہ اے ہمیشہ فضل کرنے والے مخلوق پر اور اے دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنے والے عطا کے ساتھ اور اے بلندیوں کے مالک اور اے دفع کرنے والے بلاؤں کے اور مصیبتوں کے، اور درود بھیج تو ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو مخلوقات میں سب سے بہترین از روئے طبیعت کے اور آپ کی آل پر جو نیک اور صاف ستھرے ہیں اور مغفرت فرما ہماری، اے وہ جو بلندی والا ہے اس زمانے میں اس معاشرہ میں اور درود بھیج تو ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو اول بھی ہیں اور آخر بھی اور ظاہر بھی اور باطن بھی اور رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔)

Marfat.com

اس کے بعد تین بار وہی استغفار پڑھو جو صبح اور ظہر کی نماز کے بعد پڑھی تھی' پھر ایک بار آیۃ الکرسی' ایک بار سورۂ فاتحہ' دس بار سورۂ اخلاص اور دس بار حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلِ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر (مجھے اللہ کافی ہے کیا ہی اچھا مولی ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے)

پڑھو۔ اگر ہو سکے تو عصر کی نماز کے بعد پانچ بار سورہ عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ پڑھو اس لیے کہ اس کے پڑھنے والے کو آسمان میں اسیر اللہ کا خطاب ملتا ہے یعنی اس کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا اسیر کہتے ہیں اور کیوں نہ ہو ہر محب اپنے محبوب کا اسیر اور قیدی ہوتا ہے۔ جو شخص بعد نماز عصر چار بار سورہ وَالنّٰزِعٰتِ پڑھتا ہے اس کو ایک وقت کی نماز سے دوسرے وقت کی نماز ہی تک قبر میں رکھیں گے۔

نمازِ مغرب اور اس کی دعائیں

جب مغرب کی نماز کا وقت ہو جائے تین رکعت نماز فرض جماعت کے ساتھ ادا کرو اس کے بعد دو رکعت نماز سنت پڑھو۔ سلام کے بعد تین بار وہی استغفار پڑھو جو اور وقتوں کی نماز کے بعد پڑھی ہے اس کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی پڑھو۔

نمازِ حفظ الایمان

اس کے بعد دو رکعت نمازِ حفظ الایمان اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص سات سات بار اور سورۂ فلق و سورۂ ناس ایک ایک بار سلام کے بعد سجدہ میں جا کر سات بار یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ثَبِّتْنِیْ وَاَمِتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانُ (اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے مجھے ثابت قدم رکھ اور مجھے موت دے ایمان پر) پڑھو۔

نماز شکر اللّیل

اس کے بعد دو رکعت نماز شکر اللّیل ادا کرو دونوں رکعت میں الحمد کے بعد پانچ پانچ بار سورۂ کافرون پڑھو۔ سلام کے بعد تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حُسْنِ الْمَسَاءِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حُسْنِ الْمَبِیْتِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حُسْنِ الصَّبَاحِ ط

(تمام تعریفیں اللہ کیلئے بہترین شام گزارنے پر اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے بہترین رات گزارنے پر اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے بہترین صبح پر۔)

پڑھو۔ اس کے بعد ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ اس دعا کو پڑھو۔ مَرْحَبًا بِمَلَائِکَۃِ

Marfat.com

اللَّيۡلِ مَرۡحَبًا بِالۡمَلَكَيۡنِ الۡكَرِيۡمَيۡنِ الۡكَاتِبَيۡنِ الشَّاهِدَيۡنِ اُكۡتُبَا فِيۡ صَحِيۡفَتِيۡ اِنِّيۡ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ الۡجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالۡمَوۡتَ حَقٌّ وَالسُّوَالَ حَقٌّ وَالۡبَعۡثَ حَقٌّ وَالۡحِسَابَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالۡمِيۡزَانَ حَقٌّ وَالۡكَوۡثَرَ حَقٌّ وَالشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَالرُّؤۡيَةَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ط وَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡعَثُ مَنۡ فِي الۡقُبُوۡرِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اُوۡدِعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِيَوۡمِ حَاجَتِيۡ اِلَيۡهَا اَللّٰهُمَّ اُوۡدِعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اُوۡدِعُكَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لِيَوۡمٍ لَّا يَنۡفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ. اَللّٰهُمَّ احۡفَظۡ بِهَا عَنِّيۡ وِزۡرِيۡ وَاغۡفِرۡ بِهَا ذَنۡبِيۡ وَثَقِّلۡ بِهَا مِيۡزَانِيۡ وَاَوۡجِبۡ لِيۡ بِهَا اَمَانِيۡ وَتَجَاوَزۡ بِهَا عَنِّيۡ سَيِّاٰتِيۡ بِفَضۡلِكَ وَكَرَمِكَ يَا عَزِيۡزُ يَا غَفُوۡرُ.

(خوش آمدید آمدید ان ملائکہ کو جورات میں آتے ہیں اور خوش آمدید اِن دونوں فرشتوں کیلئے جو کراماً کاتبین ہیں وہ جو گواہ ہیں اور لکھو تم دونوں میرے نامہ اعمال میں بے شک گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں جنت کی کہ حق ہے اور جہنم کی کہ حق ہے اور موت کی کہ حق ہے اور سوال کی کہ حق ہے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے کی کہ حق ہے اور حساب کی کہ حق ہے اور ترازو کی کہ حق ہے اور کوثر کی کہ حق ہے اور دیکھنا یہ سب حق ہے اور بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں بے شک اٹھائے گا اللہ اُن کو جو قبروں میں ہیں اے اللہ میں امانت رکھتا ہوں تیرے پاس یہ گواہی اس دِن کے لئے جس دِن کی ضرورت ہوگی اے اللہ امانت دار بناتا ہوں تجھ کو اس گواہی کا اس دِن کے لئے جس (دِن کی ضرورت ہوگی) میں شک نہیں۔ اے اللہ میں سپرد کرتا ہوں تجھ کو یہ گواہی اس دِن کے لئے جس دِن نہ نفع دے گا مال نہ کوئی اولاد مگر وہ جو آیا اللہ کے پاس قلب سلیم کے ساتھ اے میرے اللہ معاف فرما اور حفاظت فرما میری گناہوں کے بوجھ سے اور مغفرت فرما میرے گناہوں کی اور بھاری کردے میرے ترازو کو اور واجب فرما اُس کے ذریعے میرے اعمال کو بہتر اور معاف فرما میرے گناہوں کو اپنے فضل وکرم سے وہ جو غالب ہے اے مغفرت فرمانے والے۔)

نمازِ اوّابین

اس کے بعد بیس رکعت یا چھ رکعت یا کم از کم دو ہی رکعت **صَلٰوةُ الۡاَوَّابِيۡنَ** ادا کرو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد

Marfat.com

سورۂ اخلاص تین تین بار۔

نمازِ عشاء اور اس کی دعائیں

جب عشاء کا وقت ہو جائے پہلے چار رکعت سنت اسی ترتیب سے پڑھو جس طرح عصر کی سنت پڑھی تھی۔ اسکے بعد چار رکعت فرض جماعت کے ساتھ ادا کرو۔ پھر دو رکعت سنت پڑھو۔ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو وہی استغفار جو اور چار وقتوں میں پڑھی ہے تین بار پڑھو۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ ایک بار' آیۃ الکرسی ایک بار' سورۂ اخلاص دس بار اور **حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلِ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ** دس بار پڑھو۔ اس کے بعد ایک بار یہ درود شریف پڑھو۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ اَوَّلِ كَلَامِنَا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ اَوْسَطِ كَلَامِنَا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ اٰخِرِ كَلَامِنَا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ رَبَّنَا اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ** ط

(اے میرے اللہ تو درود بھیج محمد ﷺ پر ہمارے کلام کے شروع میں اور تو درود بھیج محمد ﷺ پر ہمارے کلام کے آخر میں اور تو درود بھیج محمد ﷺ پر جبکہ رات چھپالے اور تو درود بھیج محمد ﷺ پر دن میں جبکہ دن روشن ہو اور تو درود بھیج محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت میں وہ جو کہ اول ہیں اور آخر ہیں اور ظاہر ہیں اور باطن ہیں جبکہ تو نے درود سلام بھیجا ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر، اے ہمارے رب بے شک تو حمید ہے تو مجید ہے۔)

مسلمانوں کے امام حضرت ابوحنیفہ کوفی **رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً** فرماتے ہیں کہ جو مسلمان بارگاہِ الٰہی میں دعا کے بعد یہ درود پڑھے گا وہ بخشا جائے گا اور گناہ اس کے نکال کر اس طرح برباد کر دیئے جائیں گے جیسے وہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور جو حاجت اللہ تعالیٰ سے چاہے گا انشاء اللہ پوری ہو گی۔

نمازِ سعادت دارین

چار رکعت نمازِ سعادت دارین دو دو رکعت کر کے پڑھو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص دس بار۔ پہلی دو رکعت کے بعد سو مرتبہ **يَا وَهَّابُ** اور دوسری دو رکعت کے بعد سو مرتبہ **يَا فَتَّاحُ** پڑھو۔

اس نماز سے امور دینی و دنیوی میں مدد ملتی ہے اور بہت صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اس پر ثابت قدم رہو اور اس نماز کی عادت ڈالو۔

Marfat.com

اس کے بعد دو رکعت نماز وتر سے پہلے حصول شب قدر کے لیے پڑھو؛ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ **اِنَّا اَنْزَلْنَاہ** تین بار۔ اللہ تعالیٰ شب قدر کا ثواب عطا فرمائے گا۔

نمازِ وتر واجب اللّیل

اس کے بعد تین رکعت نمازِ وتر واجب اللیل اس ترکیب سے ادا کرو کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ **اِنَّا اَنْزَلْنَاہ** دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص اور دعائے قنوت پڑھو۔ سلام کے بعد **تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَايَمُوْتُ اَبَدًاسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ** (بھروسہ کیا میں نے اس ذات پر جو زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا پاک ہے وہ ذات اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) تین بار پڑھو۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت رسول خدا ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ جو شخص وتر کے بعد دعائے مذکور کو تین بار پڑھے گا اسی (۸۰) برس کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

اس کے بعد سجدہ میں جا کر پچاس بار **سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَاوَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ** (پاک ہے مطہر ہے جو ہمارا رب ہے اور ملائکہ (فرشتوں) اور روح کا رب ہے) پڑھو۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھاؤ اور آیۃ الکرسی پڑھو۔ دوبارہ سجدہ میں جا کر پانچ بار یہی تسبیح پڑھو۔

نمازِ تشفیع الوتر

اس کے بعد دو رکعت نمازِ تشفیع الوتر بیٹھ کر پڑھو۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ **اِذَازُلْزِلَتِ الْاَرْضُ** اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ **اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ** سلام کے بعد ایک بار یہ درود پڑھو۔ **اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ وَّاَرْوَاحَ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنِّىْ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَّسَلَامٍ۔** (اے اللہ پہنچا دے محمد ﷺ کی روح پر اور محمد ﷺ کی آل کی روح پر میری طرف سے ایک ہزار درود وسلام۔)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہر رات کو چار سو رکعت نماز ادا کرتی تھیں اور ہزار بار درود پڑھتی تھیں۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھانے کی ضرورت کیا ہے۔ وتر کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو چار سو رکعات کا ثواب

Marfat.com

ملے گا۔اور نماز کے بعد یہ درود پڑھ لیا کرو ہزار بار درود پڑھنے کا ثواب اللہ تعالیٰ دے گا۔

اس کے بعد اگر زبانی یاد ہو تو ایک بار سورۂ یٰسین اور آیۃ الکرسی' استغفار' کلمۂ شہادت اور کلمۂ تمجید پڑھو۔ اس لیے کہ جو شخص ایک بار رات کے وقت سورۂ یٰسین پڑھتا ہے گویا وہ شب قدر کو پالیتا ہے۔اس کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھو۔ **اَللّٰھُمَّ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مُنْزِلِ التَّوْرَاتِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزُّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ شَرِّ دَابَّۃٍ نَاصِیَتُھَا بِیَدِکَ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْئٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْئٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْئٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْئٌ اَقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ** ط

(اے اللہ اے آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے رب اور عرش عظیم کے رب، نازل کرنے والے توراۃ کے اور انجیل کے اور زبور کے اور فرقان کے، پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ہر جانور کے شر سے اس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔تو اول ہے اور نہیں ہے تجھ سے پہلے کچھ بھی اور تو ہی ظاہر ہے نہیں ہے کوئی چیز مجھ سے بڑھ کر اور تو ہی باطن بھی ہے تیرے سوا نہیں ہے کچھ بھی، ادا کر دے میری طرف سے قرض اور بے پرواہ کر دے مجھ کو فقر اور فاقہ سے۔)

اور استغفار بہت پڑھو۔یعنی تین سو اسی بار پڑھو۔اور ایمان کو تازہ کرو یعنی وہ کلمے جن سے ایمان کی تجدید ہوتی ہے اس کی تکرار کرو اس کے بعد سو رہو۔نیند کو موت کا چھوٹا بھائی سمجھنا چاہیئے۔جس طرح مرنے کے وقت توبہ کہ ضرورت ہوتی ہے اور انسان کو توبہ کرنا چاہیئے جس طرح مرنے کے وقت انسان کو تجدید ایمان کرنا چاہیئے۔اسی طرح سونے کے وقت بھی۔اس کے بعد جب تہائی حصہ رات کا رہ جائے نیند سے بیدار ہو جاؤ۔اور از سرِ نو کام شروع کرو۔وضو' نماز تہجد دعاؤں کا پڑھنا جس ترتیب سے اوپر بیان ہو چکا اسی طور پر عمل میں لاؤ۔اللہ کے فضل و کرم سے جب اس مختصر معمولات پر استقامات ہو جائے تو ان کے علاوہ بھی اوراذ کار کا اضافہ کرو۔اگر چہ اس قدر وظیفے خوش قسمتوں کے لیے آسان اور تھوڑے ہیں مگر جب اس پر ثابت قدمی اور مداومت ہو گی تو صلاح و فلاح کی امید ہے اور نجات کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔

ضمیمہ نمازِ عشاء

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی! اس وقت تک (بعد عشاء) سونا ملتوی رکھو جب تک یہ پانچ کام نہ کر لو۔ پہلا کام یہ ہے کہ بغیر چار ہزار دینار صدقہ دیئے ہوئے سونا موقوف رکھو۔ دوسرا کام یہ ہے کہ جب تک ختم قرآن نہ کر لو نیند نہ آنے دو۔ تیسرا کام یہ ہے کہ جب تک بہشت کی قیمت ادا نہ کر لو آنکھوں سے

Marfat.com

خواب کو دور رکھو۔ چوتھا کام یہ ہے کہ جب تک حج نہ کرلو سونا بے کار سمجھو۔ پانچواں کام یہ ہے کہ جب تک دشمنوں کو خوش نہ کرلو یعنی حق العباد ادا نہ کرلو اس وقت تک نیند سے پرہیز رکھو۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہ ایک رات میں ہم اتنے کام کیونکر کر سکتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سونا چاہو چار بار سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔ اس عمل سے یہ فائدہ ہوگا کہ گویا تم نے چار ہزار دینار درویشوں کو صدقہ دیا۔ اور تین سو بار سورۂ اخلاص پڑھ لیا کرو اس سے ختم قرآن کا ثواب حاصل ہوگا۔ دس مرتبہ مجھ پر درود بھیج دیا کرو اس سے بہشت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔ اور پانچ مرتبہ کلمۂ تمجید پڑھ لیا کرو اس سے حج کا ثواب ملے گا۔ اور دس مرتبہ استغفار پڑھ لیا کرو اس سے حق العباد ادا کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ اس کے بعد سو یا کرو۔

وہ سورتیں جن کا سونے کے وقت پڑھنا آیا ہے

سورۂ یٰسین، سورۂ ملک، آیۃ الکرسی ایک ایک بار، سورۂ جمعہ تین بار، سورۂ مزمل ایک بار، سورۂ اخلاص تین بار، سورۂ فاتحہ چار بار، کلمۂ تمجید پانچ بار، درود شریف دس بار، استغفار دس بار، **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** اکیس بار، سورۂ **وَالضُّحٰی** تین بار پڑھو۔

ایک جگہ حضرت مخدوم جہاںؒ قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو سونے کے وقت کی سورتیں یاد نہ ہوں تو وہ ڈھائی سو بار سورۂ اخلاص پڑھ لیا کرے۔

نمازِ شب جمعہ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ کافرون ایک بار اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ **اِذَا جَآءَ** ایک بار تو اس شخص کو اتنا ثواب ملے گا کہ گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی سب کتابیں پڑھیں اور خدائے عزوجل کی ہزار برس اس نے عبادت کی اور بخشش دے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو اور اس کو شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ جتنے بال اس کے بدن پر ہیں اس کی گنتی میں اس کو بہشت کی نہریں ملیں گی۔ اور اگر اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک وہ مر جائے گا وہ شہیدوں میں داخل ہوگا۔

نماز و دعائیں روزِ جمعہ

جب آفتاب بلند ہو دو رکعت نماز اس طرح ادا کرو کہ دونوں رکعتوں میں الحمد کے بعد **اٰمَنَ الرَّسُوْلُ** ایک بار اور

Marfat.com

سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھو۔

اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے بچالے گا۔ قبر کی تاریکی کو دور کرے گا۔ شہیدوں کے بارہ ہزار درجے اس کو عطا فرمائے گا۔ اس کو چوتھے آسمان پر رہنے کا حکم ہوگا۔ قیامت کے بڑے ہول سے اس کو نجات مل جائے گی۔ تمام رنج وغم سے محفوظ رہے گا۔ اور دنیا سے نہیں جائے گا اس وقت تک جب تک ستر ہزار فرشتے اس کی زیارت نہ کرلیں۔

جمعہ کے دن چاشت کے وقت چار رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھو کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی دس بار، سورۂ کافرون دس بار، سورۂ اخلاص دس بار، سورۂ فلق دس بار اور سورۂ ناس دس بار۔ سلام کے بعد سجدہ میں سر رکھ کر ستر بار استغفار اور ستر بار کلمۂ تمجید پڑھو۔ اگر ہر جمعہ میں اس نماز کا پڑھنا ممکن نہ ہو تو مہینے میں ایک مرتبہ اور مہینے میں نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ ضرور پڑھو۔ ہرگز ہرگز اس کو ترک نہ کرو۔ اس لیے کہ اس میں بہت فائدے ہیں۔ حضرت مخدوم جہاںؒ قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس نماز کو ادا کرے گا وہ ہرگز فقیر یعنی مفلس محتاج اور بدبخت نہ ہوگا۔ تمام دینی اور دنیوی انعام واکرام سے مستفیض ہوگا۔ اگر آسمان و زمین کی مخلوقات جمع ہو کر اس نماز کا ثواب لکھنا چاہیں تو نہیں لکھ سکتے۔

نمازِ قضائے عمری

اگر کچھ نمازیں قضا ہوگئی ہیں جن کی تعداد معلوم نہیں کہ کس قدر ہیں تو جمعہ کے دن جس وقت چاہے ایک سلام سے چار رکعتیں نماز پڑھے اور یوں نیت کرے اے اللہ میں نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز نفل کی جو کفارہ ہو قضا نمازوں کی وہ نمازیں جو میری تمام عمر میں مجھ سے چھوٹ گئی ہیں میں متوجہ ہوں طرف کعبہ شریف کے۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور اِنَّا اَعْطَیْنَا پندرہ بار پڑھو۔ سلام کے بعد سو بار درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ یَاسَابِقَ الْفَوْتِ وَیَاسَامِعَ الصَّوْتِ وَیَا مُحِیَّ الْعِظَامِ بَعْدَالْمَوْتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ لِیْ خَرَجًا وَّمُخْرَجًا مِّمَّا اَنَافِیْہِ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یَارَاحِمَ الْعَطَایَا وَیَاغَافِرَ الْخَطَایَا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یَاسَاتِرَ الْعُیُوْبِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

(اے اللہ اے فوت ہونے والوں کے آگے اے ہماری آواز سننے والے اور ہڈیوں کو زندہ کرنے والے موت کے بعد تو درود بھیج محمد ﷺ پر کھول دے کشادگی کو میرے لئے اور راستے کو جس چیز میں ہوں، بے شک تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، بے شک تو قدرت

Marfat.com

رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور بے شک تو غیب کا جاننے والا ہے، اے مہربانی کرنے والے اور گناہوں کو بخشنے والے پاک ہے اور صاف ہے جو ہمارا رب ہے اور ملائکہ اور روح کا رب ہے اے میرے رب تو میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم فرما اور معاف فرما جس کو تو جانتا ہے بے شک تو بلند اور نہایت عظیم ہے اے عیبوں کو چھپانے والے اے بخشش اور جلال اور کرم کرنے والے اور رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور تو درود بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی سب آل پر۔)

یہ نماز حضرت ابو بکر صدیق ؓ حضرت عمر فاروق ؓ حضرت عثمان غنی ؓ حضرت علی مرتضٰی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ عمر بھر کی قضا نمازوں کا کفارہ ہے بلکہ اس کے ماں باپ اقرباء اور اولاد کی بھی نمازوں کا کفارہ ہے۔ (مکتوباتِ صدی مکتوب ۴۷)

اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کی نماز سے پہلے غسل کرے اور نیا دھلا ہوا پاک و صاف کپڑا پہنے اور نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد کسی سے بات نہ کرے اور سو مرتبہ یہ دعا پڑھ کے سجدے میں سر رکھے اور دینی و دنیاوی مرادیں مانگیں اِنْشَاءَ اللّٰهُ ضرور پائے گا۔ دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَآ اَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ يَاقَدِيْمُ يَادَائِمُ يَا فَرْدُيَاوِتْرُيَااَحَدُيَاصَمَدُيَالَمْ يَلِدْوَلَمْ يُوْلَدْوَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًااَحَدُيَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ (مکتوبات صدی مکتوب ۹۰)

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، اے اللہ اے نہایت مہربان اے بہت رحم کرنے والے اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے نہیں ہے کوئی تبدیلی اور نہ کوئی قوت مگر اللہ کے ساتھ جو بلند ہے اور عظیم ہے اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے اے رحم کرنے والے اے احسان کرنے والے اے قدیم اے ہمیشہ رہنے والے اے واحد اے واتر اے اکیلے، اے بے نیاز نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اے جلال اور اکرام والے اے بہترین مولیٰ اور اے بہترین مددگار اپنی رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔)

جمعہ کے دن تین وقتوں میں ایک صبح اور دوسرے خطبہ و نماز کے درمیان اور تیسرے عصر کی نماز کے بعد سے غروب کے وقت تک دل کو حاضر رکھو اور ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو اور دس مرتبہ آیت فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ (پھر اگر یہ روگردانی کریں تو آپ کہہ دیں میرا کیا نقصان ہے میرے لئے تو اللہ ہی حافظ و ناصر ہے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر بھروسہ کرلیا ہے وہ بہت بڑے اور بھاری

Marfat.com

عرش کا مالک ہے۔) یہ وظیفہ ہمیشہ پڑھا کرو۔ ناغہ نہ ہو۔ (مکتوبات صدی مکتوب ۵۳)

دوسرا وظیفہ جمعہ کے دن کا یہ ہے کہ ستر بار استغفار پڑھو اور سو بار درود شریف حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا سو حاجت اس بندہ کی پوری ہو گی ستر حاجتیں دینوی اور تیس حاجتیں آخروی۔ یا تیس حاجت دینوی اور ستر حاجتیں اُخروی۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

(اے میرے اللہ تو درود بھیج محمد ﷺ پر جو تیرے بندے ہیں اور جو تیرے حبیب ہیں اور جو تیرے رسول ہیں نبی امی پر اور آپ کی اولاد پر اور صحابہ کرام پر اور برکت اور سلام بھیج۔)

جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد بات بولنے سے پہلے سورۂ فاتحہ' سورۂ اخلاص' سورۂ فلق' سورۂ ناس بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ سات بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک رنج و غم' بلا و مشقت سے محفوظ رکھے گا۔

تنگیٔ معاش کے دفع کے لئے نماز حضرت معروف کرخیؒ و حضرت حبیب عجمیؒ

ہر شب جمعہ کو سورۂ جمعہ اور سورۂ دہر پڑھنا آیا ہے۔ بزرگوں کے اوراد میں ہے کہ جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے اور الحمد کے بعد جس آیت کو چاہے ملائے کسی سورہ کی قید نہیں۔ سلام کے بعد ایک ہزار ایک بار ان کلمات کو مصلیٰ پر بیٹھا ہوا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکے تمام مہم کو سر کرے گا اور اس کی حاجتیں پوری ہوں گی۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الْقَدِیْمِ ط

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، ایمان لایا میں اللہ پر جو بلند ہے عظیم ہے اور بھروسہ کیا میں نے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے پر)۔

جب ایک ہزار بار ہو جائے تو حضرت خواجہ معروف کرخیؒ اور حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہما کو درگاہ الٰہی میں شفیع لائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی ہر حاجت پوری ہو گی۔

نمازیں و دعائیں جو ایّامِ خیر و برکت میں پڑھی جاتی ہیں

جب نیا چاند دیکھو تین بار کہو رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ اور ایک بار اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ وَخَلَقَکَ وَصَوَّرَنِیْ وَصَوَّرَکَ وَقَدَّرَنِیْ

Marfat.com

وَقَدَّرَکَ الْمَنَازِلَ وَجَعَلَکَ اٰیَةً لِّلْعَالَمِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ط

(میرا رب اور تمھارا رب اللہ ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اور اللہ ہی کے لئے ہیں تمام تعریفیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھ کو اور تجھ کو پیدا فرمایا اور صورت بنائی میری اور تیری اور منازل کے طئے کرنے کی طاقت مجھ کو اور تجھ کو دی اور کر دیا نشانی تجھ کو دنیا بھر کیلئے ، اے اللہ پہلی رات کا چاند دکھا دے ہمیں امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور توفیق کے ساتھ جیسا کہ تو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔)

محرّم کا چاند دیکھنے کی دعاء

جب محرّم کا چاند دیکھو تو دعائے مذکورہ کے علاوہ اس دعا کو بھی پڑھو۔ مَرْحَبًا بِالسَّنَةِ الْجَدِیْدَةِ وَالشَّھْرِ الْجَدِیْدِ وَالْیَوْمِ الْجَدِیْدِ وَالسَّاعَةِ الْجَدِیْدَةِ مَرْحَبًا بِالْکَاتِبَیْنِ بِالشَّھَادَةِ اُکْتُبَا فِیْ صَحِیْفَتِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ۔

(خوش آمدید نئے سال کی اور نئے مہینے کی اور نئے دِن کی اور نئی ساعت کی، خوش آمدید ہو دو کاتبوں کی جو گواہی دیتے ہیں لکھو تم دونوں میرے نامہ اعمال میں، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں تمام ملک اُس کا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ بے شک اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور بے شک جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور بے شک قیامت آنے والی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ اُٹھائے گا اُن کو جو قبروں میں ہیں۔)

ماہِ محرّم کی پہلی رات کی نماز

ماہِ محرّم کی پہلی شب یعنی چاند رات آٹھ رکعت نماز پڑھو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی اور اس کے اہلِ خانہ کی شفاعت کی جائے گی۔ اگر چہ اس پر جہنم کی آگ واجب ہو گئی ہو۔

Marfat.com

ماہِ محرم کے پہلے دن کی نماز و دعاء

ماہِ محرم کے پہلے دن دو رکعت نماز ادا کرو۔ اس میں کسی سورہ کی قید نہیں۔ سلام کے بعد سات بار یہ دعاء پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَبَدُ الْقَدِیْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمِ ط وَھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالسُّلْطَانُ اِلَیْکَ وَاِلٰی مَرْضَاتِکَ وَاَسْئَلُکَ الْعَوْنَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالِ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ وَاِلٰی مَرْضَاتِکَ یَاکَرِیْمُ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، اے میرے اللہ تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والا بہت مہربان اور رحم کرنے والا اور یہ نیا سال ہے میں سوال کرتا ہوں اس میں تجھ سے شیطان سے حفاظت کا اور بادشاہت تیری ہے اور تیری رضا مندی کا اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے مددگاری کا اس نفس امارہ بالسوء کے بہکانے سے اور ایسے شوق کا جو قریب کردے مجھ کو تیرے اور تیری مرضی کے اے کرم کرنے والے اور اے اکرام کرنے والے اور جلال والے اور اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے)

اس نماز اور دعاء کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دو فرشتے اس پر متعین فرمائے گا تا کہ آخر سال تک وہ اس کی حفاظت کرتے رہیں۔

نمازِ شبِ عاشورہ

حضرت رسول خدا ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شب عاشورہ میں آٹھ رکعت نماز چار چار رکعت کر کے پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ۔ سلام کے بعد کلمۂ تمجید اسّی بار، استغفار ستر بار اور درود شریف ستر بار۔ ابھی اس نے آخری سجدہ سے سر نہیں اُٹھایا کہ اللہ نے اس کو بخش دیا۔

اور اس طرح بخشا کہ پچیس مرتبہ ندا ہوتی ہے کہ میں نے اس کو بخشا' میں نے اس کو بخشا اگر مرے گا تو شہید مرے گا اور مغفور ہو کر مرے گا۔ اگر سفر میں ہوگا تو راہ اس پر آسان ہو جائے گی۔ اگر قرض دار ہوگا تو قرض ادا ہو جائے گا اور اس کی دوسری حاجتیں بھی پوری ہوں گی۔

عاشورہ کے دن کی نماز اور دعاء

جو شخص عاشورہ کے دن دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص دس بار۔ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اس پر رحمت کرے گا اور اس کے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔ سلام کے بعد یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ دَعَاکَ فَاَجَبْتَہٗ وَاٰمَنَ بِکَ فَھَدَیْتَہٗ وَرَغِبَ اِلَیْکَ فَاَعْطَیْتَہٗ وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَہٗ وَاقْتَرَبَ مِنْکَ فَاَدْنَیْتَہٗ اَللّٰھُمَّ امْدُدْ لِعَیْشِیْ فِی الْخَیْرَاتِ مَدًّا وَّاجْعَلْ لِّیْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وُدًّا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاِیْمَانَ بِکَ وَاَسْئَلُکَ الْفَضْلَ مِنَ الرِّزْقِ وَاَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ مِنَ الْبَلَاءِ یَا وَاَسْئَلُکَ حُسْنَ الْعَافِیَۃِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

(اے اللہ بنادے تو مجھ کو اُن لوگوں میں سے جو پکارتے ہیں تجھ کو پس تو قبول فرماتا ہے ان کو اور وہ ایمان لاتے ہیں تجھ پر پس تو ہدایت فرمادیتا ہے اُن کو اور جو رغبت کرتے ہیں تیری طرف اور تو اُن کو عطا فرماتا ہے اور جو بھروسہ کرتے ہیں تجھ پر پس تو کفایت کرتا ہے اُن کو اور جو قریب ہوئے ہیں تجھ سے پس تو قریب کردیتا ہے ان کو، اے اللہ مدد کر تو میری زندگی کیلئے بھلائیوں میں اور کردے تو میرے لئے مؤمنین کے دلوں محبت کو، اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے ساتھ ایمان کا اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے رزق کا اور میں سوال کرتا ہوں بلا سے عافیت کا اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے حُسن عافیت کا دُنیا او آخرت میں، اے اللہ جلال والے اور اے اکرام والے۔)

عاشورہ کے دن غسل کرو اور یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلَاءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَاءِ وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا وَاَسْئَلُہُ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ حَسْبِیَ اللّٰہُ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، پاک ہے وہ ذات اللہ جس نے بھرا میزان کو جو منتہی ہے علم کا جو رضامندی کا پہنچانے والا ہے عرش کے وزن پر اور نہیں ہے کوئی امید اور نہ ٹھکانہ، پاک ہے وہ اللہ طاق اور جفت کے عدد سے اور پورے کلمات سے عدد سے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے سلامتی کا تیری رحمت کے ساتھ اور نہیں ہے کوئی قوت نہ کوئی طاقت مگر اُس

Marfat.com

کے ساتھ جو عظیم اور بلند ہے کافی ہے مجھ کو اللہ اور بہترین وکالت کرنے والا اور مولیٰ اور بہترین مددگار ہے اور درود بھیج تو اے اللہ اُن پر جو تمام مخلوق میں افضل ہیں ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر)

پڑھ کر پانی پر دم کرلو۔ اور بارہ مہینوں کا نام لے کر اس پانی کو سر پر ڈالو۔ اور اوراد اوسط میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن اس دعا کو (جو اوپر لکھی گئی) پڑھے گا اس سال نہیں مرے گا اور اگر اس سال اس کی موت ہے تو دعاء کا پڑھنا وہ بھول جائے گا یا پڑھنے کا موقع نہ ملے گا۔ (حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا) **قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ قَرَأَ هٰذَا الدُّعَآءَ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ لَمْ یَمُتْ فِیْ تِلْکَ السَّنَةِ وَاِنْ قُدِّرَ مَوْتُهٗ نَسِیَ مِنْ قَلْبِهٖ ۔**

(فرمایا نبی کریم ﷺ نے جس نے پڑھا اس دعا کو عاشورہ کے دن ہرگز نہیں مرے گا اس سال میں اگر اس مقدر میں موت کردی گئی ہے تو بھول جائے گا اپنے دل سے)

اور جو شخص عاشورہ کے دن ستّر بار **حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط** (اللہ کافی ہے بہترین وکیل ہے بہترین مولی ہے اور بہترین مددگار ہے۔) پڑھے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

نماز و دعائیں ماہِ صفر

جب صفر کا چاند دیکھو پہلے نیا چاند دیکھنے کی دعا پڑھو جو صفحہ نمبر ۲۹ پر تحریر ہے اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔ **اَللّٰهُمَّ فَرِّحْنَا بِدُخُوْلِ الصَّفَرِ وَاخْتِمْهُ بِالْخَیْرِ وَالصَّفَرِ وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّهٗ وَعَنْ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط**

(اے میرے اللہ خوشی دے مجھ کو ماہِ صفر کے دخول سے اور اسکا خاتمہ بھلائی کے ساتھ کردے ماہِ صفر کے شر کو مجھ سے پھر دے اور تمام مؤمنین اور مومنات سے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے

ماہِ صفر کے پہلے دن کی نماز اور دعاء

ماہِ صفر کی پہلی تاریخ چار رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد سورۂ کافرون گیارہ بار۔ دوسری رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار تیسری رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد سورۂ فلق گیارہ بار چوتھی رکعت میں **اَلْحَمْدُ** کے بعد سورۂ ناس گیارہ بار سلام کے بعد تین بار اس دعا کو پڑھو۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ**

Marfat.com

وَرَسُوْلِکَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهٰذَا الشَّهْرِ وَمِنْ کُلِّ شِدَّةٍ وَبَلِيَّةٍ قَدَّرْتَهَا فِيْهِ يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ يَاذَاالْعَرْشِ الْمَجِيْدِ اَنْتَ تَفْعَلُ مَاتُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ احْرُسْ بِعَيْنِکَ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَدِيْنِيْ وَدُنْيَائِيْ الَّتِي ابْتَلَيْتَنِيْ بِصُحْبَتِهَا بِحَقِّ الْاَبْرَارِوَالْاَخْيَارِوَبِحُرْمَتِ نَبِيِّکَ الْمُخْتَارِوَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی خَيْرِخَلْقِهٖ سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ـ

(اے میرے اللہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول نبی اُمی ہیں اور آپ کی آل پر اور تو برکت دے اور سلامتی بھیج اے میرے اللہ بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، پناہ اس مہینہ کے شر سے اور ہر سختی سے اور بلا سے اور مصیبت سے اور اس سے جو مقدر کیا ہے اسے ظاہر کرنے والے اور اے لوٹانے والے اور اے بزرگ عرش والے تو کرتا ہے جو چاہتا ہے اے میرے اللہ تو حفاظت کر اپنی نظر رحمت سے میرے نفس کی اور میرے اہل کی اور میرے مال کی اور میرے دین کی اور دنیا کی وہ جو مبتلا کیا ہے تو نے مجھے نیکوکاروں کی صحبت سے نیک لوگوں اور اپنے پسندیدہ لوگوں کے حق کے ساتھ اے اللہ درود بھیج تو اپنی تمام مخلوق سے بہتر ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور آپ کی تمام آل اور آپ کے تمام اصحاب پر)

حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز حضرت رسولِ خدا ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السّلام ایک سیاہ فام آدمی کے ساتھ آئے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ وہ زرد فام تھا۔ جب آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل! یہ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السّلام نے جواب دیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ ماہِ صفر ہے جو بلا وشدت لیے ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بلا وشدت کے دس حصّے کئے ہیں۔ نو حصّے اس مہینے میں رکھے ہیں اور ایک حصّہ کو گیارہ مہینوں میں تقسیم کیا ہے۔ جو شخص اس نماز کو ادا کرے گا اور اس دعا کو پڑھے گا اس کو اللہ تعالیٰ دوسرے ماہِ صفر تک اپنے حفظ وامان میں رکھے گا۔

آخری چہار شنبہ کی نماز اور دعائیں

طلوعِ فجر کے بعد غسل کرو اور چاشت کے وقت دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھو کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ ...... بِغَيْرِ حِسَابٍ تک پڑھو اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قُلِ ادْعُوااللّٰهَ اَوِادْعُواالرَّحْمٰنَ ط اَيًّامَّاتَدْعُوافَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَاتُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِکَ سَبِيْلًاوَقُلِ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْوَلَدًاوَّلَمْ يَکُنْ لَّهٗ شَرِيْکٌ فِي

Marfat.com

الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا

(تم فرماؤاللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی تمام نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور اِن دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو، اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اسکا شریک نہیں اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اسکی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو) پڑھو۔

جب نماز سے فارغ ہو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلٰئِکَةِ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ هٰذَا الْیَوْمِ وَاعْصِمْنِیْ مِنْ شُؤْمَتِهٖ وَاجْعَلْهُ عَلَیَّ بَرَکَةً وَّاجْنُبْنِیْ عَمَّا اَخَافُ فِیْهِ مِنْ نُّحُوْسَاتِهٖ وَاٰفَاتِهٖ بِفَضْلِکَ یَادَافِعَ الشُّرُوْرِ وَیَامَالِکَ یَوْمِ النُّشُوْرِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(اے میرے اللہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور برکت اور سلامتی بھیج اور تمام انبیاء اور مرسلین پر اور تمام ملائکہ پر، اے میرے اللہ پھیر دے مجھ سے اس دِن کے شر کو اور بچا مجھ کو اس کے شر سے اور کردے تو مجھ پر اسکی برکت اور دور رکھ اُس چیز سے کہ خوف لگتا ہے اُسکی نحوستوں سے اور اس کے آفات سے اپنے فضل سے اے دفع کرنے والے برائیوں کے اور اے اٹھائے جانے والے دِن کے مالک اپنی رحمت کے ساتھ اے رحم کرنے والون میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔)

اس دعا کو تین بار پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے خود بھی پیو اور دوسروں کو بھی پلاؤ۔

آخری چہار شنبہ کے دن چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ کوثر سترہ بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار سلام کے بعد تین بار اس دعا کو پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ یَاشَدِیْدَ الْقُوِیِّ وَیَاشَدِیْدَ الْمَحَالِ وَیَا عَزِیْزُ عُزَّزْتَ بِعِزَّتِکَ جَمِیْعَ خَلْقِکَ اِکْفِنِیْ عَنْ جَمِیْعِ خَلْقِکَ یَامُحْسِنُ یَامُجَمِّلُ یَامُفَضِّلُ یَامُکَرِّمُ یَالَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

(اے میرے اللہ اے سخت قوت والے اور اے سخت طاقت والے اور اے غالب غلبہ کیا تو نے اپنی عزت کے ساتھ تمام مخلوقات پر اے احسان کرنے والے اے مجمل اور تفصیل بیان کرنے والے اے بزرگ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے رحم کرنے والے اپنی رحمت سے اے رحم کرنے ولوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔)

Marfat.com

ماہِ رجب کی نماز اور دعائیں

رجب کی چاند رات بیس رکعت نماز پڑھو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص ایک بار۔

جو کوئی یہ نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے بال بچوں کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور پل صراط سے کوندنے والی بجلی کی طرح چشمِ زدن میں پار کر دے گا۔ نہ حساب کتاب سے اس کو تعلق رہے گا اور نہ عذاب سے۔

نماز و دعائیں لَیۡلَةُ الرَّغَائِبُ

جب ماہِ رجب کا پہلا پنجشنبہ آئے اس دن روزہ رکھو اور جب رات آئے تو اُس شب جمعہ کو مغرب کی نماز کے بعد دو دو رکعت کر کے بارہ رکعت نماز ادا کرو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد اِنَّا اَنۡزَلۡنَا تین بار اور سورۂ اخلاص بارہ بار پڑھو۔ پوری نماز جب مکمل ہو جائے یعنی بارہ رکعت پڑھ لینے کے بعد ستر بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ پڑھو۔ اس کے بعد سجدہ میں سر رکھ کر ستر بار سُبُّوۡحٌ " قُدُّوۡسٌ " رَبُّنَا وَرَبُّ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوۡحِ اور ستر بار اَللّٰهُمَّ رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَتَجَاوَزۡ عَمَّا تَعۡلَمُ فَاِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَلِيُّ الۡاَعۡظَمُ

(اے میرے اللہ تو درود بھیج محمد ﷺ نبی اُمی پر اور آپ کی آل پر برکت اور سلامتی بھیج اے پاک اور صاف اے ہمارے رب اور ملائکہ (فرشتوں) اور روح کے رب اے میرے اللہ بخش دے اور رحم فرما دے اور معاف کر دے اس چیز کو جو جانتا ہے بے شک تو نہایت ہی بلند اور عظیم ہے۔) پڑھو۔

پھر دوسری مرتبہ سجدہ کرو اور ستر بار سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الۡمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوۡحِ (اے پاک اور صاف اے ہمارے رب اور ملائکہ اور روح کے رب) پڑھو۔ اس کے بعد بیٹھ کر اپنی حاجت چاہو، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

شب معراج کی نماز و دعائیں

ماہِ رجب میں جب چھبیس دن گزار کر ستائیسویں کی رات آئے عشاء کی نماز کے بعد بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھو۔ اس نماز میں الحمد کے بعد کسی خاص سورہ کی قید نہیں۔ سلام کے بعد یعنی جب بارہ رکعت نماز پوری ہو جائے تو سو بار سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ

Marfat.com

اور سو بار اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ اور سو بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ

(مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے اپنے گناہ سے اور رجوع کرتا ہوں اسی کی طرف، اے میرے اللہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور آپ کی تمام آل پر۔) پڑھو۔

ماہِ رجب کے آخری جمعہ کی نماز اور دعائیں

ماہِ رجب کا آخری جمعہ جب آئے اس روز چار چار رکعت کر کے بارہ رکعت نماز پڑھو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی، سورۂ کافرون، سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھو۔ سلام کے بعد یَااَعَزُّمِنْ کُلِّ عَزِیْزٍوَّیَااَکْرَمُ مِنْ کُلِّ کَرِیْمٍ وَّیَااَعْظَمُ مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ وَّیَا اَحَد.

(اے پیارے سب پیاروں سے اے مہربان سارے مہربانوں سے اور اے عظیم تمام عظیموں سے اور یا احد۔) پڑھ کر اپنی حاجت چاہو۔

ماہِ شعبان کی نماز و دعائیں

شعبان کی چاند رات چار چار رکعت کر کے بارہ رکعت نماز ادا کرو ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھو۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس بندے کے نام سے دس ہزار درجے بہشت میں لکھو۔

شب برأت کی نماز اور دعائیں

ماہِ شعبان کی چودھویں تاریخ گزار کر جب پندرہویں کی شب آئے دو دو رکعت کر کے سو رکعت میں نماز ادا کرو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص دس بار پڑھو۔ جب سو رکعت پوری ہو جائے تو سجدہ میں سر رکھ کر اَللّٰهُمَّ سَجَدَلَکَ خَیَالِیْ وَسَوَادِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ وَهٰذِهٖ یَدِیْ الَّتِیْ جَنَیْتُ بِهَاعَلٰی نَفْسِیْ یَاعَظِیْمُ فَاغْفِرْلِیَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ

(اے میرے اللہ میرے خیال نے اور میرے دل نے سجدہ کیا تیرے لئے اور میرا دل تیرے اوپر ایمان لایا اور یہ میرا ہاتھ ہے جس کے ساتھ میں نے جرم کیا اپنے نفس پر اے عظمت والے معاف کردے تو میرے گناہ کو۔) پڑھو۔

Marfat.com

دوسری ترکیب

اس رات میں دو دو رکعت کر کے تیس رکعت نماز پڑھو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد **اِنَّا اَنْزَلْنَاہ** ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد کلمۂ تمجید پڑھ کر سو بار درود شریف اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھو۔ اور اپنی حاجت چاہو۔

رمضان شریف کی ستائیسویں رات کی نماز اور دعائیں

رمضان شریف میں جب چھبیس دن گزار کر ستائیس کی شب آئے تو چار چار رکعت کر کے بارہ رکعت نماز پڑھو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد **اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ** تین بار اور سورۂ اخلاص دس بار۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو بار کلمۂ تمجید پڑھو۔

ماہِ رمضان کے آخری شب کی نماز اور دعائیں

ماہِ رمضان کے آخر شب میں دو دو رکعت کر کے دس رکعت نماز ادا کرو۔ اس میں کسی سورہ کی قید نہیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار بار استغفار پڑھ کر سجدہ میں جاؤ اور اس دعاء کو پڑھو۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَارَحْمٰنُ فِی الدُّنْیَاوَالْاٰخِرَۃِ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَصِیَامِیْ وَقِیَامِیْ ط۔

(اے ہمیشہ رہنے والے، اے قائم رہنے والے، اے جلال واکرام والے، اے رحم کرنے والے دنیا میں اور آخرت میں اپنی رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے، اے اولین اور آخرین کے معبود مغفرت فرمادے تو ہمارے گناہ کی اور قبول فرما تو میری نماز اور روزے اور قیام کو۔)

ماہِ ذی الحجہ کی نماز اور دعائیں

ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو روزِ ترویہ کہتے ہیں۔ اس روز چھ رکعت نماز پڑھو۔ پہلے چار رکعت نماز اس ترتیب سے ادا کرو کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد والعصر ایک بار دوسری رکعت میں الحمد کے بعد **لِاِیْلٰفِ** ایک بار تیسری رکعت میں الحمد کے بعد کافرون ایک بار چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد **اِذَا جَآءَ** ایک بار۔ سلام کے بعد دو رکعت نماز اور پوری کرو۔ ہر رکعت میں الحمد

Marfat.com

کے بعد سورۂ اخلاص تین بار۔ ان شاء اللہ تعالیٰ روزِ ترویہ کا ثواب حاصل ہوگا۔

شب عرفہ کی نماز

آٹھویں تاریخ دن گزار کر جب نویں ذی الحجہ کی رات آئے دو دو رکعت کر کے دس رکعت نماز ادا کرو۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد لِاِیْلٰفِ پانچ بار پڑھو۔

نمازِ روزِ عرفہ

نویں ذی الحجہ کو چار رکعت نماز پڑھو۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنَا تین بار اور سورۂ اخلاص اکیس بار۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر بار **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ** (اے میرے اللہ درود بھیج تو ہمارے سردار محمد ﷺ پر ہمارے سردار محمد ﷺ کی آل پر اور برکت اور سلامتی بھیج) اور ستر بار **اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ لِیْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ**

(اے اللہ مغفرت فرما میری اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کی) پڑھو، عرفہ کے دن کا ثواب حاصل ہوگا۔

نمازِ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ رسول خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص رجب کی تیسری، چوتھی اور پانچویں کو روزہ رکھے، تینوں دن چاشت کے وقت غسل کرے، غسل سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک کسی سے بات نہ کرے چار چار رکعت کر کے بارہ رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی چار رکعتوں میں الحمد کے بعد کسی سورہ کی قید نہیں۔ سلام کے بعد ستر بار **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ط لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ**

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے اور حق مبین ہے اسکے مثل کوئی نہیں ہے وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے) پڑھے۔

دوسری چار رکعتوں میں الحمد کے بعد سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ ایک بار پڑھے۔ اور سلام کے بعد ستر بار **اِنَّکَ اَقْوٰی مُعِیْنٍ وَّاَھْدٰی دَلِیْلٍ بِحَقٍّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ**

(بے شک تو زیادہ قوی ہے اور مددگار ہے اور زیادہ ہدایت دینے والا ہے رہنما ہے حق کا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔)

پڑھے۔ تیسری چار رکعتوں میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔ سلام کے بعد ستر بار الم نشرح پڑھ کر ہاتھ پر پھونکے اور

Marfat.com

سانس کھینچ کر دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے اس کے بعد سجدہ میں سر رکھ کر اپنی حاجت چاہے' اللہ تعالیٰ کے کرم سے ستر حاجتیں اس کی پوری ہوں گی۔

اگر تیسری' چوتھی اور پانچویں کو موقع نہ ملے تو تیرہویں' چودہویں اور پندرہویں رجب کو ادا کرے۔ بعضوں نے تیس' چوبیس اور پچیس رجب کو بھی اس طریقہ پر عمل کیا ہے۔

ضمیمہ

شب قدر میں دہی اور خشکہ کھانے کا بے حد ثواب ہے

مُخُ الْمَعَانِیُ کی ستائیسویں مجلس صفحہ ۶۴ میں مخدوم جہاں سے منقول ہے۔ شب قدر کا ذکر آ گیا ہے ناچیز نے گزارش کی اس رات میں دہی اور چاول خشکہ' (بھات) کھانا کہاں سے (ثابت) ہے؟ مخدوم جہاںؒ نے فرمایا کہ اس بارے میں ایک حدیث آئی ہے اور وہ (حدیث) یہ ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چاول میرا ایک جُزو ہے۔ اگر یہ چاول جاندار ہوتا تو آدمی ہوتا۔ اگر آدمی ہوتا تو مرد ہوتا اگر مرد ہوتا تو مسلمان ہوتا اگر مسلمان ہوتا تو نبی ہوتا اگر نبی ہوتا تو مرسل ہوتا اگر مرسل ہوتا تو میں ہوتا تو جو شخص شب قدر میں دہی اور بھات کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزرے ہوئے اور آئندہ گناہوں کو جو چھپے ہوئے ہوں اور جو آشکارا ہوں جس کو جان کے کیا ہو یا بھولے سے کیا ہو بخش دے گا۔ اگر چہ استغفار نہ کیا ہو۔ اور عین یہ حدیث تفسیر کرمانی سے نقل کی گئی ہے۔ امامِ زاہد کی تفسیر کے جلد میں مرقوم ہے۔ اس کے بعد وہ جلد کتب خانہ معظم سے لائی گئی اور عین وہی حدیث اس مقام سے پڑھ کر سنائی گئی۔

پھر ناچیز نے گزارش کی کہ شب قدر ستائیس ہی رمضان کو معین نہیں بلکہ انیسویں کی رات سے انتیسویں کی رات تک ہے۔ تو ستائیس کی رات کو دہی کھانے کا تعین کہاں سے ہے؟ حضرت مخدوم جہاں نے فرمایا کہ ہے تو ایسا ہی۔ لیکن ستائیسویں رات کی شہرت ہوگئی ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب میں ہے اور تمام اقوال میں اسی قول کو شہرت حاصل ہے۔

نوٹ: کھانے کے وقت اس دعا کو تین بار پڑھے تو بہت بہتر ہے۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَاغَفُوْرُ یَاغَفُوْرُ** (اوّل آخر درود شریف)

(اے میرے اللہ بے شک تو ہی معاف کرنے والا ہے اور پسند فرماتا ہے معاف کرنے کو۔ معاف فرما مجھ کو اے مغفرت فرمانے والے، اے مغفرت فرمانے والے۔)

Marfat.com

نمازِ قضائے حاجات و کفایتِ مہمات کی ترکیب

تمام دینی اور دنیوی حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے اور تمام مہمات و مشکلات کی آسانی کے لیے اس چار رکعت نماز کو جس وقت چاہو پڑھو لیکن شب جمعہ کو پڑھنا بہتر ہے، پہلی رکعت میں الحمد کے بعد **لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ط فَسْتَجَبْنَالَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذَالِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ** سو بار۔

(تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ذات ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں (مجھ سے بے جا ہوا) تو ہم نے اسکی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دی اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو۔)

دوسری رکعت میں الحمد کے بعد **رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ**

(بے شک مجھ کو تکالیف پہنچ رہی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔) سو بار۔ تیسری رکعت میں الحمد کے بعد **اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ** سو بار۔

(اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے)

چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد **حَسْبِیَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَکِیْلِ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر** سو بار پڑھو۔

(اور ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے اور وہ کیا ہی اچھا مولٰی اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔)

سلام کے بعد سجدہ میں جا کر **رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ** سو بار پڑھو۔ (میرے رب میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے (تو میری مدد فرما)۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر تضرع وزاری کے ساتھ اپنی حاجت چاہو دعا مانگو۔ انشاء اللہ ہر حاجت پوری ہوگی۔

نوٹ: حضرت مخدوم جہاںؒ ارقام فرماتے ہیں کہ اس نماز کو عزیز رکھو، بہتر سمجھو اور اپنی ہر حاجت اور مہم میں پڑھو۔ کیونکہ اس نماز میں فتوح بہت ہے۔ (مکتوباتِ صدی مکتوب ۱۱)

حلِ مشکلات کی دعاء

حضرت مخدوم جہاںؒ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آجائے اور اس کے حل کرنے کی کوئی تدبیر نہ ہو تو نہایت خلوصِ دل سے اس دعا کو پڑھے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِصِدْقِ اَبِیْ بَکْرٍ وَخِلَافَتِهٖ وَبِعَدْلِ عُمَرَ وَّصَلَابَتِهٖ وَبِحَیَاءِ عُثْمَانَ وَّسَخَاوَتِهٖ وَبِعِلْمِ عَلِیٍّ وَّشُجَاعَتِهٖ وَبِسَخَاوَةِ**

Marfat.com

الْحَسَنِ وَرُتْبَتِهٖ وَبِشَهَادَ... حُسَيْنٍ وَغُرْبَتِهٖ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ

(اے میرے اللہ بے شک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ابو بکرؓ کے صدق اور انکی خلافت کا اور عمرؓ کے عدل اور انکی سختی کا ور عثمانؓ کی حیا اور اُن کی سخاوت کا اور علیؓ کے علم اور اُن کی شجاعت کا، اور حسنؓ کی سخاوت اور اُن کے رتبے اور حسینؓ کی شہادت اور اُن کی غربت سے، یہ کہ پو... تو میری حاجت کو، اے حاجات کو پورا کرنے والے۔) (مکتوباتِ صدی مکتوب ۸۷)

نمازِ قضائے حاجات

حضرت مخدوم جہاںؒ کی تحریر کے مطابق یہ نماز ہے خواجہ خضر سے حاجتوں کے پوری ہونے کے لیے اور یہ آزمودہ ہے۔ یہ نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سات مرتبہ اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ایک بار دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سات بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ ایک بار سلام کے بعد تیسرا کلمہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ دس بار يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا دس بار اور یہ درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ دس بار پڑھے پھر حاجت چاہے اور یہ پڑھے "خداوند بدست نفس در ماندہ ام مرا فریاد رس واز پیش من این حجاب بردار" امید ہے کہ جو حاجت بھی چاہے گا پوری ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ (مکتوباتِ دو صدی مکتوب ۱۶۵)

قضائے حاجات کی دعاء

جو شخص جمعہ کی نماز سے پہلے غسل کرے نیا یا دُھلا ہوا پاک وصاف کپڑا پہنے نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد کسی سے بات نہ کرے اور سو بار اس دعا کو پڑھ کر سجدہ میں سر رکھے اور دینی ودنیوی مرادیں مانگے انشاء اللہ ضرور پائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ يَاقَدِيْمُ يَادَائِمُ يَافَرْدُ يَاوِتْرُ يَااَحَدُ يَاصَمَدُ يَالَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، اے اللہ، اے نہایت مہربان، اے بہت رحم کرنے والے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے قائم رہنے والے، نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت مگر اللہ کے ساتھ جو بلند ہے اور عظیم ہے اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے اے رحم کرنے والے اے احسان کرنے والے اے قدیم، اے ہمیشہ رہنے والے، اے

Marfat.com

واحد، اے وتر، اے اکیلے، اے بے نیاز، نہ اس کی کوئی اولاد ہے، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اے جلال اور اکرام والے، اے بہترین مولیٰ اور اے بہترین مددگار اپنی رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔) (مکتوباتِ صدی مکتوب ۹۰)

نمازِ خوشنودیٔ خصمان

یہ نماز عذابِ قبر دشمنوں کی دشمنی اور دعویٰ داروں کی اذیت سے محفوظ رکھتی ہے۔

دشمنوں کو خوش کرنے کے لیے عاشورۂ محرم کے دن چار رکعت نماز ادا کرو۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ یَاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ تین بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار۔ تیسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ تین بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھو۔

جس نے یہ نماز پڑھی خداوند تعالیٰ اس کو قبر کی سختیوں سے بچائے رکھے گا اور اس کے دشمن اس سے خوش رہیں گے' اس نماز کے فضائل بہت ہیں یہاں مختصر طور پر اس کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ یہ نماز سرورِ کائنات حضرت رسولِ خدا ﷺ سے منقول ہے۔ سال میں چھ روز پڑھنے کو کہا گیا ہے۔ عاشورہ کے دن' ترویہ کے دن' عرفہ کے دن' عیدالاضحیٰ کے دن' پندرہویں شعبان اور رمضان کے آخری جمعہ کے دن۔ (مکتوباتِ صدی مکتوب ۷۳)

فوائد و فضائل سورہ و آیاتِ متفرقہ

مکاروں کے مکر حاسدوں کے حسد اور شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے:

صبح کی نماز اور مغرب کی نماز کے وقت سورۂ اخلاص تین بار سورۂ فلق تین بار اور سورۂ ناس سو بار پڑھو۔

طاعت اور عمل کے قبول ہونے کے لئے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ پڑھو۔ (اے ہمارے رب، ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی ہے سنتا اور جانتا)

فلاحِ دارین اور نارِ دوزخ سے نجات کے لئے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

Marfat.com

(اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔) پڑھو۔

ہر حال میں صابر رہنے، ثابت قدم رہنے اور دشمنوں کو اس پر فتح نہ ہوا سکے لئے:

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ پڑھو۔

(اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے پاؤں جمے رکھو اور ہماری مدد فرما کافروں پر۔)

دل ایمان پر قائم رکھنے اور رحمتِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

پڑھو۔ (اے ہمارے رب، ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر، بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے)

اللہ کے دوستوں کے زمرہ میں داخل ہونے کے لئے:

رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ پڑھو۔

(اے ہمارے رب بے شک تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دِن کے لئے جس میں کوئی شبہ نہیں بے شک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا۔)

گم شدہ چیز یا گمشدہ لڑکے کی واپسی اور پارسا فرزند پیدا ہونے کے لئے:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الدُّعَاءِ پڑھو۔

(اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے سننے والا دعاء کا۔)

نیک مردوں کا رتبہ پانے اور اسی عالم میں عرصات قیامت کے مشاہدہ کیلئے:

رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ پڑھا کرو۔ (اے ہمارے رب دے مجھے جس کا وعدہ تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے کیا ہے اور ہمیں رسوا نہ کیجئے روز قیامت بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔)

Marfat.com

ظالموں کی صحبت سے نجات پانے کے لئے:

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا

پڑھو۔(اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے اور ہمیں اپنے پاس سے مددگار دے۔)

رحمت وبرکت کے نزول اور کشادگی رزق کے لئے:

رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰازِقِيْنَ پڑھو۔

(اے ہمارے رب ہم پر احسان فرما کر ہم پر ایک دسترخوان اتار، کہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے کہ تو ہی بہتر رزق دینے والا ہے۔)

ظالموں کے زمرہ میں داخلہ سے محفوظ رہنے کے لئے:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ پڑھا کرو۔(اے میرے رب ہمیں ظالم لوگوں کے لئے آزمائش نہ بنا۔)

دس ہزار نیکیاں پانے' دس ہزار برائیاں مِٹ جانے اللہ کی حفاظت میں رہنے اور شیطان کے غلبہ سے محفوظ رہنے کے لئے:

صبح کی نماز کے بعد دس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھو۔

(نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں اسکی بادشاہت ہے اس کیلئے تمام تعریفیں ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے ہمیشہ ہمیشہ سے وہ مرنے والا نہیں اسی کے ہاتھ میں ہے تمام بھلائیاں اور تمام چیزیں اسکی قدرت میں ہیں۔)

Marfat.com

غم واندوہ کی کیفیت دُور ہونے کے لئے:

لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْعَلِیُّ الْحَكِيْمُ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ط لَآاِلٰهَ اِلَّا الل ـبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پڑھو۔

(نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا وہ بلند وحکمت والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا جو عرش کریم کا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا۔ وہی زمین اور آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے۔)

مقصد پورا ہونے اور نا امیدی دور ہونے کے لئے:

رات کو سو بار یَافَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ پڑھا کرو۔

درودِ تُنَجِّيْنَا کے فضائل

تمام مشکلات اور پریشانیوں کے لیے بہت مجرب ہے۔ ایک ہزار مرتبہ اور اگر اتنا نہ ہو سکے تو پانچ سو مرتبہ کم از کم ایک سوایک بار دو تین چلّہ پڑھے ان شاء اللہ ایک ہی چلّہ میں مقصد بر آوے گا بلکہ ایک ہفتہ کافی ہے۔ اوّل و آخر درودِ ابراہیمی گیارہ گیارہ مرتبہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍصَلٰوةًتُنَجِّيْنَابِهَامِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَابِهَامِنْ جَمِيْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَابِهَامِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَابِهَاعِنْدَكَ اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَابِهَااَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِی الْحَيٰوةِ وَبَعْدَالْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، اے میرے اللہ درود بھیج تو ہمارے سردار محمد ﷺ پر ایسی رحمت اور برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر، خوف اور آفتوں سے نجات ہو اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجات کو تو پورا کردے اور جسکی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک اور صاف ہو جائیں، اور جسکے ساتھ بلند کردے تو ہمیں اعلیٰ درجوں میں، اور جسکے ذریعے تو ہمیں پہنچادے آخری درجہ میں تمام نیکیوں سے زندگی اور موت کے بعد، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔)

صلوٰۃ الہول

ہر مومن مرد و عورت کی مغفرت کے لیے دفن کے بعد سے تین شب لگا تار بعد مغرب دو رکعت نماز بہ نیت نفل اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ اخلاص دس بار اور اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دس بار پڑھو۔ سلام کے بعد اس نماز

Marfat.com

کا ثواب مرنے والے کے نام بخش دو۔

حضرت مخدوم جہاںؒ ارقام فرماتے ہیں کہ اس نماز کی برکت سے خداوند تعالیٰ اس مردہ کی قبر میں ایک ہزار فرشتے نور کی مشعلیں لے کر بھیجے گا اور ایک ہزار شہیدوں کا ثواب اس کو تحفہ دے گا۔ (مکتوباتِ صدی مکتوب ۲۱)

صلوٰۃ التسبیح

گناہوں کی معافی اور بخشائش کے لیے صلوٰۃ التسبیح بہت ہی اہم نماز ہے صلوٰۃ التسبیح چار رکعت ہے۔ اگر دن میں پڑھو تو ایک سلام سے پڑھو اور اگر رات میں پڑھو تو دو دو رکعت کر کے ادا کرو۔ اس نماز کے پڑھنے کی ترکیب یہ ہے۔ تکبیر تحریمہ اور ثنا کے بعد پندرہ بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو۔ **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ، بِسْمِ اللّٰہِ،** سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھنے کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو۔ رکوع میں جا کر رکوع کی تسبیح کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو، رکوع سے کھڑے ہو کر **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** اور **رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ** پڑھنے کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو، سجدہ میں جا کر سجدہ کی تسبیح کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو۔ سجدہ سے سر اُٹھا کر بیٹھو اور دس بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو۔ پھر دوسرے سجدہ میں جاؤ اور سجدہ کی تسبیح کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو۔ دوسری رکعت میں الحمد اور کوئی سورہ پڑھنے سے پہلے پندرہ بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو۔ پھر الحمد اور کوئی سورہ پڑھنے کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو۔ رکوع میں جا کر رکوع کی تسبیح کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو، رکوع سے کھڑے ہو کر **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** اور **رَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ** پڑھنے کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھو، سجدہ میں جا کر سجدہ کی تسبیح کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ**

Marfat.com

لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھو سجدہ سے سر اُٹھا کر بیٹھو اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھو۔ پھر دوسرے سجدہ میں جاؤ اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھو۔ اسی طرح تیسری اور چوتھی رکعت پوری کرو۔ (اورادِ فصلی، فصل ۸ از حضرت مخدوم حسین نوشہ توحید بلخیؒ)

یہ نماز حضرت رسولِ خدا ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمائی ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا اے چچا میں آپ کو ایک چیز دوں جو آپ کو نفع پہنچائے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں ضرور دیجئے اے اللہ کے رسول ﷺ۔ ارشاد ہوا اے چچا چار رکعت نمازِ تسبیح ادا کیا کیجئے۔ ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح ہو جو چار رکعتوں میں یکجا ہو کر تین سو ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کے گناہ دریا کے جھاگ کے برابر یا تمام عالم کے ریگ کے برابر ہوں تو اللہ اسے معاف کر دے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی روزانہ نہ پڑھ سکے۔ ارشاد ہوا ہر جمعہ کو ایک بار ادا کر لے۔ پھر عرض کیا اگر ہر جمعہ کو نہ کر سکے۔ ارشاد ہوا ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لے۔ اس کی روایت کیا ترمذی نے اپنے سندوں کے واسطے سے بروایت ابی رافع رضی اللہ عنہ رسولِ کریم ﷺ سے۔

تسبیح کی تعداد کا خلاصہ

الحمد اور کوئی سورہ پڑھنے سے پہلے	۱۵	بار
الحمد اور کوئی سورہ پڑھنے کے بعد	۱۰	بار
رکوع میں رکوع کی تسبیح کے بعد	۱۰	بار
رکوع سے کھڑے ہو کر	۱۰	بار
سجدہ میں سجدہ کی تسبیح کے بعد	۱۰	بار
سجدہ سے اُٹھ کر	۱۰	بار
دوسرے سجدہ میں۔ سجدہ کی تسبیح کے بعد	۱۰	بار
ہر رکعت میں	۷۵	بار

Marfat.com

شجرۂ طیبہ کے فضائل و برکات

معدن المعانی کے باب ۲۲ میں حضرت مخدوم جہاںؒ سے منقول ہے کہ پیران سلاسل کے شجرہ کو یاد کر لینا چاہیئے۔ ہر فرض نماز کے بعد اس کا پڑھنا بڑی برکتوں کا سبب ہے۔ اس طرح شجرہ طیبہ کو پڑھ کر یہ دعا کرے کہ اے اللہ پیران سلاسل کے واسطہ سے میرا کام درست کر دے۔

حضرت مخدوم جہاںؒ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کسی کو کوئی مہم پیش آ جائے دینی و دنیوی تو وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اور شجرہ پڑھ کر پیران سلاسل کو شفیع بنائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حرمت کے واسطہ سے اس کام کو انجام فرما دے گا۔

شجرۂ عالیہ فردوسیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحرمت خواجہ شاہ غلام محی الدین فردوسی

الٰہی بحرمت خواجہ شاہ سیف الدین فردوسی
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ محمد امجاد فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ محمد سجاد فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ محمد حیات فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ امین احمد فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ جمال علی فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ یوسف علی فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ دھومن فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ محمد آگاہ فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ محمد جاہ فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ محمد ماہ فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ دیوان شاہ نور الدین فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ عبد العزیز فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ عبد الرزاق فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ عبد الفتاح فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ شاہ محمد جلال فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم بندگی شاہ فیروز فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم شاہ نظام الدین فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم شاہ خدا بخش فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم شاہ مظفر فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم شاہ منصور فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم شاہ بہاء الدین فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم بندگی شاہ شعیب فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم حسن بلخی فردوسیؒ

Marfat.com

الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم جہاں شرف الدین احمد یحییٰ منیری فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ رکن الدین فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ سیف الدین باخرزیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ ضیاء الدین ابونجیب سہروردیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ محمد عبداللہ المعروف بہ عمویہؒ
الٰہی بحرمت خواجہ ممشاد علو دینوریؒ
الٰہی بحرمت خواجہ سرّی سقطیؒ
الٰہی بحرمت امام علی موسیٰ رضاؒ
الٰہی بحرمت امام جعفر صادقؒ
الٰہی بحرمت سیّدنا امام زین العابدینؒ
الٰہی بحرمت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؓ

الٰہی بحرمت خواجہ مولانا مظفر بلخی فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ نجیب الدین فردوسیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ بدرالدین سمرقندیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ نجم الدین کبریٰؒ
الٰہی بحرمت خواجہ وجیہ الدین ابوحفصؒ
الٰہی بحرمت خواجہ احمد اسود دینوریؒ
الٰہی بحرمت خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ
الٰہی بحرمت خواجہ معروف کرخیؒ
الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظمؒ
الٰہی بحرمت سیّدنا امام محمد باقرؒ
الٰہی بحرمت امیر المومنین امام حسینؓ
الٰہی بحرمت سیّد المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ

شجرۂ متبرکہ پیرانِ سلسلہ فردوسیہ منعمیہ رضوان اللہ علیہم بہ واسطہ حضرت شاہ ولایت علی اسلام پوری قدس سرہٗ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت جناب سید شاہ غلام محی الدین فردوسی
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت جناب حضور سید شاہ سیف الدین فردوسی
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت جناب حضور سیّد شاہ محمد امجاد فردوسی قدس اللہ سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت جناب حضور سیّد شاہ محمد سجاد فردوسی قدس اللہ سرہٗ

Marfat.com

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت جناب حضور سیّد شاہ محمد حیات فردوسی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت جناب سیّد شاہ امین احمد فردوسی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ ولایت علی قادری منعمی ہمدانی اسلام پوری قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ یحییٰ علی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ حسن علی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ محمد منعم پاک قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیّد خلیل الدین قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت دیوان سیّد جعفر محمد قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیّد اہل اللہ عرف سیّد مبارک قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیّد اشرف عرف سیّد پیر جلال شطاری قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیّد زین العابدین عرف جلال شطاری قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ہدایت اللہ عرف شاہ ابوالفتح پیر سرمست قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ قاضن شطاری قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ایوب کاہی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ بہرام بہاری قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم حسن بن مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی الفردوسی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی الفردوسی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ مظفر شمس بلخی فردوسی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس اللہ سرہٗ

Marfat.com

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ بدر الدین سمرقندی فردوسی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سیف الدین باخرزی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ ولی تراش قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ وجیہ الدین ابوحفص قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ محمد بن عبداللہ المعروف بعمویہ قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ احمد اسود دینوری قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سرّی سقطی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیّد الشہداء امام حسین شہید دشتِ کربلا رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امیر المومنین امام علی مرتضیٰ بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سیّد المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ

Marfat.com

شجرۂ عالیہ فردوسیہ منظوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بحرمت پیر من شاہ محی الدین خداوندا
بجاہِ شاہ سیف الدین پیرانِ ایں شجرا

بحرمت حضرتِ امجاد زیب مسندِ عالی
بنام آں شہِ سجّاد پیرانِ فردوسی

حیات و شاہ امین احمد جمال و یوسف و دھومن
شہہ آگاہ و شاہِ جاہ و شاہِ ماہ نور من

عزیز و شاہ رزاق و شہ فتاح مخدوم
جلال و شاہِ فیروز نظام و شہہ خدا بخشم

مظفر شاہ منصور و بہاء الدین شعیم
حسن ابن حسین نوشہ توحید و مظفر ہم

بشرف الدین نجیب الدین ورکن الدین وبدرالدین
بسیف الدین نجم الدین ضیاء الدین و وجہہ الدین

محمد احمد وممشاد ھم جنید بغدادی
حسن خواجہ سرّی سقطی و معروف شہ کرخی

علی موسیٰ رضاء و موسیٰ کاظم فنا فی اللہ
امامِ جعفر وباقر بہ زین العابدین جم جاہ

حسین و ہم علی و سرورِ عالم رسولِ ما
بحق این ہمہ یارب خطا بخش و کرم فرما

Marfat.com

بسم اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم

درود شریف فردوسیہ عالیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدَنامُحَمَّدٍکَانَ عَلِیًّافِیْ دَرَجَاتِہٖ حُسَیْنًافِیْ صِفَاتِہٖ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ فِی عِبَادَتِہٖ بَاقِرًافِیْ مَحَامِدِہٖ جَعْفَرًافِیْ کَلاَمِہٖ کَاظِمًا فِیْ حِلْمِہٖ عَلِیًّافِیْ رَضَائِہٖ مَعْرُوْفًافِیْ عِرْفَانِہٖ.سِرِّیًافِیْ اِسْرَارِہٖ جُنَیْدًافِی جُنْدِہٖ مُمْشَادًافِیْ مَعَارِجِہٖ اَحْمَدًافِیْ تَجَلِّیَاتِہٖ مُحَمَّدًافِیْ جَمَالِہٖ وَجْہُ الدِّیْنِ فِیْ اَصْحَابِہٖ ضِیَاءُ الدِّیْنِ فِیْ اَنْوَارِہٖ نَجْمُ الدِّیْنِ فِیْ عَظْمَتِہٖ سَیْفُ الدِّیْنِ فِیْ اَصْحَابِہٖ بَدْرُالدِّیْنِ فِیْ اِفَاضَتِہٖ رُکْنُ الدِّیْنِ فِیْ حَسَنَاتِہٖ نَجِیْبُ الدِّیْنِ فِیْ دَرَجَاتِہٖ شَرْفُ الدِّیْنِ فِیْ شَرِیْعَتِہٖ مُظَفَّرًافِیْ جَلاَلِہٖ حُسَیْنًافِیْ وَلاَیَتِہٖ حَسَنًافِیْ نَسَبِہٖ بَھْرَامًافِیْ سَخَاوَتِہٖ اَیُّوْبًافِیْ اَحْوَالِہٖ قَاضِنًافِیْ مَعْرِفَتِہٖ اَبُوْالْفَتْحُ فِیْ اَرْشَدِہٖ عَلِیًّافِیْ تَسْلِیْمِہٖ عُلاَءً فِیْ تَعْظِیْمِہٖ قُطْبًافِیْ اِضَائَتِہٖ مُحِیُّ الدِّیْنِ فِیْ اَحْیاءِ الْقُلُوْب رُکْنُ الدِّیْنِ فِیْ تَفَضُّلاَتِہٖ مُحَمَّدًا بِھِیْکِہٖ فِیْ عِلْمِہٖ حَسَنَ عَلِیِّ فِیْ حُبِّہٖ حُسَیْنًافِیْ حُسْنِہٖ اَمِیْرًافِیْ مَمْلَکَتِہٖ اَمِیْنًافِیْ خُلْقِہٖ حَیَاتًافِیْ اَحْکَامِہٖ سَجَّادًافِیْ سَجْدَتِہٖ اَمْجَادًافِیْ مَجْدِہٖ سَیْفُ الدِّیْنِ فِیْ اَوْصَافِہٖ وَمُحْیِ الدِیْنِ فِیْ اخلاصہٖ

Marfat.com

ضمیمہ:۱

محبت رسول کے لیے درود اکثیر

یہ تخلیق آدم کا قصہ ہے۔ بارگاہِ ربّ العزت سے تاج خلافت عطا ہونے والا ہے۔ سبھی دم بخود ہیں ۔ ملائکہ منتظر ہیں اور بہت پر امید ہیں۔ معلم الملائکہ کو تو یقین ہے یہ تو اس کا ہی حصہ ہے۔ آدم خاکی تو کسی شمار ہی میں نہیں۔ ملائکہ تو اُسے فسادی سمجھتے ہیں مگر دیکھئے قرعہ فال تو اسی آدم ہی کے نام نکلا۔ بتایا گیا کہ '' یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ ''(وہ دوست رکھتا ہے اُن کو اور وہ دوست رکھتے ہیں اس کو) کا سزاوار تو یہی ہے۔ یہ محبت کا معاملہ عظیم ہے۔ کسی اور مخلوق کو اس دولت سے سرفراز نہیں کیا گیا۔

وجہ تخلیق کائنات حضرت نبی اکرم ﷺ کو محبوبیت عطا کی گئی کہ آپ حبیب اللہ ہیں۔ شب معراج جب اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کو اپنے حضور بلایا تو آپؐ کو اپنا بندہ کہہ کر بلایا۔ یعنی کمال بندگی میں ہی محبوبیت کا راز مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا کچھ کارآسان بھی نہیں۔ اس کا وسیلہ تو حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات ہی ہے۔ اللہ ربُّ العزت کا فرمان ہے'' اگر چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو تم کو چاہیئے کہ میرے رسول ﷺ کی اطاعت کرو''۔ اور اطاعت کا راز نبی کریم ﷺ نے یوں سمجھایا۔ تم میں کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مجھ کو اپنے جان و مال، ماں باپ، بیوی بچوں سے زیادہ عزیز نہ سمجھے۔ یہ سن کر تو تھوڑی دیر کے لیے حضرت عمرؓ کو بھی تردد ہوا مگر فوراً ہی اطمینان قلب ہوگیا اور بارگاہِ رسالت میں اس کا اظہار فرمادیا۔ اور داد تحسین پائی۔ الغرض اطاعت رسولؐ کا حق بغیر محبت رسول کے ممکن نہیں۔ محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ محبوب کا نام وردِ زبان رہے۔

متاعِ عشقِ محمدؐ مذاقِ عام نہیں عطائے رب ہے یہ لیکن کسی کسی کے لیے

یہ سارے قصے محبت کے ہیں اس کا ہی غلغلہ ہے۔ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین احمد منیریؒ فرماتے ہیں: کہا گیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ نماز، روزہ، حج، جہاد کے احکام منسوخ کردیئے جائیں مگر محبت کا پیمان منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔ اور بہشت میں روزانہ جس جس کی شکل تیرے سامنے آئے خداوند تعالیٰ کی معرفت کا ایک عالم تجھ کو نظر آجائے گا۔ کہ اس سے پہلے تو نے کبھی دیکھا نہ ہوگا یہ ایسا کام ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا اور خدا نہ کرے کہ ختم ہو۔ آمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَعَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَه وَحَسَنِ الْمُجْتَبٰى وَحُسَيْنِ شَهِيْدِدَشْتِ كَرْبَلَا وَرُ فَقَائِهٖ وَذُوالْفِقَارِهٖ وَ اَحِبَّائِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ مِنْ اٰلِ طٰهٰ وَ يٰسٓ صَلٰوةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ يَا لَيْتَنِىْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْ زُ فَوْزاً عَظِيْماً ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنْهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَااَ رْحَمَ الرَّا حِيْمِيْن ط

اے اللہ درود بھیج، ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور علی المرتضیٰ پر اور فاطمۃ الزّھرہ پر، اور حسن مجتبیٰ پر، اور حسین شہیدِ دشتِ کربلا پر اور انکے ساتھیوں پر اور انکے ذوالفقار پر اور انکے دوستوں پر اور تمام ائمہ معصومین پر الِ طٰہٰ اور یٰسین میں سے، ان سب پر اللہ کی رحمتیں ہوں، کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل ہو جاتی۔ اے اللہ انکی طرف سے ہمیں اجر دے اپنی رحمتِ کاملہ سے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

درود حُسینی

ایک روز سرکار دو عالم ﷺ اشراق کے بعد مسجد سے اٹھے اور ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں تشریف لے گئے دیکھا کہ بی بی جویریہ صبح سے اشراق تک مصلیٰ پر بیٹھی ہیں اور کچھ پڑھ رہی ہیں۔ آپؐ نے پوچھا کہ اے جویریہ! کیا پڑھ رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول! میں تسبیح پڑھ رہی ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے جویریہ! میں چار کلموں کو پانچ بار پڑھتا ہوں اگر ان کلمات کو ان تسبیحات کے ساتھ وزن کیا جائے جن کو تم پڑھتی ہو تو ان کلمات کے وزن زیادہ جھک جائیں۔ اس کے بعد حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وہ کلمات یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَخَلْقِهٖ وَ رِضَاءَ

نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

اس حدیث شریف کو پڑھنے کے بعد ایک رات مولانا حسین نوشہ توحید کے دل میں خیال آیا کہ یہ کلمات کثیر المعانی ہیں کیوں نہیں ان سے درود ترتیب دے دیا جائے اور آپ نے اس طرح درود شریف مرتب کر دیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ

خَلْقِكَ وَرِضَاءَ نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ

Marfat.com

سلطان محمود غزنوی کا ہزاری درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍمَااخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ وَکَرَّ الْجَدِیْدَانِ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانِ وَبَلِّغْ رُوْحَهٗ وَاَرْوَاحَ اَھْلِ بَیْتِهٖ مِنَّا التَّحِیَّةَ وَالسَّلَامَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ کَثِیْرًا۔

(ترجمہ) اے اللہ ہماری طرف سے حضرت محمد ﷺ پر اُن کے شایانِ شان رحمت نازل فرما جبتک کہ دن اور رات آتے جاتے رہیں اور ایک دوسرے کے بعد صبح و شام کا آنا جانا رہے اور یہ سلسلہ روز و شب جاری رہے اور اُٹھے ہوئے چمکتے ہوئے دو قطب شمالی کے تارے اور پہنچادے۔ آپ کی روحِ مقدسہ کو آپ کے اہل بیت کرام کی ارواح پاکیزہ کو ہماری طرف سے پیشکش وسلام اور اس میں اضافہ در اضافہ فرما اور آپ پر بہت صلوٰۃ وسلام بھیج [۱]۔

[۱] مذکورہ بالا درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا دس ہزار بار پڑھنے کے برابر ہے (بحوالہ تفسیر روح البیان)۔

مزید یہ کہ اگر صبح و شام تین مرتبہ اس درود شریف کو پڑھا جائے تو انشاء اللہ ساٹھ ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنے کے برابر اجر وثواب حاصل ہوگا۔

دستور العمل من افادات مخدوم جہاں

تخلیق کائنات کے شہ لولاک کی شان محبوبی تو دیکھئے کہ آپ ﷺ پر خالق کائنات کے صلوٰۃ پیہم کی مسلسل نوازشیں ہو رہی ہیں فرشتوں کو بھی اس کا حکم ہے وہ بھی صلوٰۃ کے تحفے ارسال فرما رہے ہیں اور اولاد آدم علیہ السلام میں امت محمدیہ ﷺ کو یہ شرف بخشا جا رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

ترجمہ: اللہ پاک اور اس کے فرشتے اظہار محبت کے لیے نبی پر تحفۂ درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اکمال ایمان وغفران معاصی و اظہار محبت کے لیے تحفۂ درود وسلام اس نبی پر ضرور بھیجا کرو۔

اظہار عبودیت کا یہ اہم نکتہ ہے کہ بندہ مہبط وحی ﷺ پر درود وسلام کے تحفے بھیجتا رہے۔ محبت کا یہی تقاضہ ہے اور مؤمن

Marfat.com

کے لئے محبت رسول ﷺ شرط ایمان ہے۔لفظ صلوٰۃ کو بھی اللہ تعالیٰ نے کیا کیا جہتیں عطا فرمائی ہیں۔علماء کرام نے اس کی اپنی اپنی فکر رسا کے مطابق کچھ تشریح وتوضیح کی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتے اور ہم مؤمنین کے صلوٰۃ کے مفہوم متعین کئے ہیں مگر حق تو یہ ہے کہ راز داں بھی بس خدائے بزرگ و برتر ہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب ہم آپ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں تو **اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحمَّدٍ** کے حرف آغاز کا سہارا لے کر ہی اس کا حق ادا کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ ملائکہ اور ہمارے صلوٰۃ کو کس کس عنوان سے اپنے محبوب کے لیے نوازشات کا ذریعہ بناتے ہیں۔ہم عاصیوں کے لیے بس یہی بشارت کافی ہے کہ ہمارے صلوٰۃ مقبول ہیں کہ بس ہم تو اللہ رب العزت کی گویا ہمنوائی کرتے ہیں۔اور یہ بھی کیا خوب ہے کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ سے ہمنوائی کا شرف بذریعہ صلوٰۃ نصیب ہو رہا ہو۔

ادب کا مقام ہے۔فرمان الٰہی ہے کہ اس ذات گرامی ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرنا ورنہ تمہارے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

ادب گاہیست زیر آسماں ازعرش نازک تر نفس گم کردہ می آید جنید وبایزید اینجا

ایسی بارگاہ میں ہم عاصیوں کی باریابی کا ذریعہ یہی ہدیہ صلوٰۃ وسلام ہے۔چنانچہ مشتاقان نبی ﷺ نے بھی اسی درود کو اپنی کیفیت مستانہ کا ذریعہ بنایا۔اہل ذوق نے درود تصنیف وتالیف کئے اور اہل دل اور ہم جیسے عاصیوں نے ان کو وظیفہ بنایا۔جملہ اولیاء اللہ کے مقامات والایت فضائل درود ہی کے باب ہیں۔یہاں ہم حضرت مخدومنا سلطان المحققین شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کے یکے ازمقدائے مقداں اور پیشوایان ہیں کے افادات سے فضائل درود سے متعلق اقتباسات پیش کریں گے جو اگرچہ مختصر ہیں مگر تسکین قلب کے لیے کافی ہیں۔ان میں ایک اقتباس اس خلجان کا ازالہ کرتا ہے جو درود ابراہیمی کے متعلق بعض ذہنوں کو ہوتا ہے۔

ا:درود شریف کی فضیلت کے بارے میں حضرت مخدوم جہاں کے ملفوظ ''فوائد المریدین'' میں آپ یہ فرماتے ہیں:

''حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔روئے زمین میں جتنے مسلمان ہیں ان میں سے جو بھی آپ ﷺ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے تو میں جو خداوند مالک ہوں اور میرے فرشتے اس بندے پر دس بار درود بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا رحمت فرمانا ہے اور فرشتوں کا درود بھیجنا بخشائش چاہنا ہے۔پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک دعا اور آسمان کے درمیان ایک پردہ باقی رہتا ہے۔حضور ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود کے ساتھ جب دعائیں جاتی ہیں تو درود شریف کے سبب سے وہ حجاب سے ہٹ جاتا ہے۔اور دعائیں محل قبولیت تک پہنچ جاتی ہیں۔اور جس دعا کے بعد درود شریف نہ پڑھا جائے وہ دعا واپس لوٹ آتی ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ میرے وصال کے بعد بھی تم میں سے جو شخص مجھ پر سلام بھیجے گا تو جبرئیل صلوٰۃ

Marfat.com

اللہ مجھ سے کہیں گے کہ یا محمد ﷺ فلاں ابن فلاں نے آپ پر سلام بھیجا ہے تو میں کہوں گا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور ﷺ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے تعینات کیے ہیں کہ جو شخص میرا ذکر کسی کے سامنے کرتا ہے اور سننے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ دونوں فرشتے دُعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دیں اور ان کے علاوہ تمام دوسرے فرشتے آمین کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس کاغذ پر میرا درود شریف لکھا گیا ہو جب تک میرا نام اس کاغذ میں رہے گا فرشتے لکھنے والے کے لیے مغفرت چاہتے رہیں گے۔ حضرت امام شافعیؒ کو لوگوں نے خواب میں دیکھا ان سے دریافت کیا کہ اے امام المسلمین خداوند تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ مجھے اس نے بخش دیا۔ پوچھا کس صلہ میں؟ فرمایا وہ پنج درود (درود خمسہ) جو ہم نے پیغمبر ﷺ پر ہدیہ کیا تھا۔ عرض کیا وہ پنج درود کیا ہے؟ فرمایا وہ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍبِعَدَدِ مَنْ صَلَّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ يُّصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيُ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَااَمَرْتَنَابِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ.

امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سو بار پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف بھیجتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس بندہ کو اس قدر نور عطا فرمائے گا کہ جو نور اہل دنیا کو عطا کیا جائے گا اس کے نصف کے برابر ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن پیغمبر ﷺ پر سو بار درود بھیجے تو خداوند تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ کہ اس کے گناہ کف دریا کے برابر ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جمعہ کے دن جو شخص مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے تو خداوند تعالیٰ سو حاجتیں اس کی پوری فرماتا ہے ستر حاجتیں اس کی پوری فرماتا ہے ستر حاجتیں دُنیا کی اور تیس آخرت کی۔

۲. درود ابراہیمی سے متعلق جو بعض ذہنوں کو خلجان ہوتا ہے اس سلسلہ میں ملفوظ حضرت مخدوم جہاں خوان پُر نعمت کی ایک مجلس سے اقتباس۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تمام پیغمبروں میں افضل ہیں تو پھر **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ** کے کیا معنیٰ ہیں اس میں تو حضرت ابراہیم سے تشبیہ دی گئی ہے اور مشبہ بہ یعنی جس سے تشبیہ دی جائے وہ افضل ہوگا۔

حضرت مخدوم جہاں نے فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں: **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍعَلٰى قَدْرِمَنْزِلَةٍكَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى ابراهيم عَلٰى مَنْزِلَةٍ وَمَرْتَبَةٍ.** یہ تشبیہ نفس رحمت میں ہے نہ کہ جس پر رحمت کی گئی ہے اس میں ہے۔ یہاں مقصود یہ ہے کہ جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ان کی قدر و منزلت کے اعتبار سے رحمت نازل فرمائی ہے اسی طرح حجرت محمد رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ پر آپ کیقدر و منزلت کے مطابق رحمت فرما۔ یہاں پر آپ کی فضیلت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

شیخ معزالدین نے سوال کیا۔ جب تمام انبیاء رحمت کے لیے مخصوص ہوگئے ہیں تو خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دینے میں کون سے معنیٰ پوشیدہ ہیں۔

ارشاد ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام کو مقام خلعت حاصل تھا۔ (یعنی وہ خلیل اللہ تھے) اور محمد رسول اللہ ﷺ کو مقامِ محبت حاصل تھا (یعنی آپ ﷺ حبیب اللہ تھے) اور خلعت ومحبت ایک ہی معنی میں ہے دوسروں کی بہ نسبت یہاں مناسبت زیادہ ہے۔

طالبان راہ حق وسالکان جادہ طریقت کے لیے ہر سلسلہ طریقت میں اوراد و وظائف میں مشغولی اوران کی پابندی ضروری سمجھی گئی ہے۔ حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری کی تعلیمات پر مشتمل حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے تین رسالے اوراد کلاں، اوراد اوسط، اوراد خرد موجود ہیں۔ ان کے ماسوا بھی حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات وملفوظات میں بہت سے اوراد و وظائف مذکور ہیں۔ اوراد شرفی ان پر ہی مشتمل رسالہ ہے جو حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے خانوادے سید شاہ وصی احمد عرف براتی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد دولت میں مرتب ہوا۔ یہ رسالہ فارسی میں ہے جس کا بعد میں آپ کے برادر عزیز حضرت حافظ سید شاہ محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے اُردو میں ترجمہ کیا۔ یہ اُردو ترجمہ طبع ہوا اور پچھلے چند سال میں مزید اضافے کے ساتھ متعدد بار شائع ہوا ہے۔ ان اوراد میں حضرت مخدوم نے مختلف درود کو مختلف وقتوں میں مختلف ترکیب سے پڑھنے کی ہدایت کی ہے چنانچہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام اوراد کو بھی الگ مرتب کردیا جائے اوراس کے ورد کی ترکیب بھی حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے حوالے سے لکھ دی جائے تا کہ شائقین اس سے استفادہ کرسکیں۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ.

اس درود کو درود خمسہ کہتے ہیں اور جیسا کہ اوپر ذکر ہوا یہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ اور مقبول ہے اس درود کو بعد تحیۃ الوضو پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ہر نئے وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھنے کی بہت فضیلت بتائی گئی ہے۔ اور ہر تحیۃ الوضو کے بعد درود خمسہ پڑھانا آیا ہے۔ مزید یہ کہ بعد نماز فرض فجر استغفار اور کچھ کلمات پڑھنے کے بعد بھی درود خمسہ پڑھنے کی ہدایت کی گئی۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

Marfat.com

اِبْرَاهِیم اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِید،اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍکَمَاکَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِید،اَللّٰھُمَّ حَنِنْ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍکَمَا حَنَنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِید،اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍکَمَاسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِید.

صبح صادق کے نمودار ہونے کے بعد قبل نماز فجر پہلے سورہ انعام کی پہلی تین آیتیں پڑھے اس کے بعد اس درود کو پڑھے

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍفِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِسَیِّدِنَامُحَمَّدٍفِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِسَیِّدِنَامُحَمَّدٍفِی الْقُبُوْرِوَصَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍفِی التُّرَابِ

صبح کے وظیفے میں پنج گنج فردوسی پڑھنے کے بعد سورہ یٰسین کا پڑھنا آیا ہے۔سورۃ یٰسین کے بعد یہ درود پڑھے۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍفِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَاوَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍفِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَاوَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍفِیْ اٰخِرِکَلَامِنَاوَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍفِی اللَّیْلِ اِذَایَغْشٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍفِی النَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍفِی الْاٰخِرَۃِوَالْاُوْلٰی اَوَّلاًوَّاٰخِراًوَّظَاھِراًوَّبَاطِناًکَمَاصَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ رَبَّنَااِنَّکَ حَمِیْدٌمَّجِید.

فرض عشاء کی ادائیگی کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھ کر استغفار، سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، سورہ اخلاص اور حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر پڑھے۔اس درود کی فضیلت میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان بارگاہ الٰہی میں دُعاء کے بعد یہ درود پڑھے گا وہ بخشا جائے گا اور گناہ اس کے نکال کر اس طرح برباد کردیئے جائیں گے جیسے وہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور جو حاجت اللہ تعالیٰ سے چاہے گا انشاء اللہ پوری ہوگی۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ وَّ اَرْوَاحَ اٰلِ مُحَمَّدٍ مِنِّیْ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَّ السَّلام

بعد نماز تشفیع الوتر اس درود کا پڑھنا آیا ہے۔اسکی فضیلت میں یہ مذکور ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر رات چار سو رکعت نماز ادا کرتی تھیں اور ہزار بار درود پڑھتی تھیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھانے کی ضرورت کیا ہے۔وتر کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو چار سو رکعت کا ثواب ملے گا اور نماز کے بعد یہ درود پڑھ لیا کرو ہزار بار درود پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

Marfat.com

۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَصَحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

یہ سلسلۂ فردوسیہ کا درود طریقت بھی ہے۔ جمعہ کے دن ستر بار استغفار اور سو بار اس درود کا پڑھنا آیا ہے اس درود کی فضیلت یہ ہے کہ جمعہ کے دن سو بار پڑھنے سے انسان کی دینی و دُنیاوی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ ستر دینی تو تیس دُنیاوی یا تیس دینی تو ستر دُنیاوی۔

۷۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ .

نماز لیلۃ الرغائب (ماہ رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھ کر بعد مغرب بارہ رکعت دو دو رکعت کر کے پڑھتے ہیں) کی بارہ رکعت کی ادائیگی کے بعد ستر مرتبہ اس درود کا پڑھنا آیا ہے۔ یہ نماز حاجت براری کے لیے بہت مفید ہے اس کا مکمل طریقہ اوراد شرفی میں موجود ہے۔

۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ .

شب معراج میں بعد عشاء بارہ رکعت دو، دو کر کے پڑھنے کے بعد کلمہ تمجید (سو بار) استغفار (سو بار) پڑھے اس کے بعد یہ درود سو بار پڑھے۔

بسم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحیم

۹۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

نویں ذی الحجہ کو چار رکعت نماز دیئے ہوئے طریقے سے پڑھ کر ستر بار اس درود کو پڑھے اس کے بعد ستر بار استغفار پڑھے۔ عرفہ کا ثواب حاصل ہوگا۔

بسم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحیم

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے منسوب دو رکعت قضائے حاجات بطریق مذکورہ پڑھے۔ آخر میں دس بار کلمہ تمجید اور دس بار یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا پڑھ کر یہ درود شریف پڑھے۔ یہ نماز قضائے حاجات کے لیے مقبول ہے اور آزمودہ ہے۔

Marfat.com

ضمیمہ:۲

محفل میلادالنبی ﷺ

محفلِ میلادالنبی ﷺ ہوں یا سیرت کے جلسے دونوں کا مقصد حیات طیبہ کا ذکر کرنا ہے۔ذکر حبیب ﷺ خود کارِثواب ہے اور آیت قرآنی ''آپ کا ذکر بلند کیا گیا ہے'' (سورہ الم نشرح) کا ایک عنوان ہے اور اس ذکر میں آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا تو اولیٰ تر عمل ہے۔ان محافل کے انعقاد پر بھی کچھ لوگوں کو اعتراض ہے۔کچھ کو تو 'میلاد' کے لفظ سے ہی الجھن ہوتی ہے،مگر بنیادی اعتراض ہے ان حضرات کا یہ ہے کہ بارہ ربیع الاول کو محفل میلادالنبی کا انعقاد بدعت ہے اور آپ ﷺ کی ولادت کا ذکر کرنا بھی بے مقصد عمل ہے۔ان کا کہنا ہے کہ سیرت کے جلسے کیے جاسکتے ہیں مگر دن اور مہینہ کی تخصیص کے بغیر۔عجب بات یہ ہے کہ ایسی مجالس کا اہتمام (بلا قید ایام ہی سہی) یہ خود تو کرتے نہیں البتہ دوسروں کی دعوت پر ان میں شرکت کرتے ہیں اور ان محافل پر خوب گل افشانی فرماتے ہیں،شاید وہ اپنی نظر میں تبلیغِ دین کا حق ادا کررہے ہوتے ہیں اور ایسی محافل کو مکدر کرنا بدعات کے خلاف جہاد تصور کرتے ہیں!

ایک دوسرا عنوان جلسہ میلادالنبی ﷺ پر اعتراض کا یہ ہے کہ اس میں لوگ کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔اس کھڑے ہونے پر ان کے دو اعتراضات ہیں،اول یہ کہ تعظیماً کھڑا ہونا منع ہے،دوسرا یہ کہ ندائیہ الفاظ میں صلوٰۃ وسلام پڑھنا اس بات کو لازم کرتا ہے کہ پڑھنے والے آپ ﷺ کو حاضر وناظر سمجھتے ہیں جو سراسر شرک ہے۔

اب ہم ان اعتراضات کا جائزہ لیتے ہیں۔سب سے پہلے بارہ ربیع الاول کی تخصیص کیا ہے؟ یہ دن حضرت نبی کریم ﷺ کے وصال کا دن ہے۔یہی ولادت کا بھی مشہور ہے،البتہ حالیہ تحقیق کی رو سے راجح قول یہی ہے کہ ۹ ربیع الاول تاریخ ولادت ہے۔آپ ﷺ کا یوم ولادت ہو یا یوم وصال دونوں خصوصیت کے حامل دن ہیں۔اس کی ایک بنیاد تو یہ ہے کہ حضرت یحییٰ وعیسیٰ علیہم السلام کے ایام ولادت ووصال کو خود قرآن کی رو سے خصوصیت کے حامل ہے،اس طرح سید الانبیا ﷺ کے ایام ولادت ووصال تو اولیٰ تر خصوصیت کے حامل ہوئے۔دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے یوم ولادت یعنی پیر کے دن کی فضیلت کے پیش نظر اُس دن روزہ رکھنا مستحب عمل قرار دیا۔ایک سوال یہ ہے کہ ایام ولادت ووصال تو گزر گئے اب ان کی خصوصیت کیا رہی؟ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کو کوئی کیا جانے۔دیکھئے قرآن پاک جس ماہ رمضان میں نازل کیا گیا وہ تو گزر گیا،ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بھی گزر چکا،موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو فرعون سے نجات ملے بھی ہزاروں سال ہوگئے مگر قرآن وحدیث کی رو سے

Marfat.com

ان ایام کی یاد ہر سال انہی تاریخوں میں منائی جاتی ہے یعنی یہ خصوصیات سال کے دورانیہ کے ساتھ آتے رہتے ہیں اور قیامت تک آتے رہیں گے اور یہ دورانیہ بھی ایسا متعین ہے کہ اگر کوئی چاہے کہ کسی سال حج کے مناسک ماہ رمضان میں ادا کرلے اور رمضان کے روزے ذی الحجہ میں رکھ لے تو وہ ایسا نہیں کرسکتا۔

اب جبکہ ۱۲ ربیع الاول کی خصوصیت ثابت ہوگئی تو سوال یہ ہے کہ اس دن کیا کیا جائے۔ یوں تو تمام کار خیر کئے جاسکتے ہیں، مگر اُمت میں اُس دن ذکر حبیب ﷺ کی محفلیں، بعنوان میلاد النبی یا جلسہ سیرت، منعقد کرنا، کثرت صلوٰۃ وسلام اور ایصال ثواب کا معمول ہے۔ ایک سوال یہ بھی ہے کہ میلاد النبی ﷺ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ سب لوگ جانتے ہیں کہ اس محفل میں ذکر ولادت نبی کریم ﷺ بالالتزام کیا جاتا ہے اور آپ کے مناقب بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ سیرت کے جلسوں میں آپ کی حیاتِ طیبہ پر روشنی ڈالی جاتی ہے، البتہ ذکر ولادت اس میں ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ اگرچہ ولادت ووفات کا تذکرہ بھی سیرت کا حصہ ہے، اس لیے سیرت کے جلسوں میں اس کا تذکرہ غلط بھی نہیں ہے مگر پھر بھی اس کا التزام کیوں ہوتا ہے؟ اس تحریر کے بہت شروع میں یہ بات عرض کی گئی تھی کہ علمائے اُمت نے اُمت کا دین سے رشتہ استوار قائم رکھنے کے لیے دینی ضرورتوں اور مصلحتوں کے پیش نظر بہت سی چیزیں معاشرہ میں رائج کروائیں جو معاشرہ کا رسم ورواج بن گئیں۔

Marfat.com

ضمیمہ:۳۰

نصف شعبان المعظم

چودہ شعبان المعظم کا دن گزار کر پندرہ ہویں کی شب کی عظمت ایک تو یہی ہے کہ مفسرین کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ سورۂ دخان میں مذکور لیلۃ المبارکہ یہی رات ہے۔اس کو شب برائت بھی کہتے ہیں۔اس رات کی فضیلت احادیث میں بھی مذکور ہے۔احادیث کے حوالے سے یہ ہے کہ اس رات تمام لوگوں کی حیات وممات اور روزی کے احکامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے جاتے ہیں اور اس رات لوگوں کی ایک کثیر تعداد کی مغفرت کا حکم بھی صادر ہوتا ہے۔اس سلسلے کی کچھ احادیث درج ذیل ہیں:

(۱)(ترجمہ)عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تو جانتی ہے اس رات کیا واقع ہوتا ہے یعنی نصف شعبان کی رات،اس نے کہا اے اللہ کے رسول اس میں کیا ہوتا ہے فرمایا اس رات میں سال میں ہونے والا ہر بچہ لکھا جاتا ہے اور اس سال میں بنی آدم میں فوت ہونے والا لکھ دیا جاتا ہے۔اس رات ان کے اعمال بلند کئے جاتے ہیں اور اس رات لوگوں کے رزق اترتے ہیں کہا اے اللہ کے رسول ہر شخص اللہ کی رحمت سے ہی جنت میں داخل ہوگا،فرمایا،ہاں!کوئی نہیں جو جنت میں داخل ہو مگر اللہ کی رحمت سے تین بار فرمایا،میں نے کہا اور آپ بھی نہیں اے اللہ کے رسول آپؐ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور فرمایا میں بھی نہیں جب تک اللہ کی رحمت مجھ کو نہ ڈھانکے۔تین مرتبہ فرمایا۔روایت کیا اس کو بیہقی نے دعوت الکبیر میں(مشکوٰۃ حدیث ۱۲۳۱)۔

(۲)(ترجمہ)ابو موسیٰ اشعریؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات جھانکتا ہے اور اپنی سب مخلوق کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہ رکھنے والے نہیں بخشتا۔روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے اور روایت کیا احمد نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے اور اُس کی ایک روایت میں مگر دو شخصوں کو کینہ رکھنے والے کو اور جان کو مار ڈالنے والے کو۔(مشکوٰۃ حدیث ۱۲۳۲)۔

(۳)(ترجمہ)علیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت نصف شعبان کی رات ہوتی ہے رات کو نماز پڑھو اور دن کو روزہ رکھو اللہ تعالیٰ سورج غروب ہونے کے وقت آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے فرماتا ہے خبردار کوئی ہے بخشش مانگنے والا میں اس کو بخشوں خبردار کوئی ہے رزق مانگنے والا میں اس کو رزق دوں خبردار کوئی ہے گرفتار بلا میں اس کو عافیت دوں خبردار کوئی ہے خبردار کوئی ہے یہاں تک کہ فجر نمودار ہو۔روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔(مشکوٰۃ،حدیث ۱۲۳۳)

اسی نصف شعبان المعظم میں ایک معمول یہ بھی ہے کہ لوگ اس موقع پر اپنے عزیز واقارب،بزرگان دین اور تمام مؤمنین کے ایصال ثواب کے لیے بہت اہتمام کرتے ہیں۔ایصالِ ثواب کے لیے حلوہ تیار کرتے ہیں،یہ کام چودہ شعبان کے دن

Marfat.com

میں کرتے ہیں اور بہت تفصیل سے ایصال ثواب کرتے جن کی جتنی ہمت ہوتی ہے اور ذوق جتنا ساتھ دیتا ہے اتنا ہی یہ سلسلہ دراز کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ، انبیائے کرام، صحابہ تابعین اولیاء اللہ وغیرہ کو بھی ایصال ثواب کرتے ہیں اور والدین، اجداد، قریبی عزیزوں کو بہت حد تک فرداً فرداً اور خانداندان کے من جملہ لوگوں کو ایصال ثواب کرتے ہیں اور تمام مؤمنین ومؤمنات کو بھی ایصال ثواب کرتے ہیں۔

آج کل اُمت کے اس عمل پر کچھ حضرات دو اعتبار سے اعتراض کرتے ہیں، ایک تو یہی کہ یہ بدعت ہے اور دوسرا یہ کہ حلوہ وغیرہ کی رسم بالکل غلط ہے چونکہ جو رات عبادت کرنے کی تھی اسے حلوہ بنانے میں صرف کر دیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ دیکھنا ہے کہ کیا یہ خصوصی موقع ایصال ثواب کا ہے کہ نہیں۔ یہ کہ یہ شب بڑی فضیلت والی شب ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلب رحمت وبخشش کی رات ہے، اس کا ذکر تو مندرجہ بالا احادیث میں موجود ہے۔ ایک اور حدیث یہ ہے:

(ترجمہ) عائشہ سے روایت ہے کہا میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا وہ ناگہاں بقیع میں تھے آپ نے فرمایا کیا تو ڈرتی تھی کہ تجھ پر اللہ اور اس کا رسول ظلم کرے گا، اے اللہ کے رسول میں نے خیال کیا تھا کہ آپ کسی بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اور بنی کلب کے ریوڑ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد لوگوں کو بخشتا ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابن ماجہ نے۔ رزین نے زیادہ کیا کہ وہ لوگ جو آگ کے مستحق ہو چکے تھے۔ ترمذی نے کہا میں نے محمد یعنی بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے۔ (مشکوٰۃ حدیث ۱۲۲۵)۔

اس حدیث کو اگر ضعیف بھی مان لیں تو فرق نہیں پڑتا، فضائل عمل کے باب میں ضعیف احادیث بھی مقبول ہیں۔ حقیقت میں یہ حدیث دوسری احادیث کی بھی تائید کر رہی ہے، وہ یہ کہ یہ رات بخشش مانگنے کی ہے، اس حدیث سے صرف یہ اضافہ ہے کہ صرف اپنے لیے دعا نہ مانگو بلکہ اپنے متوفی عزیز واقارب کی بخشش کے لیے بھی دعا مانگو (اور قرآن میں بھی والدین اور جمیع مؤمنین کے لیے دعا کرنے کی ترغیب موجود ہے۔) سوال یہ ہے کہ آج امت کے افراد جن کی تیس چالیس پشتیں گزر چکی ہیں وہ اپنے اجداد کی قبروں پر کیسے جائیں۔ نبی کریم ﷺ کے عمل سے یہ حجت تو ملتی ہی ہے کہ اپنے گزرے ہوؤں کے لیے دعا کرو (اس شب قبرستان جانا اپنی جگہ پر ایک سنت ہے)۔ اسی کے پیش نظر لوگ اس دن اپنے متوفی، عزیز واقارب کے لیے ایصال ثواب کا اہتمام کرتے ہیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نزول رحمت ومغفرت کے لیے بندوں سے کچھ عمل کا تقاضہ بھی کرتے ہیں۔ زندوں کے لیے تو یہی ہے کہ رات شب بیداری میں اپنے لیے دعا کریں مگر جو لوگ گزر چکے ہیں وہ خود تو کچھ کر سکتے نہیں۔ اعمال نامہ کا جو نظام اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس کے حوالے سے زندہ لوگ اپنے متوفی عزیزوں کے لیے ایصال ثواب ہی کر سکتے ہیں اور اس طرح ان کے توشہ آخرت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ یہ بات تو پہلے ہی ثابت ہو چکی ہے کہ ایصال ثواب سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے اور ایصال ثواب بدنی اور مالی دونوں عبادات کا ثابت ہے۔ اس موقع پر مالی عبادت میں حلوہ کا صدقہ یا ہدیہ کرنا اس لیے معمول بنا لیا گیا ہے کہ

Marfat.com

اول تو آج ایک بڑی تعداد میں لوگوں کو فرداً فرداً یا اجمالاً ایصال ثواب کرنا مقصود ہوتا ہے، دوسرا یہ کہ سال میں ایک دفعہ یہ اہتمام کیا جا رہا ہے اس لیے ذرا زیادہ زحمت اٹھا کر اپنی پسندیدہ چیز تیار کی جا رہی ہے چونکہ ہدیہ اور صدقہ دونوں کے لیے اپنی پسندیدہ چیز پیش کرنا زیادہ ہی موجب ثواب واجر ہے۔ انسان چاہے کہیں کا ہو بالعموم میٹھا کھانا پسند کرتا ہے۔ ہندوستان، پاکستان میں حلوہ اور مٹھائی کھانے کا رواج ہے دوسری جگہ ان کے اپنے طرز کی مٹھائی ہوتی ہے (مشہور ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ شکر صدقہ کرتے تھے)۔

یہ اعتراض کہ عبادت کی رات حلوہ بنانے میں ضائع کی جاتی ہے، حقیقت حال سے بالکل بے خبری کی بنیاد پر ہے۔ حلوہ تو چودہ تاریخ کے دن میں ہی تیار ہو جاتا ہے اور ایصال ثواب کا سلسلہ بھی بالعموم چودہ کے دن میں ختم ہو جاتا ہے۔ رات کو حسب توفیق عبادت کی جاتی ہے، دوسرے دن روزہ بھی رکھا جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جن گھرانوں میں ایصال ثواب کا اہتمام ہوتا ہے وہاں اس دن کی عظمت کا ایک ماحول پیدا ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ بچوں تک میں اس دن کی اہمیت کا احساس پیدا ہو جاتا ہے اور ان گھروں میں بڑے، بچے سب شب بیداری بھی کرتے ہیں اور پندرہ کا روزہ بھی رکھتے ہیں۔ شاید یہ حقیقت بیانی کچھ لوگوں کو ناگوار گزرے مگر پھر بھی یہ کہنا اس لیے مناسب ہے کہ شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات۔ بات یہ ہے کہ جس گھر میں یہ ماحول نہیں وہاں یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ یہ تاریخ کب آئی اور کب گئی۔

اب رہی یہ بات کہ بدعت ہے، بدعت کی غلط توجیہ کی بنیاد پر ہے۔ بدعت کی بہت ہی مناسب تعریف حضرت مولانا عبیداللہ سندھی نے کی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ وہ نیا عمل ہے جس کے نہ کرنے کو گناہ سمجھا جائے۔ دین کی بنیاد اباحت پر ہے ورنہ تو قدم قدم پر بدعات کا فتویٰ ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے خود قیاس کو ضرورت دین قرار دیا، حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے تفقہ فی الدین کی اساس کے سلسلے میں حضرت معاذ بن جبلؓ کے جواب کی تحسین فرمائی اور اجماع اُمت بھی اسی طرح اصول فقہ کا ایک رکن ہے۔ کیا یہ تمام سرمایہ دین بدعات ہیں!

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی ملفوظات میں ہے:

(ترجمہ) رسول اللہ ﷺ سنہ وصال کے قریب شب برات کو عشاء کی نماز کے بعد دولت سرائے اقدس میں تشریف لائے اچانک جبریلؑ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ مبارک رات ہے۔ آج سال بھر کے حصے تقسیم ہوں گے۔ جنت بقیع جا کر وہاں کے مُردوں کے لیے دعا کیجیے حضور نے ایسا ہی کیا۔ اسی وجہ سے اس شب میں ' ' فاتحہ کا دستور سے خواہ حلوہ روٹی ہو خواہ اور کچھ مگر ہندوستان میں حلوہ ہوتا ہے اور بخارا اور سمرقند میں قتلما وغیرہ کرتے ہیں۔ (بحوالہ کشف الحجاب عن مسائل ایصال ثواب، مؤلفہ مولانا محمد نعیم الدین صاحب قدس سرہ مراد آباد، مسجد آرام باغ کراچی، صفحہ ۲۲)۔ جنہیں نصف شعبان المعظم کے مروجہ طریقہ ایصال ثواب پر کچھ تردد ہوتا ہو انہیں شاہ صاحب کی سند سے اطمینان قلب ہو جانا چاہیے۔

Marfat.com

ضمیمہ:۴

تدفین اور زیارت قبور کے طریقے

حضرت مخدوم جہاں سید شاہ شرف الدین احمد یحیٰ منیری ثم بہاری رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات، 'معدن المعانی' میں قبروں کی زیارت اس کے آداب اور کچھ اس کے مناسب، کے عنوان سے تدفین اور زیارت قبور کے مواقع پر ایصال ثواب سے متعلق کچھ تعلیمات بیان کی گئی ہیں۔ (صفحہ ۵۴۴) ان سے کچھ ضروری اقتباسات یہاں پیش کئے جاتے ہیں:

''پہلی شب مرنے والے کی قبر پر مشغول ہو کیونکہ جو کچھ ہے وہ پہلی ہی رات ہے اور کام بھی پہلی ہی رات کو ہے دفن کے بعد جب لوگوں کی جماعت پیٹھ پھیرتی ہے وہی وقت مرنے والے سے سوال کا ہوتا ہے۔ دعا و نماز میں اُس وقت مشغول ہو اور میت کو کلمہ شہادت کی تلقین کرے وہ اس طور پر ہے کہ اس وقت جس گھڑی دفن کر کے لوگ لوٹتے ہیں قبر کے قریب ہو جائے اور اس کو تلقین کرے کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهُ

اور اس طرح کی دوسری چیزیں جو کہ تلقین کے لیے آئی ہیں۔ میت کے لئے تلقین شہادت کا یہی اشارہ کیا گیا ہے اس لیے کہ مردے سنتے ہیں اور جان لیتے ہیں جب پڑھا جاتا ہے تو اسے تلقین ہوتی ہے۔''

''اور دفن کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا آیا ہے اس طور پر کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک بار قل ھو اللہ تین بار الھٰکم التکاثر دس بار اس نماز کا ثواب اس مردہ کو بخش دے۔ اس کی فضیلت میں منقول ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اس مردہ کی قبر میں ہزار فرشتے کو بھیجتا ہے اور ہر فرشتہ کو ایک نور دیتا ہے اور اس مردہ کو ہزار شہید کا ثواب دیتا ہے۔ فرمایا کہ اس نماز کے پڑھنے کا بے انتہا ثواب ہے۔''

''پھر فرمایا کہ اگر کسی مقبرے میں کوئی بزرگ پہنچتا ہے تو اس کی روح کے لیے یہ دوگانہ پڑھتا ہے اور ایسا بزرگوں نے کیا ہے۔''

''ایک دوسرے موقع پر خاکسار نے مخدوم عظمہ اللہ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ دفن کی پہلی رات کو دو رکعت نماز ادا کرنا آیا ہے بایں طور کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار آیت الکرسی تین بار اذا زلزلت الارض دس بار تو حق سبحانہ تعالیٰ ہزار شہید

Marfat.com

کا ثواب اس مردہ کو عطا فرماتا ہے۔''

''اور فرمایا کہ قیامت کی منزلوں میں سے پہلی منزل قبر ہی ہے، جب پہلی منزل میں مردہ کو دشواری نہ ہو تو امید ہوتی ہے کہ اور دوسری منزلوں میں بھی دشواری نہ ہوگی، خدانخواستہ اگر پہلی ہی منزل میں دشواری اور مشکل پیش آئی تو اللہ پناہ میں رکھے دوسری منزلوں میں بھی مشکلات کا خوف ہے تو چاہئے کہ دفن کے بعد، صدقہ، نماز میں مشغول ہوں اور میت کی مدد کریں تاکہ اسے آسانی ہو۔''

زیارت قبور کے طریقہ کے سلسلہ کی کچھ تفصیل یوں بیان ہوئی ہے:

''مجلس شریف میں قاضی بدرالدین ظفرآبادی دام نعمتہ نے عرض کی کہ زیارت قبور کے آداب کیا ہیں اور کس طرح جانا چاہیے؟''۔

''حضرت مخدوم عظمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے بہت سے طریقے لکھے ہیں، ایک طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی زیارت قبر کے لیے جانا چاہے تو اوّل گھر میں دو رکعت نماز ادا کرے اس طور پر کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار، آیت الکرسی ایک بار، قل ھواللہ یعنی سورہ اخلاص تین بار پڑھے پھر سلام کے بعد اگر کسی قبر معین کے لئے جانا ہے تو کہے اس دو رکعت نماز کا ثواب فلاں کی روح کو بخشا اور اگر عام مردوں کی زیارت کا ارادہ ہو تو یوں کہے کہ اس دوگانہ کا ثواب جملہ مدگان کی روح کو بخشا نقل ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اس مردہ کی قبر میں ایک نور بھیجتا ہے اور اس نماز ادا کرنے والے کے حق میں بہت ثواب اس کے بعد روانہ ہوئے جب مزار کے قریب پہنچے تو جوتے اتار لے اور جب قبر پر پہنچ جائیں تو پشت قبلہ کی جانب کرے اور رُخ میت کی طرف، میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو کیونکہ سینہ محل تعظیم ہے اس لیے کہ سینہ خداوند تعالیٰ کی معرفت کی جگہ ہے جب سینہ کے سامنے کھڑا ہو تو سلام پیش کرے جیسا کہ منقول ہوا ہے: **اِذَا اَرَدتم زیارت القبور فقوموا بین یدیه وسلموا کماتسلمون الاحیاء** (جب تم قبروں کی زیارت کرو تو اس کے سینہ کے سامنے کھڑے ہو اور سلام کرو اس طرح جس طرح زندگی میں سلام کرتے ہو) اور سلام اس عبارت میں کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَااَهْلَ الدِّيَارِمِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنَّاوَالْمُتَاخِرِيْنَ وَاِنَّااِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. (اے اس بستی کے رہنے والے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں تم پر سلام اور اللہ ہم سے پہلے جانے والوں پر بھی رحم فرمائے اور بعد کو جانے والوں پر بھی اور بیشک ہم بھی عنقریب تم سے ملنے والے ہیں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت

Marfat.com

کے طلبگار ہیں) اور اگر قبر شہید کی ہو تو کہے **سَلامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَ الدَّار** (دنیا میں صبر کرنے کے صلہ میں تم پر سلامتی ہو) اور اگر ایسی جگہ ہو جہاں مسلمانوں کی قبریں اور کافروں کے گور ملے ہوئے ہوں تو ویسی جگہ کہے **اَلسَّلامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی** (سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی راہ پر چلا)۔''

''اور فتاویٰ ظہیری میں ہے کہ اگر کوئی شخص قبرستان کے پاس سے گزرے اور اہل قبور پر سلام نہ کہے تو یہ ان کی خفت ہے جس طرح زندوں کے حق میں ہوتا ہے۔''

پھر سلام کے بعد بیٹھ جائے اور یہ کہے **بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ.**

''حدیث میں ہے کہ جو شخص قبر پر یہ کلمہ کہتا ہے تو حق سبحانہ تعالیٰ چالیس سال تک کے لیے اس گور سے عذابِ قبر اور قبر کی تاریکی اور اس کی تنگی کو دور فرما دیتا ہے۔ پھر اس کلمہ کے بعد پڑھے: **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ الْحَیُّ لَایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر**۔ حدیث میں آیا ہے کہ اس کی برکت سے حق سبحانہ وتعالیٰ ان قبروں میں رہنے والوں کو روشنی عطا فرماتا ہے اور اس کے پڑھنے والے کو بخش دیتا ہے اور اس کے حق میں ہزار نعمت نیکی لکھتا ہے اور ہزار ہزار درجہ عنایت فرماتا ہے۔''

قبر پر پڑھنے کے سلسلے میں'' فرمایا کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا آیا ہے۔ سورہ یٰسین، سورہ ملک اور سورہ **اذازلزلت الارض الھٰکم التکاثر** اس کا پڑھنا بھی منقول ہے ان چاروں سورتوں کو پڑھے یا ان میں سے جو ہو سکے۔''

''قاضی بدرالدین مذکور کی صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تھا، تیسرے دن حضرت مخدومؒ کی قدم بوسی کے لیے حاضر ہوئے عرض کی کہ حضور مخدوم کوئی چیز مجھے تلقین فرما دیں تاکہ میں خود اس قبر پر جا کر پڑھوں۔ حضرت مخدوم عظمہ اللہ نے فرمایا کہ دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں جیسا کہ منقول ہے کہ قبر پہنچے تو دس بار سورہ اخلاص پڑھے یہ دو حال سے خالی نہیں ہے اس قبر کے رہنے والے اگر مغفور ہوئے ہوں یا نہیں، یا اگر مغفور نہیں ہیں تو ان کی مغفرت ہو جائے گی اور اگر وہ مغفرت پائے ہوئے ہیں تو سورہ اخلاص کے پڑھنے والے کی مغفرت ہو جائے گی۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ دس بار سورہ اخلاص کے پڑھنے میں اپنے مغفرت کی امید ہے تو اگر کسی بزرگ کے مزار پر حاضر ہو دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے وہ تو مغفرت یافتہ ہیں لہذا پڑھنے والے کی مغفرت ہو جائے گی۔''

''اور آیت الکرسی کے پڑھنے کے بارے میں تفسیر میں ذکر آیا ہے کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھے اور یوں کہے کہ اس کے

Marfat.com

پڑھنے کے ثواب گزرے ہوئے اہل۔ اسلام کی روح کو بخش دیا تو حق سبحانہ وتعالیٰ مشرق سے مغرب تک جتنی قبریں ہیں سب میں چالیس نور کرامت فرمائے۔"

"اور کتاب عالم ومتعلم میں مذکور ہے میت کے لیے انتقال کے بعد سات دن تک صدقہ دینا مستحب ہے۔"

قبرستان کی زیارت کے لئے مستحب ایام کے سلسلے میں فرمایا:

" ہفتہ میں اہل گورستان کی زیارت مستحب ہے حدیث میں آیا ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ کو ارشاد ہوا "**یابنیؐ اذهب کل جمعته الی المقبرة وتفقدولهم اے تنوی وصول الثواب لهم**" (اے میرے بیٹے ہر جمعہ کو قبر کی زیارت کے لیے جایا کرو اور تمہاری نیت صاحب قبر کے لیے ایصال ثواب کی ہو)۔"

"اور زیارت کے لیے ان تین دنوں کی فضیلت ہے دوشنبہ، پنجشنبہ، اور جمعہ اور ان مواسم متبرکہ یعنی زمانہ خیر و برکت میں مثلاً عشرہ ذالحجہ اور عیدین اور عاشورہ کے دن۔"

Marfat.com

ضمیمہ:۵

قبروں کو بوسہ دینا

نبی کریم ﷺ کے مزار شریف کے قریب جانا ہی بے ادبی ہے تو چھونا یا چومنا کہا ہو سکتا ہے، لیکن اولیاء و صالحین کی قبروں کا بوسہ جائز ہے۔

ان کے دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب شام سے مدینہ منورہ واپس آئے اور مزار شریف حضرت رسول ﷺ کی زیارت کی تو اپنا منہ مزار مبارک پر ملتے اور روتے تھے، اس روایت کو ابن حجر مکیؒ "جوہر منظم" میں سند جید سے ہونا بتاتے ہیں۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ابو ایوب انصاریؓ مزار شریف سے لپٹے ہوئے اور مزار شریف پر منہ رکھے ہوئے تھے، مروان آ گیا اور اس حالت کو دیکھ کر ان کا شانہ پکڑ کر بولا: کچھ سمجھتے بھی ہو کہ کیا کرتے ہو، انہوں نے اس کی طرف رخ کر کے کہا: ہاں، میں پتھر اور اینٹ کے پاس نہیں آیا، میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں، (سن) دین پر نہ رو جب اس کا والی اس کا اہل ہو، لیکن رو، اس وقت جب اس کا والی نا اہل ہو۔

تیسری دلیل: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا داہنا ہاتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کے مزار شریف پر رکھا (یعنی مزار شریف کو مس کیا یا مسح کیا)۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ نے آپ کے مزار شریف سے ایک مٹھی خاک پاک لے کر اپنی آنکھوں پر رکھا اور گریہ کیا اور یہ دو بیت پڑھا۔

ماذا علی من شم تربة احمد ان لایشم مدیٰ الزمان غوالیا

صبت علی مصائب لوانها صبت علی الایام صرن لیالیا

(ضرور ہے اس پر جس نے خاک مرقد حضرت احمد مرسل ﷺ کی سونگھا ہو۔ کہ مدتوں نہ سونگھے خوشبو۔ مجھ پر تو ایسی مصیبت آئی ہے کہ اگر یہ مصیبت دن پر آتی تو اسے رات بنا دیتی)

Marfat.com

بوسۂ قبر کو جائز بتانے والے وہ فقہاں جو بلحاظ پاس ادب حضرت رسول اللہ کے مزار شریف کے قریب جانے کو تو بے ادبی جانتے ہیں لیکن وہ بھی انہی مرقومہ روایتوں سے اولیاء وصالحین کے قبور کا بوسہ جائز بتاتے ہیں۔

امام احمد حنبلؒ سے پوچھا گیا، بوسہ منبر منیف حضرت نبی کریم ﷺ اور مزار شریف کی نسبت تو انہوں نے اس میں کوئی مضائقہ نہ دیکھا۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ کی روایت کے بعد اس میں واضح اشارہ ان کے عذر کا ہے کہ ان کا لپٹنا پتھر اور اینٹ سے نہ تھا، ان کا خیال کچھ اور تھا کہ آنحضرت ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ با کرامت ہیں تو گویا آپ ہی کے ساتھ لپٹنا تھا، کبھی شوق ومحبت کسی پر غلبہ کر لیتا ہے تو اس کی نظر سے حجابات اٹھ جاتے ہیں اور خلاف عادت گویا حبیب خدا کو مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اپنے جود وکرم سے مجھے اور میرے دوستوں اور اولاد کو اس کا ذائقہ چکھائے۔

خطیب بن جملہ، حضرت ابن عمر اور حضرت بلال کی نسبت لکھتے ہیں کہ بے شک محبت کا استغراق آدمی کو اس طرح کے افعال پر برانگیختہ کر دیتا ہے اور مقصود اس سے احترام وتعظیم محبوب ہوتی ہے، محبت میں آدمیوں کے مراتب جداگانہ ہوتے ہیں، جیسا کہ آنحضرت ﷺ کی حیات میں لوگوں کی حالت ان کے ساتھ مختلف ہوتی تھی، کچھ لوگ دیکھتے ہی (غلبۂ محبت سے) آپ کی طرف بڑھنے میں جلدی کرتے اور اپنے اوپر اختیار نہیں رکھ سکتے تھے، کچھ لوگوں کا شیوہ تحمل تھا، اور ہر فریق کا کام نیک ہی تھا۔

Marfat.com

ضمیمہ:۶

ایصال ثواب کا طریقہ

سب سے پہلے تو یہ واضح کر دینا مناسب ہے کہ نفسِ (محض) ایصال ثواب کا سوم (تیجہ)، چالیسواں، برسی وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ اُس کے لیے کسی وقت، مقام، یا موقع کی کوئی شرط ہے۔

فاتحہ کوئی شخص کسی وقت بھی کر سکتا ہے اور اس کی ادائیگی کے لیے اپنی فرصت اور سہولت کے مدِنظر اختصار سے کام لے سکتا ہے یا طول دے سکتا ہے۔ فاتحہ خوانی اجتماعی طور پر بھی کی جاتی ہے اور انفرادی طور پر بھی۔ جو لوگ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں وہ اپنے معمول کے ورد و وظائف میں اس کو بھی شامل کر لیتے ہیں اور چند قرآنی آیات، وتسبیحات ودرود وغیرہ کی تلاوت کر کے ان کا ثواب اپنے والدین واعزہ واساتذہ وشیوخ وجمیع مؤمنین ومؤمنات کو بخش دیتے ہیں۔ اس میں اور کچھ اہتمام نہیں کرتے۔ ایام مخصوصہ میں، بالعموم تاریخ وفات پر یا شادی وغمی کے موقع پر یا جب کبھی ذوقی تقاضہ ہوتا ہو، تو اپنے بزرگوں، عزیزوں، اولیاء اللہ وغیرہ کے لیے زیادہ اہتمام سے فاتحہ خوانی کی جاتی ہے اور ایسے مواقع پر بدنی عبادات کے ساتھ ساتھ مالی عبادات کا ایصال ثواب بھی کیا جاتا ہے۔ اور اس کا طریقہ بالعموم یہ ہوتا ہے کہ کچھ طعام کا اہتمام ہدیہ یا صدقہ وخیرات کی نیت سے کرتے ہیں۔ اجتماعی فاتحہ خوانی میں قرآن خوانی کا اہتمام ہوتا ہے اور پھر اجتماعی دعا کی جاتی ہے جس میں قرآن خوانی کا ثواب، اور اس موقع پر حاضرین کے تواضع کے لئے اگر کچھ اہتمام کیا گیا ہو یا کچھ صدقہ وخیرات کیا گیا ہو تو ان سب کا ثواب، ایصال کرتے ہیں۔ سوم، چالیسواں، اعراس کے مواقع پر بالعموم اجتماعی فاتحہ خوانی کی جاتی ہے۔

عام قارئین کی سہولت کے لیے فاتحہ پڑھنے کا آسان طریقہ بیان کر دینا بھی مناسب نظر آتا ہے۔ یوں تو قرآن پاک کی ایک آیت یا کلمات طیبات میں سے کچھ (مثلاً کلمہ طیبہ)، یا درود شریف، کچھ بھی پڑھ کر اس کا ایصال ثواب کیا جا سکتا۔ بہر صورت، سہولت کے لیے ایک دو عام طریقہ یہاں بیان کیا جاتا ہے۔:

ایک طریقہ یہ ہے: اول درود شریف تین دفعہ، اس کے بعد سورہ فاتحہ ایک دفعہ پھر سورہ کافرون ایک دفعہ اس

Marfat.com

کے بعد سورہ اخلاص تین دفعہ (وقت کی گنجائش ہو تو دس دفعہ) پھر سورہ فلق اور سورہ ناس ایک ایک دفعہ اور پھر آیت الکرسی ایک دفعہ اور اول آخر میں درود شریف تین دفعہ۔ اس کے بعد دعا کرے (دعا کا طریقہ بھی سہولت کے لیے نمونتاً نیچے دیا جا رہا ہے)۔ اگر کچھ طعام کا بھی اہتمام کیا گیا ہو تو دعا میں اس کو شامل کر لے۔ بعض لوگ حضرت غوث الاعظم سید شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کا بالالتزام ہر مہینہ فاتحہ کرتے ہیں، بالعموم قمری مہینہ کی گیارہ تاریخ کو کرتے ہیں اس کی مختصر ترکیب بھی یہاں لکھی جا رہی ہے۔ ترکیب یہ:

اول و آخر درود شریف گیارہ بار، سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص گیارہ بار، آیت الکرسی ایک بار، پھر دعا کرے۔ درود شریف مندرجہ ذیل پڑھنے کا معمول ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمولانا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمولانا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَم، مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَبَارِکْ وَسَلِّم ۔ دعا کچھ اس طرح کرتے ہیں "یا اللہ ہم نے جو کچھ تلاوت کیا اس کو شرف قبولیت بخشئے اور یہ طعام جو ہدیہ کی نیت سے ہے اس کو بھی قبولیت بخشئے اور ان سب کا ثواب تمام انبیاء و مرسلین خصوصاً حضرت سرور انبیاء و مرسلین سیدنا و مولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرما کر حضرت نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے حضرت غوث الاعظم محبوب ربانی سید شاہ محی الدین، عبدالقادر جیلانیؒ اور آپ کے والدین اور آپ کے پیر و مرشد اور آپ کے بھائی بہن، آپ کی ازواج و اولاد اطہار، آپ کے اساتذہ دیاران اور محی الدین ابن عربی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کو عطا فرما دیجئے اور ان سبھوں کے مقامات و درجات اپنی بارگاہ میں بلند فرمایئے اور ان پاک نفوس کے طفیل ہماری دنیا و آخرت سنوار دیجئے۔"

اجتماعی طور پر ایصال ثواب کا جب اہتمام کیا جاتا ہے تو پہلے حاضرینِ کلام اللہ شریف کی تلاوت کرتے ہیں اس طرح ختم قرآن کا التزام کرتے ہیں (جتنا کچھ بھی ہو سکتا ہے پڑھتے ہیں)۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ اس اجتماعی دعا کرنے کا کچھ اس طرح معمول ہے: قرآنی آیات کہیں سے بھی (مثلاً سورہ بقرہ کی آخری رکوع) پھر سورہ حشر کی آخری چند آیات، سورہ اذا زلزلت الارض، الھٰکم التکاثر، سورہ کافرون، سورہ اخلاص (تین بار)، سورہ فلق، سورہ ناس، سورہ

Marfat.com

فاتحہ، سورہ بقرہ کی ابتدائی چند آیات (مفلحون تک) ان کے بعد اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ پھر اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ پھر وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ پھر مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا پھر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اس کے بعد کوئی درود شریف پڑھ کر دعا کی جاتی ہے۔ دعا کے الفاظ کچھ اس طرح ادا کئے جاتے ہیں: یا اللہ ہم نے اور جمیع حاضرین نے کلام اللہ میں سے جو کچھ تلاوت کیا اور جو تسبیحات و درود وغیرہ کی تلاوت کی گئی ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور ان سب کا ثواب حضرت سرور انبیاء سیدنا و مولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے فلاں کو عطا فرما دیجئے اور ان کی مغفرت فرمائے، ان پر رحمت فرمائے، ان کی قبر کو کشادہ اور منور فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمایئے اور ان کے مقامات و مراتب و درجات اپنی بارگاہ میں بلند اور بلند تر فرمایئے اور ہم سبھوں کی مغفرت فرمایئے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرمایئے۔ آمین'' یہ دعا کے الفاظ بس نمونتاً درج کئے گئے اس مفہوم کو جس طرح بھی ادا کرے اور دعائے استغفار و رحمت میں میں جتنا کچھ اضافہ کرے بہتر سے بہتر ہے۔

مزید واضح کر دینا مناسب ہے کہ فاتحہ کے طریقہ کے سلسلے میں اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے محض نمونتاً لکھا گیا۔ بنیادی بات صرف اتنی ہے کہ بدنی اور مالی عبادت میں سے جو کچھ اور جتنا کچھ سہولت سے ہو سکے اس کا ایصال ثواب کیا جائے حسن نیت کو ہی قبولیت تام حاصل ہے۔

Marfat.com

ضمیمہ: ۷

نقش نقوش

تعویذات وادعیہ برائے حاجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ا۔ سر کا، دانت کا اور ریاح کا درد

ایک پاک تختی پر پاک ریت بچھا کر ایک میخ سے اس پر لکھیں: ''اَبْجَدُ ھَوَّزْ حُطِّیْ'' اور میخ کو زور سے الف پر دبائیں اور درد والا اپنی انگلی زور سے درد کی جگہ رکھیں اور ایک دفعہ اَلْحَمْدُ پورا پڑھ کر اور اُس سے درد کا حال پوچھیں اگر پھر بھی درد رہا ہو تو اسی طرح (ب) کو دبائیں غرض ایک ایک حرف پر اسی طرح عمل کریں انشاء اللہ تعالیٰ حروف ختم نہ ہونے پائیں گے کہ درد جاتا رہے گا۔

۲۔ ہر قسم کا درد

درد خواہ کہیں ہو یہ آیت بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھ کر دم کریں اور کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کریں یا باوضو لکھ کر باندھ لیں۔ ''وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ط''

۳۔ دماغ کا کمزور ہونا

پانچوں نمازوں کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار ''یَاقَوِیُّ '' پڑھ کر

۴۔ کمزوریٔ نگاہ

بعد پانچوں نمازوں کے ''یَانُوْرُ'' گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

۵۔ زبان میں ہکلا پن ہونا یا ذہن کا کم ہونا

فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس بار پڑھ لیں ''رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ'' اور روزمرہ ایک بسکٹ پر ''الحمدللّٰہ''

Marfat.com

پورا لکھ کر چالیس روز کھلانے سے بھی ذہن بڑھتا ہے۔

٦۔ ہول دل

یہ آیت ''بسم اللہ'' سمیت لکھ کر گلے میں باندھ لے ڈورا اتنا لمبا رہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے اور دل بائیں طرف ہوتا ہے۔ ''اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔''

٧۔ پیٹ کا درد

یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلا دیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھ لیں۔

''لَافِیْهَاغَوْلٌ وَّلَاهُمْ عَنْهَایُنْزِفُوْنَ''

٨۔ ہیضہ اور ہر قسم کی وباء، طاعون وغیرہ

ایسے دنوں میں جو چیزیں کھائیں پئیں پہلے تین بار اس پر سورۃ ''زلزال'' اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (١) وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ (٢) لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (٣) تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ (٤) سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (٥) پڑھ کر دم کر لیا کریں انشاء اللہ حفاظت رہے گی، اور جس کو ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلائیں پلائیں انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی۔

٩۔ تلی بڑھ جانا

یہ آیت ''بسم اللہ'' سمیت لکھ کر تلی کی جگہ باندھ لیں۔

''ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ''

١٠۔ ناف ٹل جانا

یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر ناف کی جگہ باندھ کر ناف اپنی جگہ آ جائے گی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی۔

''اَللّٰهُ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ

Marfat.com

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيماً غَفُوراً"

۱۱۔ بخار

اگر بغیر جاڑے کے ہوتو یہ آیت لکھ کر باندھ کر اور اسی کو دم کریں۔

"قُلْنَا يَانَارُ كُوْنِىْ بَرْداً وَّسَلاَماً عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ"

اور اگر جاڑے سے ہوتو یہ آیت لکھ کر گلے میں یا بازو پر باندھ کر۔

"بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيْهَا وَمُرْسٰهَآ اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"

۱۲۔ پھوڑا پھنسی یا ورم

پاک مٹی پنڈول وغیرہ چاہے ثابت ڈھیلا چاہے پسی ہوئی لے کر اُس پر یہ دُعا تین بار پڑھ کر تھوک دیں۔

" بِسْمِ اللّٰهِ بِتُرْبَةِ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا"

اور اس پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ یا اس کے آس پاس دن میں دو چار بار لگالیں۔

۱۳۔ سانپ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا کاٹ لینا

ذرا سے پانی میں نمک گھول کر اس جگہ ملتے جائیں اور سورۃ الکافرون" قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (۱) لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (۲) وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ (۳) وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ (۴) وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ (۵) لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ (۶) پڑھ کر دم کرتے جائیں، بہت دیر تک ایسا ہی کریں۔

۱۴۔ سانپ کا گھر میں نکلنا یا آسیب ہونا

چار کیلیں لوہے کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت پچیس بار دم کر کے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہ رہے گا وہ آیت یہ ہے: "اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْداً وَّاَكِيْدُ كَيْداً فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْداً" اس گھر میں آسیب کا اثر بھی نہ ہوگا۔

Marfat.com

باؤلے کتے کے کاٹ لینے پر اسی آیت کو ۲۰۷

ایک روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روز اس شخص کو کھلائیں انشاء اللہ تعالیٰ ہڑک نہ ہوگی۔

۱۵۔ بانجھ ہونا

چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزانہ سوتے وقت کھانا شروع کریں اور اس پر پانی نہ پئیں اور کبھی کبھی میاں کے پاس اُٹھتے بیٹھتے، یہ آیت پڑھیں۔

"اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ط ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰهَا ط وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ○" انشاء اللہ تعالیٰ اولاد ہوگی۔

۱۶۔ حمل گر جانا

ایک دھاگہ کسم رنگا ہوا عورت کی قد کے برابر لے کر اس میں نو گرہ لگا دیں اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑھ کر پھونکیں انشاء اللہ تعالیٰ حمل نہ گرے گا اور اگر کسی وقت دھاگہ نہ ملے تو کسی پرچہ پر لکھ کر پیٹ پر باندھ کر، آیت یہ ہے:

"وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ."

۱۷۔ بچہ ہونے کا درد

یہ آیت ایک پرچہ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھیں یا شیرینی پر پڑھ کر اس کو کھلائیں انشاء اللہ تعالیٰ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا، آیت یہ ہے: "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ○ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○"

دوسرا طریقہ: "مرا جائے دہ خر مرا جائے دہ پسر دہقان زائید یا نہ زائید" (مجھے جگہ دیں اور میرے گدھے کو جگہ دیں کسان کا بچہ پیدا ہو یا نہ ہو)۔ دہائی حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ ان الفاظ کی تعویز لکھ کر باندھ لے یا گڑھ پر دم کر کے کھلا دیں۔

Marfat.com

۱۸۔ بچہ زندہ نہ رہنا

اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لے کر پیر کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار ''**سورہ الشمس**'' وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﺻﻠﮯ (۱) وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ﺻﻠﮯ (۲) وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﺻﻠﮯ (۳) وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ﺻﻠﮯ (۴) وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ﺻﻠﮯ (۵) وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ﺻﻠﮯ (۶) وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ﺻﻠﮯ (۷) فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ﺻﻠﮯ (۸) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ﺻﻠﮯ (۹) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ط (۱۰) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ﺻﻠﮯ (۱۱) اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ﺻﻠﮯ (۱۲) فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ط (۱۳) فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ﺻﻠﮯ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ﺻﻠﮯ (۱۴) وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ع (۱۵)

اس طرح پڑھ لے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھ لے اور جب چالیس بار ہو جائے پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھ لے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کردیں اور شروع حمل سے یا جب سے خیال ہوا ہو دودھ چھڑانے تک روز مرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھالیا کریں، انشاء اللہ اولاد زندہ رہے گی۔

۱۹۔ ہمیشہ لڑکی ہونا

اُس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اس کے پیٹ پر انگلی سے کنڈل یعنی دائرہ ستر بار بنائے اور ہر دفعہ ''**یَا مُبِیْنُ**'' کہے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا۔

۲۰۔ بچہ کو نظر لگ جانا یا رونا یا سوتے میں ڈرنا وغیرہ ہو جانا

''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' تین تین بار پڑھ کر اس پر دم کریں اور یہ دُعا لکھ کر گلے میں ڈال دیں ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّا

Marfat.com

مّةٍ'' انشاءاللہ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی۔

۲۱۔ چیچک

نیلا گنڈا کے سات دھاگے بنائیں اس پر ''سورۃ الرّحمٰن'' جو ستائیسویں پارہ کے آدھے پر ہے پڑھے اور جب یہ آیت آیا کرے ''فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان'' اس پر دم کرکے ایک گرہ لگائیں سورۃ کے ختم ہونے تک اکتیس گرہیں ہو جائیں گی پھر وہ گنڈا بچے کے گلے میں ڈال دیں اگر چیچک سے پہلے ڈال دیں تو انشاءاللہ چیچک سے حفاظت رہے گی اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

دوسرا طریقہ: تین دفعہ دونوں کان میں یہ کہیں '' **جو وعدہ مخدوم جہاں شیخ شرف الدین یحییٰ منیری سے بھیا کے جنگل میں کیا تھا پورا کریں**'' چیچک نکلنے سے پہلے یا نکلنے کے بعد بھی کر دیا جائے تو چیچک سے حفاظت میں رہے گا۔

۲۲۔ ہر طرح کی بیماری

چینی کی تشتری پر سورۃ الحمد اور یہ آیتیں لکھ کر روز مرّہ بیمار کو پلایا کریں بہت ہی تاثیر کی چیز ہے آیاتِ شفایہ ہیں۔

۱۔ ''وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ o

۲۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ o

۳۔ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ o

۴۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا o

۵۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ o

۶۔ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ o ''

۲۳۔ محتاج اور غریب ہونا

بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ بار درود شریف اور بیچ میں گیارہ تسبیح ''**یَامُعِزُّ**'' کی پڑھ کر دعا کیا کریں اور چاہے یہ وظیفہ پڑھ لیا کریں کہ بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے سات سات دفعہ درود شریف اور بیچ میں چودہ تسبیح اور چودہ دانے۔

Marfat.com

(یعنی چودہ سو چودہ مرتبہ) **"یَاوَهَّابُ"** پڑھ کر دُعا کیا کریں، انشاءاللہ تعالیٰ فراغت اور برکت ہوگی۔

۲۴۔آسیب لپٹ جانا

ان آیتوں کو پڑھ کر بیمار کے کان میں دم کریں اور پانی پر پڑھ کر اس کو پلائیں:

"اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ○ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○"

اور سورت **"الطَّارِقِ"** (وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ(۱) وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الطَّارِقُ ۙ(۲) النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ(۳) اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ(۴) فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ(۵) خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ(۶) يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ(۷) اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ(۸) يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ(۹) فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ(۱۰) وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ(۱۱) وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ(۱۲) اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ(۱۳) وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ(۱۴) اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ(۱۵) وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚۖ(۱۶) فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۧ(۱۷) سات بار کان میں دم کرنا، اور دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے۔

۲۵۔کسی طرح کا کام اٹکنا

بارہ روز تک روزانہ اس دُعا کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر ہر روز دُعا کیا کریں انشاءاللہ کیسا ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائے گا

"یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ"

Marfat.com

۲۶۔ دیو کا شبہ ہو جانا

''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' ، '' قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ '' تین تین بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں اور زیادہ پانی پر دم کر کے اس پانی میں نہلائیں اور یہ دُعا چالیس روز تک روزمرہ چینی کی تشتری پر لکھ کر پلایا کریں ''یَاحَیُّ حِیْنَ لاَ حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَآئِهٖ یَاحَیُّ '' ، انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا اور یہ دُعا ہر اس بیمار کے لیے بھی بہت مفید ہے جس کو حکیموں اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہو۔

۲۷۔ خاوند کا ناراض یا بے پرواہ رہنا

بعد نمازِ عشاء کے گیارہ دانے سیاہ مرچ لیکر آگے پیچھے گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح '' یَالَطِیْفُ یَاوَدُوْدُ '' کی پڑھ لے اور خاوند کے مہربان ہونے کا خیال رکھیں جب پڑھ چکیں تو ان سیاہ مرچوں پر دم کر کے تیز آنچ میں ڈال دیں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ خاوند مہربان ہو جائے گا، کم سے کم چالیس روز کریں۔

۲۸۔ دودھ کم ہونا

یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں کھلائیں۔

پہلی آیت: ''وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلاَ دَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ''

دوسری آیت: ''وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ '' دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھ کر گائے بھینس کو کھلائے تو خوب دودھ دیتی ہے۔

Marfat.com

ضمیمہ:۸

ملفوظات مخدوم جہاںؒ

سعدی بشوئے لوح دل از نقش غیر حق   علمے کہ رہ بہ حق نہ نماید جہالت است

مخدوم جہاں حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیریؒ نے جہاں مسند رشد وہدایت سے لاکھوں انسانوں کے دلوں میں عشق الٰہی کی حرارت اور آخرت کی طلب پیدا کی، وہیں اپنے ملفوظات ومکتوبات کے ذریعہ حفاظت دین اور حمایت شریعت کا فریضہ تن تنہا انجام دیا جو ایک پوری جماعت سے نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ ان کا ایک ایسا اصلاحی وتجدیدی کارنامہ ہے، جو ہمیشہ زندہ وتابندہ رہے گا۔ حضرت مخدوم زین بدر عربی (مولانا آمون) رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مخدوم جہاںؒ کے خادم خاص اور حاضر باش ہیں اور جن کے قلم گوہر رقم سے حضرت مخدوم جہاںؒ کے بہت سے ملفوظات جمع اور ترتیب پا کر اُمت کی اصلاح اور صراط مستقیم پر چلنے والوں کے لئے رغبت اور تحریک کے لیے مشعل راہ ہوئے ہیں۔ انہیں کے کاوشوں سے رحت القلوب وجود میں آئی اور یہ چند افادات اسی کتاب سے مأخوذ ہیں۔

آداب تلاوت قرآن شریف وآداب سماعت قرآن شریف

تلاوت کے وقت بات نہ کی جائے اور قرآن کا سننے والا بھی بات نہ کرے، تلاوت قرآن کے وقت کسی کی بھی تعظیم نہ کی جائے۔ مگر بادشاہ عادل کی تعظیم، ماں باپ اور استاذ کی تعظیم کی جائے۔ اس سلسلہ میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک مطلق استاذ جس سے کوئی چیز پڑھی گئی ہو اور بعضوں کے نزدیک تخصیص ہے کہ ان استادوں کی تعظیم کی جائے جن سے فقہ کی تعلیم حاصل کی گئی ہے۔ جو شخص قرآن یاد کر کے پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ اس سے گفتگو کرتا ہے اور جو شخص دیکھ کر پڑھتا ہے تو ایسا ہے کہ وہ حق تعالیٰ سے بات کرتا ہے۔ اور چاہئے کہ قرآن کے معنی بغیر تفسیر کے ہرگز یاد پر نہیں بیان کرنا چاہئے جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے (عقل) سے کی تو یقیناً وہ کافر ہے۔ اور قرآن کو اس حال میں مس نہ کرے نہ ہاتھ لگائے کہ وہ جنبی ہو، اور بے وضو بھی قرآن شریف کو بغیر غلاف کے ہاتھ سے نہ پکڑے۔

Marfat.com

علامات سیادت کا بیان

سیادت کے بیان میں ذکر شروع ہوا، جولوگ سیادت کے کمبل کے نیچے جمع ہوئے ہیں پانچ شخص ہیں اوّل حضرت محمد ﷺ، دوم حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ، سوم امام حسن علیہ السلام، چہارم امام حُسین علیہ السلام، پنجم حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ تو یہ نہ چاہئے کہ جو حقیقۃً سیّد نہیں ہو اور سیّد کہلائے۔ اور یہ بھی نہیں چاہئے کہ در حقیقت سیّد ہو اپنے کو دوسری چیز کہلائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی دَاخِلِنَافِیْنَابِغَیْرِ نَسَبٍ وَعَلٰی خَارِجِنَامِنَّابِغَیْرِ سَبَبٍ۔

سیادت کی علامت یہ ہے کہ ہرگز بد خلق اور متکبر نہ ہو اور دوسروں کی دولت حاصل کرنے اور ناحق کسی کو قتل کرنیکا اقدام نہ کرے اور گناہ صغیرہ اور کبیرہ بھی اس سے صادر نہ ہو۔

پیغمبر ﷺ کی پیدائش کے بیان میں

حضرت مخدوم عظمہ اللہ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ پیغمبر ﷺ کے جسد مبارک کی مٹی ناف زمین سے ہے جہاں کعبہ ہے۔ جس جگہ کی مٹی سے انسان کا وجود بنایا جاتا ہے مرنے کے بعد اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے۔ جب طوفان نوح ہوا تو حضرت محمد ﷺ کے جسد مبارک کی مٹی کو طوفان نوح کی موجوں نے مدینہ پہونچا دیا جہاں اس وقت قبر مبارک ہے نور اللہ مرقدہٗ۔ تو رسول اللہ ﷺ کو ''مکی'' کہتے ہیں اور ''مدنی'' بھی کہتے ہیں، اور ''امّی'' بھی کہتے ہیں اس لیے کہ مکہ کا نام قرآن مجید میں اُمُّ القُرىٰ بھی ہے۔

ازواج مطہراتؓ کا بیان

نبی ﷺ نے صرف چودہ عورتوں سے شادی کی حضرت خدیجہ، حضرت سودہ، حضرت عائشہ بنت ابو بکرؓ، ان تینوں سے آپؐ نے مکہ مکرمہ میں نکاح فرمایا۔ پھر حضرت حفصہ بنت عمرؓ سے اسکے بعد حضرت ام سلمہ، حضرت امّ حبیبہ، حضرت جویریہ، حضرت صفیہ، حضرت زینب، حضرت میمونہ اور حضرت زینب سے نکاح فرمایا۔ اس کے بعد ہزیل کی ایک عورت سے، پھر بنو کندہ کی ایک عورت سے اور اس کے بعد کلیب کی ایک عورت سے نکاح فرمایا۔ حضرت خدیجہؓ سے تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت قاسم، حضرت طاہر، اور حضرت طیب اور حضرت فاطمہ، حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم اور حضرت زینب، آپؐ کے ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم مکہ مکرمہ میں حضرت ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے جو باندیوں میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اور حضرت رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے فرمایا، جب حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت

Marfat.com

امّ کلثوم کا نکاح حضرت عثمانؓ سے فرمایا اور آپؐ نے فرمایا کہ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو اس کا بھی نکاح تم سے کر دیتا۔ آپؐ نے حضرت زینب کا نکاح ابوالعاصؓ سے کیا۔

بیعت وقصر کے بیان میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحبت اور خرقہ تھا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خرقہ مبارک خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا، لیکن بہر حال قصر وحلق اور بیعت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ باتیں خواجہ جنیدؒ اور خواجہ بایزید بسطامیؒ کے عہد میں جاری ہوئیں۔ اس کا حسب اس حد تک ہے کہ اگر بیعت کریں اور ہاتھ پر ہاتھ نہ رکھیں ہرگز پیری و مُریدی کا حکم نہ لگایا جائے گا۔ ایک حکایت کے حوالے سے حضرت مخدومؒ نے مزید فرمایا جب تک ہاتھ پر ہاتھ نہ رکھا جائے اور مقراض (قینچی) نہ چلائی جائے پیری و مریدی کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ جیسا کہ تمام مشائخین اور اہل سلوک کا قول اس باب میں ہے کہ ''اَلْمُرِیْدُ لَا یَکُوْنُ مُرِیْدًا حَتّٰی یَاْخُذَ الشَّیْخُ شَعْرَ رَاسِہٖ'' یعنی مرید اس وقت تک مرید نہ ہوگا جب تک کہ شیخ اس کے سر کے بال نہ تراشے

تذکرہ حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دس ہزار فرشتے حضرت اویسؒ کی صورت میں پیدا کریگا تا کہ اویسؒ ان لوگوں کے ساتھ میدان قیامت میں آئیں۔ لیکن اس کا سبب کیا ہے اور یہ حکمت معلوم نہیں ہے کہ اس میں کیا راز ہے؟ بندگی حضرت مخدوم دام شرفہ نے حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس میں یہ حکمت ہو کہ دنیا میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت قبئہ تنہائی میں کی ہے اور ان کو اس جگہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی نے نہیں پہچانا، پس مناسب یہی ہے کہ اس روز قیامت میں بھی ان کو سوائے خدا کے کوئی دوسرا نہ پہچانے، جیسا کہ کہتے ہیں کہ کل قیامت کے دن خواجہ دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام عالی سے باہر آئینگے، چناچہ لوگوں میں سے کسی خاص کو طلب کرینگے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوگا کہ آپ کس کو طلب کرتے ہیں؟ خوجہ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے میں اویس کو طلب کرتا ہوں۔ پھر خواجہ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں دوبارہ خطاب ہوگا کہ جس طرح اویسؒ کو آپ نے دنیا میں نہیں دیکھا یہاں بھی نہیں دیکھیئے گا۔ خواجہ دوعالم علیہ السلام فرمائینگے، اے الٰہی وہ کہاں ہیں؟ فرمان ہوگا'' فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ '' (بادشاہ قادر کے پاس محل صدق میں) پھر خواجہ دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائینگے کیا بات ہے کہ وہ مجھ کو نہیں دیکھتے جب کہ میدان قیامت میں جتنے لوگ ہیں سب میری تلاش وطلب میں ہیں

Marfat.com

اور آج میں چاہتا ہوں کہ میں ان کو دیکھوں لیکن وہ مجھ کو نہیں دیکھتے، فرمان ہوگا کہ اے محمد ﷺ، جو لوگ آپ کے دیدار کے محتاج ہیں وہ صرف ہماری وجہ سے ہیں اور جو لوگ آپ کے بغیر ہمکو دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ آپ کے محتاج کس طرح ہونگے۔ جب مخدوم دام شرفہ اس جگہ پہنچے تو حاضرین سے مخاطب ہوکر فرمایا سبحان اللہ! خواجہ اویسؒ کے حال پر اللہ تعالیٰ نے کیا مرتبہ وکمال اور عزت وجلال فرمایا کہ قیامت کے دن خواجہ کونین ﷺ ان کی طلب میں باہر آئے اور وہ اس دن حضرت رسالت پناہ ﷺ کی شفاعت کی حاجت نہ لائے۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا خواجہ اویس قرنیؒ کو حضور کی قبائے مبارک آپ ہی کے اشارے سے پہنچی تھی یا صحابہ کرام کے اتفاق رائے سے؟ حضرت مخدوم جہاں نے فرمایا حسب اشارہ رسالت مآب ﷺ سپرد ہوئے۔ علماء اس باب میں کہتے ہیں کہ جب خواجہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فانی سے عالم جاودانی میں خیمہ زن ہوئے تو پوچھا گیا کہ آپ کا لباس مبارک کس کو دیا جائے تو فرمایا گیا ''اویسؒ کو''۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد آپ کے فرمان کے بموجب حضرت عمر وعلی رضی اللہ عنہما آپ کی قبائے مبارک کو لیکر خواجہ اویسؒ کی تلاش میں نکلے اور خواجہ اویسؒ کی علامات ونشانیاں ہر ایک سے پوچھنے لگے لیکن سبھوں نے یہی کہا کہ وہ شتربان ہیں اور لوگوں کے اونٹ چراتے ہیں اور کسی وقت آبادی سے تعلق نہیں رکھتے، بہت تلاش کے بعد ان کو دریافت کیا اور محمد ﷺ کے حکم کے مطابق ان کو قبا شریف دی اور کہا حضرت پیغمبر ﷺ کا فرمان یوں ہے کہ اس قبا کو پہننے کے وقت میری امت کو ہرگز فراموش نہ کریں، اس کے بعد خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے قبائے مبارک کو باندھا اور ایک گوشے میں گئے اور فرمایا کہ اے خدا! میں ہرگز اس قبا کو نہیں پہنوں گا جبتک کہ محمد ﷺ کی تمام اُمت کو بخش نہ دیجئے۔ ان کے دل میں الہام ہوا کہ کچھ لوگوں کو میں نے تجھے بخش دیا۔ انہوں نے کہا نہیں میں سب چاہتا ہوں۔ یہی گفتگو تھی حضرت عمر وعلی رضی اللہ عنہما ان کے پاس پہونچے اور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھنا چاہیے کہ وہ اس گوشے میں کیا کر رہے ہیں اور کس کام میں مشغول ہیں۔ جب خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ ان لوگوں پر پڑی تو فرمایا افسوس صد افسوس کہ آپ لوگوں نے جلدی کی اور میرے خاص وقت میں بے وقت آئے ورنہ محمد ﷺ کے عالی رتبہ لباس کو میں ہرگز نہیں پہنتا جب تک اللہ تعالیٰ تمام امت رسول اللہ ﷺ کو مجھے نہ دیتے۔ جب امیر المؤمنین عمر بن خطاب وعلی رضی اللہ عنہما نے اپنی چشم باطن سے اس عظمت زندہ کو ملاحظہ فرمایا تو ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے اور کہنے لگے کہ اے اویسؒ تم عرب میں کیوں نہیں آئے اور رسول اللہ ﷺ کی زیارت کیوں نہ کی؟ انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں نے دیکھا تھا؟ ان دونوں نے کہا کہ اے خواجہ اویسؒ ایسا کیوں فرماتے ہیں ہم لوگ تو ہر وقت آنحضرت کی خدمت میں حاضر تھے، حضرت اویسؒ نے کہا کہ حضور ﷺ کا دندانِ مبارک

Marfat.com

شہید ہو گیا تھا آپ نے دیکھا تھا یا نہیں؟ ان دونوں نے کہ دیکھا تھا۔ خواجہ اویسؒ نے کہا افسوس صد افسوس کہ دیکھنے کے باوجود آپ لوگوں نے اپنے دانتوں کو سالم چھوڑ دیا، اسکے بعد اپنے دانت دکھلائے کہ بتیس دانت حضورﷺ کی متابعت میں توڑ ڈالے گئے تھے۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا حضرت اویسؒ ہم لوگوں کے لیے دُعا فرمایئے۔ انہوں نے کہا کہ تشہد میں ''**اَللّٰھم اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤ مِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ**'' پڑھتا ہوں اس دعا میں آپ بھی داخل ہیں، کچھ وقت گزرا تو آپ نے ان سے معذرت کی اور فرمایا کی واپس جایئے، قیامت نزدیک ہے میں اپنی زادِ آخرت بنانے میں مشغول ہوں۔

حضرت مخدوم جہاں کا اپنے مریدوں کے لئے جابجا تکیہ گاہ مقرر فرمانا

مولانا آمون کو بھی ایک جگہ کے لیے اشارہ فرمایا تھا، مولانا آمون نے شرف ملازمت کی سعادت اور ہمیشہ حاضری خدمت کی وجہ سے آپ کی جدائی ہرگز قبول نہیں فرمائی، چودہ سال کی عمر سے آخر وقت پیری تک حضور مخدوم پرنور کے سفر وحضر میں ساتھ رہے۔ ایک روز بندگی حضرت مخدوم عظمہ اللہ مقبول پروردگار خواجہ اسحاق مغربی نور اللہ قلبہ کی زیارت کے لیے ان کی تکیہ گاہ پہنچے۔ اسی وقت مخلوقِ خدا کے تقاضے سے اس وقت کے حاکم، بندگی مخدوم مقبول انام کی خدمت گرامی میں بہت تمناؤں کے ساتھ حاضر ہوئے اور التجا کی کہ تھوڑی سی زمین مخدوم جہاں کی نذر کے لیے لایا ہوں جو فقیروں کے کام آئیگی۔ چنانچہ بندگی مخدوم عظمہ اللہ نے خواجہ مذکور کے حاضر ہونے پر اپنی خاص نوازش سے مولانا آمون کو چار خطاب شیخ آمون، بھائی آمون، مولانا آمون، مقبول عالم آمون سے نوازا، اور اپنی نذر شدہ زمین مولانا کو عطا فرمائی۔ چنانچہ مولانا مذکور نے قبول فرمایا اور تکیہ اور اپنی آرام گاہ بنایا۔ اس وقت سے مولانا آمون پر خاص نوازش کے طور پر حضرت بندگی مخدوم جہاں کی ان کی اس زمین پر اکثر آمد و رفت تھی بلکہ ایک گلچکاں کا درخت شروع میں تبرکاً اپنے ہاتھ سے لگایا اور دودھ اور شکر سے سیراب کیا اور دوسرے درختوں کے لگانے کا مولانا آمون کو حکم فرمایا کہ جب آباد ہو جائے گا تو فقراء و مساکین اور وابستگان کی آرام گاہ ہوگا۔ حضرت مخدوم کے حکم کے بموجب مولانا شیخ آمون نے اسی طرح کیا۔

بیعت کرنے کا طریقہ

جب کوئی بیعت ہونے کے لیے آئے اس سے وُضوء کرایا جائے۔ اور دو رکعت نماز صلوٰۃ التوبہ پڑھایا جائے۔ بیعت کرنے والا قبلہ رُخ ہو اور بیعت ہونے والا دوزانوں ہو کر اس کے سامنے بیٹھیں۔ اسکے بعد مرید کا سیدھا ہاتھ پکڑ کر نیچے دیئے

Marfat.com

ہوئے کلمات کو پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.

لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدُالرَّسُوْلُ اللّٰہِ (تین بار معنی کے ساتھ) اسکے بعد اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (ایک بار)۔ اسکے بعد اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَاھُوَبِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ. اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَالْمَوْتِ حَقٌّ (ایک بار)۔ اسکے بعد اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ (تین بار)۔ اسکے بعد اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًااَوْخَطَاءً اَوْسِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اَلَیْہِ مِنْ ذَنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنْ ذَنْبِ الَّذِیْ لَااَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم (ایک بار)۔ اسکے بعد آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَایَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَعَلَیْہِ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًاعَظِیْمًا (ایک بار)۔ اس کے بعد بیعت ہونے والے سے پوچھے کہ کون سے سلسلے میں بیعت ہونا چاہتا ہے۔ اور جو سلسلہ وہ کہے اس میں داخل فرمائے۔ بعد بیعت مرید کو کہے کہ ہم نے تمہیں فردوسی سلسلے کے بزرگوں کے حوالے کیا پھر مرید کہے میں نے قبول کیا اسکے بعد مرید کے لیے دُعائے خیر فرمائے۔

Marfat.com

صلوٰۃ والسلام علیٰ سیّدِ الانام ﷺ

قال اللہ تعالیٰ فی شانِ حبیبه مخبراًوّامراً. اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْاصَلُّوْاعَلَيْهِ وَسَلِّمُوْاتَسْلِيْمًا.

يَانَبِیْ سَلَامُ عَلَيْکَ، يَارَسُو ل سلام علیک
ياحبيب سلام علیک، صلوٰۃ اللہ علیک

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا
مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

يَانَبِیْ سَلَامُ عَلَيْکَ

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْرِ
مِثْلُ حُسْنِکَ مَارَاَيْنَا
قَطُّ يَاوَجْهَ السُّرُوْرِ

يَانَبِیْ سَلَامُ عَلَيْکَ

اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ
اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ
اَنْتَ اِكْسِيْرٌ وَّغَالِیْ
اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْرِ

يَانَبِیْ سَلَامُ عَلَيْکَ

يَا حَبِيْبِیْ يَامُحَمَّدُ
يَاعَرُوْسَ الْخَافِقِيْنِ
يَا مُؤَيَّدْ يَامُحَمَّد
يَااِمَامَ الْقِبْلَتَيْنِ

يَانَبِیْ سَلَامُ عَلَيْکَ

گیسوں والوں کا صدقہ
ناز کے پالوں کا صدقہ
کربلاوالوں کا صدقہ
بھیک دو لالوں کا صدقہ

يَانَبِیْ سَلَامُ عَلَيْکَ

Marfat.com

سلام بحضور امام حُسین علیہ السلام

یاشہِ کربلا! سَلامٌ عَلَیک
یاشہید ِوفا ! سَلامٌ عَلَیک
جانِ صبرورضا! سَلامٌ عَلَیک
عاشقِ کبریا! سَلامٌ عَلَیک

ہمہ تن لا اِلٰہ اِلا اللہ
مظہرِ مُصطفٰی سَلامٌ عَلَیک

یاشہِ کربلا! سَلامٌ عَلَیک
یاشہید ِوفا ! سَلامٌ عَلَیک
جانِ صبرورضا! سَلامٌ عَلَیک
عاشقِ کبریا! سَلامٌ عَلَیک

قُرۃ العین فاطمہ زہرا
مَرضیِ مُرتضٰی ! سَلامٌ علیک

یا شہِ کربلا! سَلامٌ عَلَیک
یاشہید ِوفا ! سَلامٌ عَلَیک
جانِ صبرورضا! سَلامٌ عَلَیک
عاشقِ کبریا! سَلامٌ عَلَیک

ذرّہ ذرّہ بہارِ صبحِ چمن
دشتِ کربٌ وبَلا ! سَلامٌ علیک

یاشہِ کربلا! سَلامٌ عَلَیک
یاشہید ِوفا ! سَلامٌ عَلَیک
جانِ صبرورضا! سَلامٌ عَلَیک
عاشقِ کبریا! سَلامٌ عَلَیک

اُن کی خدمت میں کیا صلوٰۃ وسَلام
وہ ہیں سرتاپا! سلامٌ علیک

یاشہِ کربلا! سَلامٌ عَلَیک
یاشہید ِوفا ! سَلامٌ عَلَیک
جانِ صبرورضا! سَلامٌ عَلَیک
عاشقِ کبریا! سَلامٌ عَلَیک

Marfat.com

مناجات مخدوم جہاں

اِلٰهِیْ اَنْتَ رَبِّیْ وَ قَوِیْ وَ اَنَا عَا جِزٌ اِلٰهِیْ اَنْتَ مَا لِکِیْ وَ اَنَا مَمْلُوْکٌ

(تو ہی میرا رب ہے تو قوی ہے اور میں عاجز ہوں۔ اے اللہ تو ہی میرا مالک ہے اور میں تیرا مملوک ہوں۔)

اے اللہ میں عاجزوں میں سب سے زیادہ عاجز ہوں۔ اے اللہ میں جاہلوں میں سب سے زیادہ جاہل ہوں۔ اے اللہ میں نہیں جانتا کہ کس طرح تیری رضا حاصل کروں۔ اے اللہ میں نہیں جانتا کہ کیا عرض کروں۔ الٰہی میرے عجز و بے چارگی کو تو دیکھتا ہے۔ الٰہی میری حاجتوں سے تو واقف ہے۔ اے اللہ میں بے چارہ و عاجز ہوں اور کوئی حیلہ قوت اور وسیلہ نہیں رکھتا ہوں تیرے سوا جو کچھ بھی ہے اس سے میں بیزار ہوں۔

الٰہی! مجھ ضعیف و در ماندہ کو، مجھ کمزور اور دربدر ٹھکرائے ہوئے کو، مجھ سیہ کار گنہگار کو، اور مجھ مدہوش کو، مجھ بدکردار کو، مجھ کو جو شیطان کا مطیع و فرمانبردار ہے، مجھ کو جو گنہگاروں کے مکتب کا استاد ہے، مجھ کو جو مدہوش و سرگشتہ ہے، مجھ عاجز کو جو در در کا ٹھکرایا ہوا ہے، مجھ گنہ گار بدافعال کو، مجھ خاکسار بداعمال کو، مجھ ثابت ناتمام کو، مجھ عہد شکن مطلب پرست کو، مجھ گندم نما جوفروش کو، مجھ زناردار خرقہ پوش کو، مجھ سیاہ روسیاہ کار کو، مجھ منافق تباہ کار کو اپنے فضل عمیم اور لطف قدیم سے نفس امارہ کی قید سے نجات دے اور توبہ نصوح عطا فرما اس لیے کہ میں تیرے دربار عدل کی قوت نہیں رکھتا۔ اے اللہ مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری پرستش کروں اس لیے کہ تیری توفیق کے بغیر تیری پرستش ممکن نہیں۔ اے اللہ! مجھے معرفت عطا فرما تا کہ تجھے پہچانوں اس لیے کہ معرفت حاصل کیے بغیر تجھے نہیں پہچانا جاسکتا۔ اے اللہ! میں نے اپنی تمام عمر اس چیز کے حصول میں ضائع کر دی جس میں تیری رضا نہ تھی اور اسے میں نہیں جانتا تھا میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا۔

اے دستگیر ہر شکستہ، اے دلیل ہر درماندہ، اے مشکلات میں فریاد سننے والے، اے بے چاروں کے چارہ ساز،

Marfat.com

اے گنہگاروں کی توبہ قبول کرنے والے، اے حلیم کہ تیرے حلم نے مجھے گستاخ بنادیا، اے رحیم کہ تیرے رحم نے مجھے بے باک کردیا، ہماری اس گستاخی اور بے باکی کو معاف کردے اور معرفت کی خلعت ہمارے تمام اعضا کو پہنادے۔ اے اللہ! تمام روحانیوں اور فرشتوں کی تمجید وتحمید اور تسبیح وتہلیل کے صدقے میں، اے اللہ! تمام عابدوں وزاہدوں کی حرمت کے صدقے میں، اے اللہ! اپنی درگاہ کے خواص کے طفیل میں، الٰہی اپنے لواحقین دربار کے واسطے سے، اے اللہ جوان شہیدوں کے واسطے سے، اے اللہ! گنگار بندوں کے آنسوؤں کی حرمت کے طفیل، اے اللہ ان گنہگاروں کے طفیل جنہوں نے تیری بارگاہ میں توبہ کی، اے اللہ اپنی عزت وجلال کی حرمت کے واسطے سے، اے اللہ اپنی عظمت وکمال کے صدقے میں میری اور تمام مسلمانوں کی حاجتوں کو پورا کر، ہمارے ایمان کو دنیا اور آخرت میں ہم پر زیادہ کردے۔ اے اللہ! جب تو اس حجرہ تنگ وتاریک میں بے شمع ہمیں مبتلا کرے تو اس وقت ہمارے ایمان کو چراغ لحد بنادے۔

نہیں ہے کوئی الہ مگر اللہ۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ نہیں ہے کوئی محبوب مگر اللہ۔ نہیں ہے کوئی مطلوب مگر اللہ۔ نہیں ہے کوئی مقصود مگر اللہ۔ نہیں ہے کوئی موجود مگر اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلیم اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے ورسول ہیں۔ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت کاملہ سے رحمتیں نازل فرما اُن پر جو بہترین مخلوق ہیں۔ یعنی ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اُن کی آل پر اور انکے تمام اصحاب پر۔ آمین

Marfat.com

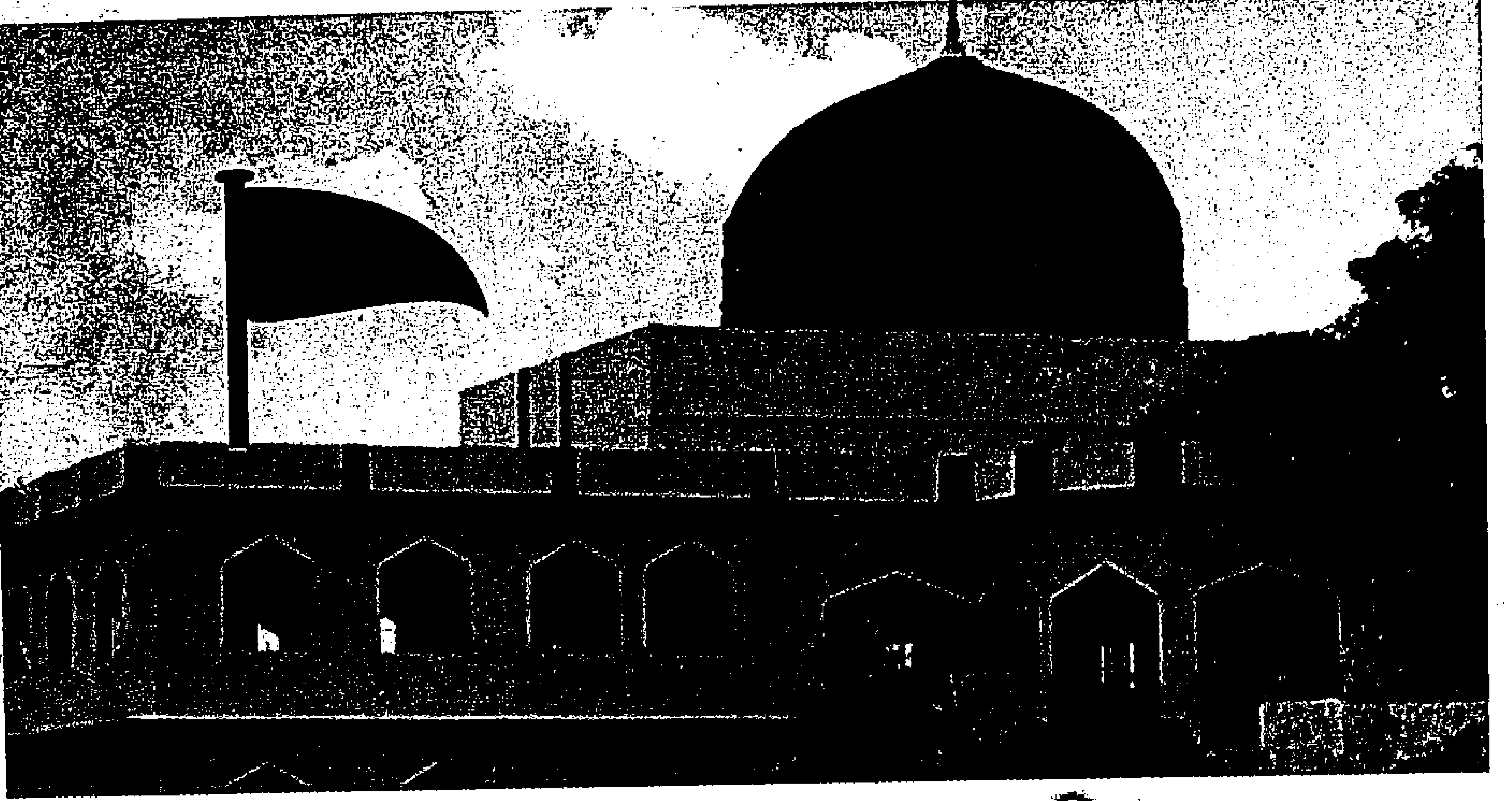

نعمتِ وجود

Naimat-e-Wajood

مشتمل بر تذکرہ حضرت شیخ حافظ حاجی حسن المعروف سخی سلطان منگھو پیرؒ
وتعلیمات حضرت مخدومِ جہاں شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ

Hazrat Shaikh Hafiz Haji Hassan Al Maroof Sakhi Sultan Manghopir (R.A)
and teaching of Makhdoom-e-Jahan Shaikh Sharafuddin Ahmed Yahya Maneri (R.A)

مؤلفہ

سید شاہ غلام محی الدین [illegible] فردوسی

Marfat.com